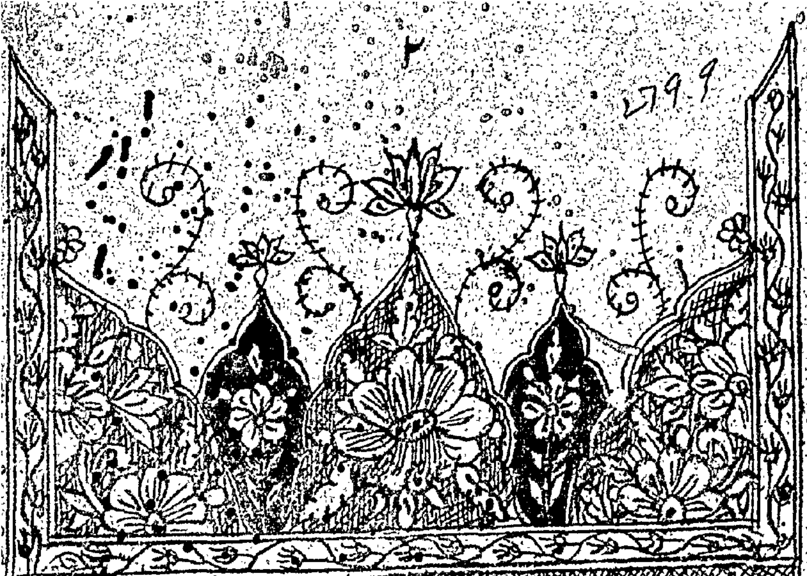
الٰہی غنچۂ امید بکشا * گلے از روضۂ جاوید بنما

ہزاران ہزار شکر شافی مطلق و احسان حکیم برحق کہ کتاب مستطاب مسمی



جامع علوم عربی مصنف منشی احمد جان مرحوم مدرس الطلاب نقشبندی مجددی و مفید علاج بیماران است

مطبع مشہور ... مصطفائی ... منشی غلام ... مالک ... [illegible]



لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی
خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اجمال مصنف
وسبب تصنیف کتاب اِس ناکارہ جہان منشی احمد جان دہلوی ثم اللد
ہیانوی بخشے اللہ تعالی اوسکے گناہونکو اور ڈہانکے عیبونکو۔ آٹھ نو برس کی
عمر سے طلب خدا اور یاد الٰہی کا شوق تھا جہاں اس راہ کا ذکر ہوتا وہاں
بیٹھتا اور جس جگہ کسی بزرگ کو سنتا وہاں جاتا خلوت و تنہائی میں گریہ وزاری
کرتا اور جناب باری میں ملتجی ہوتا کہ یا رب العالمین سیدھی راہ دکھا اور گمراہی سے
بچا نہ کاروبار میں دل لگتا۔ نہ نکاح کرنے کو جی چاہتا۔ حتی کہ چالیس برس

کی عمر تک تمام تجرید مین بزرگون کی خدمت مین بسر کیا۔ اور بہت کاملون کی
خدمت بابرکت مین استفادہ کیا۔ چنانچہ بعد وفات کی حضرت قبلۂ عالم
خواجہ سلیمان چشتی تونسوی قدس اللہ سرہ کے۔ مکان شریف رتر چھتر
مین غوث صمدانی ظل رحمت یزدانی حضرت امام ربانی سید سلیم شاہ سیاقی
نقشبندی المجددی قدس سرہ کی خدمت بابرکت مین پہونچا۔ اور بارہ
چودان برس تک خاک بوس آستان فیض نشان رہا۔ حضرت کی جناب سے
اجازت نامہ عنایت ہوا۔ اور طالبان خدا کی ہدایت واسطے ارشاد فرمایا
پچاس برس کی عمر مین کہ خدا اُسکی اور لدھیانہ رہنا اختیار کیا۔ صدہا
طالبان خدا کا رجوع ہوا۔ ہدایت کا سلسلہ جاری کیا باوجود ناقابلیت کی
اِسوقت تک کہ سنہ ۱۲۹۵ ہجری ہے مین بائیس برس کا عرصہ ہوا کہ لدھیانہ مین
اسی ذوق وشوق مین طالبان خدا کے ساتھ بسر کرتا ہون اور دعا مانگتا
ہون کہ خدا تعالے میرا اور میرے متعلقون اور دوستون کا خاتمہ بخیر
کرے اور اعلے درجہ کو پہونچا دیوے اور صالحون کے ساتھ ہمارے اور
حشر کرے اور بخشے اور گناہ معاف کرے مگر مین نہایت افسوس سے
یہہ بات کہتا ہون کہ لوگون کے طبایع مین نہایت اختلاف پایا اور جیسا سوچا
اور چاہا تھا ظہور مین نہ آیا بعضے لوگ داخل طریقہ ہوئے صرف اس نیت سے
کہ ہم کی پیر ہے ہمنے پیر پکڑ لیا۔ ہمارا پیر شفاعت کروائیگا اور انجام بخیر ہو جاویگا
بعضون کی یہہ نیت کہ دنیا مین اس رستگاری مال و دولت مین ترقی ہوگی روزگار
لگ جاویگا خوش رہینگے اچھی اوقات گذارینگے بیماری مین
تعویذ لینگے اور پینگے مصیبت کے وقت ہماری فریاد رسی کرینگے

بعضونکو جو تھوڑا بہت شوق ہوا تو انکو معاش کے فکر نے نہ چھوڑا
اور بیوی بچون نے تنگ کیا۔ اور خدا کا نام نہ لینے دیا بعضون نے باپ
تارج ہو گئے اور بعضونکو بیماری نے گہیر لیا بعضون کو بعلمی اور نفس نے
خراب کیا و بعضون کے استعداد میں کمی۔ اور بعضون نے بیوفائی سے
اور جیتے ہیں تمنی کا رستہ اختیار کیا۔ بعضون نے حق شناسی نہ کی
اور کجروی کا رستہ پکڑا۔ بعضون کو کم و بیش جو کچھہ حاصل ہوا انکو موت
نے آ گہیرا۔ بعضون نے اپنی لذت مین گوشہ اور کنارہ پکڑا۔ فی الجملہ
ایسی دستو مین جو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق ایسا کوئی شخص
صاحب کمال نہوا جو بندگان خدا کو بخوبی نفع پہونچاتا اور ہدایت کا رستہ دکھلاتا
اور گمراہی اور ضلالت سے بچاتا۔ اور ایسا رستہ جاری کر جاتا کہ بندگان
خدا کو ایک عام فیض اور نفع پہونچتا۔ اب اس مسکین کو ضعیفی اور بیماری نے
گہیر لیا۔ اور موت کا پیغام آ پہونچا۔ افسوس ہے کہ یہہ بزرگون کی دولت
باوجود اس محنت اور مشقت کی قبر مین سینہ مین جاوے۔ اور مخلوقات
اوس سے بے نصیب رہے۔ اور فایدہ اور نفع اوٹھاوے۔ اور یہی
سبب ہی کہ کمالات درویشی بزرگون کے سینہ مین قبر مین چلا گیا
اور جنکو پہونچا انہون نے کسی خاص مصلحت کے واسطے اسکا اظہار نہ دیا۔
اور نا اہلون اور بیوفایون سے چھپایا۔ یہانتک کہ یہہ علم دنیا مین کمیاب بلکہ
نایاب ہو گیا۔ اور چونکہ علم طریقت نہایت متبرک اور با فضیلت علم ہے۔ اور
تمام جہان اور ہر ہر مذاہب کے لوگون کو اسپر اعتقاد تہا۔ اور اب بھی
ہے۔ اور قیامت تک رہیگا۔ اور لوگ اسکی اور درویشون کے بڑے

اور بتمنزلت نگاہ پر کہتے ہین ۔ اور انکا ادب کرتے ہین ۔ اسیلیے عوام الناس
بندہ نفس اور بندۂ درہم و دینار رہتے ہے ۔ ور ویشن بن بیٹھے ۔ اور لوگون کو مرید
کرنے لگے ۔ اور پرہیزگاری اور صلاحیت کا جامہ پہنکر خلقت کو ٹھگنے لگے
اور بزرگون کی منقولی جو کتابون مین ہے بیان کرنے اور تعلیم لوگونکو پہلانے
اور کنایٔ ذکر و شغل بتلانے لگے ۔ اور جب طالبون کے حصول مین دیر ہونے
لگی ۔ تو بہانہ بتلانے اور کہنے لگے ۔ کہ دیکھو حضرت باواصاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
کیسے مجاہدے کیے ہین ۔ اور دیکھو حضرت ذوالنون مصری نے کیسے کیسے صدمے
اوٹھائے ہین طالبان خدا برسون صائم الدہر اور قائم اللیل رہے ہین ۔ تذکرۃ
الاولیا کو دیکھو ۔ ریاضۃ السالکین کا مطالعہ کرو ۔ ایسا مت گھبراؤ اور اپنے سب کام
خدا کے سپرد کرو ۔ انشاء اللہ انجام بخیر ہو جاویگا ایسا ایسا کہتے ہین ۔ اور لوگون
کی عمر گرانمایہ کو برباد کرتے ہین ۔ اگرچہ خدا تعالے کسیکی محنت ضایع نہین کرتا
بیشک انکو تو نیک ہی پہل ہوگا ۔ مگر ایسے ثابت قدم لوگ کہان ہین کہ اپنی
عمر اسی شوق مین گزار دین ۔ یہانتک کہ مرجاوین اور ہمت نہ ہارین لاچار ہوکر
بد اعتقاد ہوجاتے ہین اور درویشی پر طعن مارتے ہین اور بٹہ لگاتے ہین
اور بعضے دل ہی دل مین بزرگانِ قدیم اور حال کے درویشونکے منکر ہوکر
ایمان گنواتے ہین ۔ اور وہا بیون اور لامذہبون مین شریک ہوکر مسلمانون
مین فساد ڈالتے ہین ۔ اور چونکہ سچا دوست خدا کا نظر نہین آتا ۔ یا اپنے تئین
چھپاتا ہے ۔ اگر موجود ہو وے تو حق و باطل کو چھانٹ دے ۔ اور محقق اور
مقلد اور سچے جھوٹے کو پرکھ دے اور اپنی تصرفات سے جہان کو معمور کر

چونکہ ایام زمانہ معدوم ہے جہان مین ظلمت اور ضلالت زیادہ پہیلتی جاتی ہے
افسوس صد افسوس کہ ایسا متبرک علم جہان سے اوٹھا جاتا ہے اگلا اوٹھ گیا
اور یہہ گیا ہی نہین کہا جاتا بلکہ مرگیا (الغیاث) اب مین نہایت ادب اور
انکسار سے جمیع صاحب باطنون اور اہل کمالات کی خدمت مین التماس کرتا ہون
کہ اب وقت بہت نازک ہے اگر میرے عرض داشت کو قبول کرین تو مصلحت وقت
یہی ہے کہ خواہ تصرف باطنی خواہ تحریر کتابی خواہ اجازت عام خواہ کلام وغیرہ
سے جسطرح مناسب سمجہین خلق اللہ کو نفع پہونچاوین۔ اور ہدایت کا طریقہ جاری
کرین۔ اور اسرار باطنی کو طالبان خدا کے سینو مین بہرین اور رسم کرین
ورنہ یاد رکہین کہ ایسا وقت آنیوالا ہے بلکہ آگیا۔ کہ عنقریب ہمارے علم سے
غیر مذاہب کے لوگ فائدہ بخشین اور فاسق فاجر لوگون کے زبان سے انکی
اسرار شہرت پاوین اور ہم لوگ پہر اونکی خدمت مین جاکر سیکہین علاوہ برین جو لوگ
کے صفت وثنا کرین۔ یہہ مقولہ سیر العجائبات سے معلوم ہوگا مگر یقین جان لو کہ
ایسا ہے نظر آتا ہے۔ افسوس ہماری بی ہمتی پر مجکو تو اس علم سرور بخش
کے دریا سے ایک قطرہ بہی میسر نہین جو مین خلق اللہ کو چکہاون۔ مگر غیرت بعد
استخارہ نامی مسنونہ اور الہام غیبی کے اشارہ سے جو کچہ تر و خشک بزرگون
کے سینہ سے عطا ہوا ہے اللہ جل شانہ سے مدد مانگ کر درج قرطاس کرتا ہون کہ عام
خلایق اوس سے نفع اوٹہاوے۔ اور یہہ علم گم نہو جاوے۔ اور بزرگون
کی جناب سے امید رکہتا ہون کہ اگر خطا دیکہین تو پردہ پوشی فرماوین اور مجکو
رسوا نکرین مین یہہ نہین چاہتا کہ غلطی اور خطا کا رواج دین۔ اگر مین کم

ہوں تو مجھکو بلا کر سمجھا دیں ۔ اور جب میں مر جاؤں تو اپنی علیحدہ کتاب میں
اور سہو بھول چوک کو اپنی طرح اصلاح دیں اور سنواریں کہ مجھکو بٹہ نہ لگے
اور برا الفاظ نہ کہیں ۔ کہ یہ شیوہ بندگان خدا اور شرفا کا نہیں ۔ بد
لوگوں کے نا اتفاقی اور پھوٹ اور عیب جوئی نے نہایت اسفل درجہ
تمکو پہونچایا ۔ اور تمام جہان میں رسوا اور خراب کیا ۔ مقصود خلق اللہ کا نفع
پہونچانا ۔ اور عاقبت میں نیک پھل پانا ۔ اور خدا اور رسول خدا صلعم
راضی کرنا ہے جسطرح ہو سکے بغیر خود بینی اور تعصف اور تکبر کے حاصل کرو
اور عاقبت کو سنوارو ۔ اور ہمیشہ کہ میں بد باطنوں اور کوتہ فہموں کے تعصب اور
زبان درازی سے ڈرتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ لوگ مجھپر طعن اور تشنیع
اور عیب جوئی اور ملامت کے صدہا تیر پھینکینگے ۔ اور نشانہ بناوینگے ۔
خیر جیسا وہ کرینگے ویسا ہی پاوینگے (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا)
باوجود اسکے میں اپنے سینہ کو سپر بناتا ہوں ۔ اور سچ سچ کہتا ہوں کہ میرا
مقصود صرف خلق اللہ کو نفع پہونچانا ہے ۔ اور عذاب آخرت سے ڈرنا ۔
اور اللہ تعالے کی رضا ڈھونڈنا اور یہی دعا کرتا ہوں کہ خداوندا انجام بخیر کرنا
اور عاقبت میں نجات بخشنا ۔ اللہ تعالے مجھکو خلوص نیت دیوے ۔ اور عجب وریا
اور تکبر سے بچاوے ۔ اور اس کتاب کو خیر وخوبی سے تمام کرواوے ۔ اور
قبول کرے ۔ اور میرے گناہوں پر نظر نہ ڈالے ۔ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
اب میرا ارادہ ہے کہ ایک کتاب لکھوں ۔ اور اوسکا نام (جامع علوم
عرفانی) رکھوں ۔ اور بول چال اردو ایسی صاف اور سلیس بولوں کہ ہر

شخص آسانی سے سمجھ سکے ۔ اور نفع اوٹھاوے ۔ اور اس کتاب کے تین دفتر بناؤن ۔ اور ہر ایک مین علیحدہ علیحدہ مضامین لکھون ۔ اگرچہ ایک دفتر دوسرے کو اور دوسرا تیسرے کو مدد دیگا ۔ اور کمال جبھی حاصل ہوگا کہ تینون دفتر کا مطالعہ کیا جاوے ۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ربط دیا جاوے ۔ اور بخوبی سمجھا جاوے اگر یہہ بھی ضرور ہے کہ جسکے پاس جس مضمون کا ایک دفتر ہوگا وہ ایک ہی اوس مطلب واسطے کافی اور وافی ہوگا ۔ دوسرا دفتر اوسے دیکھنا نہ پڑیگا ۔ لیکن یہہ بات جدا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا علم بڑھانا چاہتا ہے ۔ یا تمام مطالب مین دخیل ہونا اور کمال پیدا کرنا چاہے تو تینون دفترونکا مطالعہ کرے ۔ اور سمجھے ۔ اور آزماوے ۔

(اول) دفتر مین سب امراض کا طریقہ لکھونگا ۔ اور سمجھاؤنگا کہ مریض کی مرض کو توجہ سے اسطرح دور کرنا چاہیئے ۔ اور اس دفتر کو مقدم کرونگا ۔ اور دفترون سے اسلئے کہ صحت جسمانی اور تندرستی سب چیز سے مقدم ہے جب انسان تندرست ہوگا تو خدا کا نام بھی لیگا ۔ اور معاش بھی پیدا کریگا ۔ اور سب کام کرسکیگا ۔ اور جب تندرست ہی نہ ہوگا تو کیا کریگا ۔ جمادات کی طرح پڑا رہیگا بلکہ جینے سے زیادہ موت کو پسند کریگا ۔ اور اس پہلے دفتر کا نام (طب روحانی) رکھونگا ۔

(دوسرے) دفتر مین ہدایت کا ایسا راستہ بتلاؤنگا جو طالب اور مطلوب کے حق مین مفید ہوگا ۔ اور عام تصوف جو برسون کی جگہ مہینون اور مہینون کی جگہہ دنون مین ۔ اور دنونکی جگہہ پہرون اور گھڑیون مین فایدہ اوٹھا دیگا ۔ اور تجربہ کرلیگا اگرچہ یہہ رستہ انہین مشہور کتابون اور بزرگونکا ہوگا ۔ مگر وہ ہوگا جو اکثر بزرگون سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے ۔ اور اوسکا عام چرچا اور شہرہ نہین کیا گیا

اور اس دوسرے دفتر کو اسلئے دفتر ثانی کرونگا کہ جب خدا تعالی نے تندرستی
دیبی اور عاقبت بالخیر کیا اور ہزارون نعمتون سے سرفراز اور عزیز کی کا خلعت بخشا تو ہر
شخص پر فرض اور واجب ہوا کہ اپنی نجات کا رستہ ڈہونڈے - اور عذاب آخرت سے
اپنی تئین بچاوے - خدا تعالی کی بندگی کرے - اور اوسکی رضا جوئی کا مبتلا
شناسی رہے - اور اس دفتر کا نام (نجات جاودانی) رکہونگا -
(تیسرے دفتر) مین کشف آفاقی - اور کشف انفسی - اور کشف عالم ارواح - اور
فنا فی الشیخ - اور کشف قبور وغیرہ کا ذکر کرونگا - اور جس سے زیارت آنحضرت صلعم
اور دیگر بزرگون کی عالم رویا اور استغراق وغیرہ مین ہو جاوے اوسکا طریقہ سکہلا
ونگا - اور اسی قسم کی بعض بعض اور باتین بہی جتلاونگا - لیکن اس تیسرے دفتر کو
مین بطور اجمال لکہونگا - کیونکہ یہہ سب باتین طالبان خدا کی لیئے نقصان دیتے ہین - بلکہ
مبتدیان کو ہی ترقیات مدارج سے روکتے ہین - اور ماسوا اللہ کی طرف لگاتی ہین
اور مجکو ان باتون مین تجربہ بہی کم ہوا ہے - اسلئے اس تیسرے دفتر کو مین سب سے
آخر بیان کرونگا کہ یہہ سب باتین عاقبت کے دن بالکل بکار آمد نہونگے - اور موت
کے بعد کچہ نفع نہ بخشینگے - اور اس تیسرے دفتر کا نام (کمالات انسانی) رکہونگا
اب مین اول دفتر جسکا نام (طب روحانی) ہی لکہتا ہون اس دفتر مین آٹہہ
ارشاد اور تین تاکیدین ہدایتین ہونگے ۔

ارشاد پہلا

توجہ سے سلب امراض کی طریقہ کا بیان

واضح ہو کہ بزرگون کی کتابون مین جو باب تصوف مین عام مشہور ہین نسبت سلب

امراض کا طریقہ پڑھا ہوگا - بلکہ بعض صاحب پیر درویشوں کو سلب مرض یا واسطہ
توجہ و تجربہ دیکھا ہوگا - سلب مرض اسکو کہتے ہیں کہ کوئی درویش مریض کو حالت
تنہائی میں بغیر دیئے دوا دارو کے اپنے سامنے بٹھلا کر خیالی قوت کے زور اور پختہ
ارادہ سے متوجہ ہو کر مریض کے مرض کو دور کر دے - اور تاوقتیکہ صحت نہو
دو چار دس بیس دن گھنٹہ آدھ گھنٹہ یا دو گھنٹہ توجہ کرتا رہے - اس توجہ کے
برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہے - اور روز بروز صحت کی صورت نظر آتی ہے -
اور بخوبی اچھا ہو جاتا ہے - اگر توجہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر ہو اور وہ اپنے
کام میں مکمل ہو تو یہ علاج عجائب فوائد اور کرامات ظاہر کرتا ہے - اور سوائے
شفا کے عجیب خوبیاں دکھلاتا ہے - مریض کے اخلاق میں تہذیب پیدا کرتا ہے
یاد الٰہی کا شوق بڑھاتا ہے - برائیوں اور بداخلاقیوں سے بیزاری دلاتا ہے
غرض کہاں تک لکھوں طوالت سے ڈرتا ہوں - بعض بعض بزرگان قدیم
جو جنگل اور پہاڑوں میں خوفناک جگہ اور ویرانوں میں یاد الٰہی میں رہا کرتے
تھے اسی توجہ اور خیالی قوت سے بھوک پیاس - بیماری سردی گرمی
اور جمیع تکالیف کو ہٹا دیا کرتے تھے - اور شیر اور اژدہا اور موذی جانوروں
کو رام کر لیا کرتے تھے - اور اس سے نفع اٹھاتے تھے - اور اسکو اسرار
باطنی سمجھ کر نااہلوں کے بتلانے سے کنارہ رکھتے تھے - اور اپنے خاص خاص
مریدوں اور خادموں کو جو صالح اور خداپرست ہوا کرتے تھے بتلایا کرتے
غرض مجمل عام اور مشہور کتابوں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے صرف صورت
ہے - اور اسکے حقیقت خواہ تو کاملوں کے سینہ میں مخفی ہے - خواہ

چلے گئے اور یہہ مبترک علم دنیا مین کمیاب ہوگیا - اور جھوٹے اور مکار لوگ
درویش بنکر دعوے کرنے لگے - اور چونکہ یہہ لوگ ناواقف اور ناتجربہ کار
تھے - اگر کسی جگہہ سلب مرض کرنیکا اتفاق ہوا تو کامیاب نہوئی - یا کمتر درجہ
بیمار کو کامل صحت نہ دے سکے - شرمندگی اور خجالت اور محنت کے سبب سے
یہہ طریقہ ہی چھوڑ بیٹھے اور صرف دعا - اور گنڈہ - تعویذ - اور جھاڑ پھونک
وغیرہ اختیار کرلیا - اسیطرح یہہ طریقہ دنیا سے معدوم ہوگیا - میرے نزدیک
مریض کو صحت بخشنا - اور دکھیا کا دکھہ درد ہٹانا - اور حاجتمند کی حاجت
روائی کرنی - اور بہولے ہوئے کو رستہ بتلانا - اور خاص وعام خلق اللہ کو نفع
پہونچانا بہت ہی بڑی دولت ہے - نہ اس سے بہتر کوئی نیکی ہے نہ اس سے
بڑہکر کوئی عبادت یہہ جمیع مذاہب کا اسپر اتفاق ہے - اور یہی اصول شریعت
اسی سبب سے مین اس کتاب کو ایسا شرح اور مفصل لکھونگا کہ ہر شخص جو تھوڑی سی
بہی استعداد اور قابلیت اسکے رکہتا ہوگا - اسکا تجربہ اور آزمایش کرلیگا -
اور مریض کو کم و بیش صحت بخش سکیگا - مین عام اجازت دیتا ہون اور کامل
اعتقاد سے اسکے آزمایش کی ترغیب دلاتا ہون کہ ہر شخص خواہ عورت ہو خواہ
مرد - سوائے مشرک کسی مذہب کا مگر صالح اور پرہیزگار - اور دلسوز - خدا
ترس - عاقل - بالغ - تندرست اور اس کام کی قابلیت اور استعداد رکہتا ہو
کامل اعتقاد - اور یقین - اور ہمت سے بخوبی تجربہ کرے انشاء اللہ تعالے کامیاب
ہوگا - اور میرے تجربہ کی بموجب آزمالیگا - اوسوقت میرے حق بخشش کی دعا
کرے - حق پہچانے - اور مجہے محروم نہ رکہے - باکریما کارہا دشوار نیست -

ہدایت ۱۰

میں بھی اول اول اسی نماز کو چھپا کر پڑھتا

جسوقت میں حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی خدمت شریف سے سنہ ۱۲۷۴ ہجری میں
اجازت پاکر لدھیانہ میں سکونت پذیر ہوا۔ اور اکثر بندگان خدا رجوعات لاتے تھے
تو میرا یہی ارادہ تھا کہ جہانتک ہو سکے اس دولت کو نااہل اور نالائق لوگوں سے
چھپاؤں۔ چنانچہ سالہا سال اسیطرح ہوتا رہا۔ دروازہ بند کر کے خلوت کیا کرتا۔ اور
غیر شخص کو سوائے دوستوں کے اندر آنے کی اجازت نہ تھا۔ اگر کوئی بیمار آتا
تعویذ۔ اور گنڈہ وغیرہ پر اکتفا کرتا۔ اور بہت ضرور کہتا تو عام مجلس میں پاس
بٹھلا لیتا۔ اور دل میں اوسکا خیال رکھتا۔ اکثر مریض شفا پاتے۔ اور بیمار
تندرست ہو جاتے۔ اگر بہ تفصیل انکا ذکر کروں کتاب بطوالت پکڑ جاویگی۔ مگر
ایک دو اشخاص کا ذکر کرتا ہوں (حکایت) ایک دفعہ میرا مکان بن رہا تھا اور
درویش مٹی گارہ کا کام کرتے تھے۔ اور گھڑونسے جلد جلد پانی ڈالتے تھے بعد
دفعتاً گھڑا ٹوٹ گیا۔ میں نے کہا فلانا گھڑا فلانی عورت کا جو ہمسایہ ہے قیمت دیکر لیلو
اوسنے کہا حضرت میں قیمت نہیں لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے۔ اوسکو
پانچ چھ مہینے سے تپ آتا تھا اور ہر روز اوسی گھڑی اوسکو تپ آتا تھا جس وقت
تھا۔ میں نے دل ہی دل میں خیال جمایا۔ اور وہ وقت اوسکا ٹل گیا بعد وہ تندرست ہو گئی
(حکایت) سرہند شریف میں ایک مولوی صاحب جو خوش آواز اور درویش
الیان آدمی تھے اونکو باری کا تپ جاڑہ لیسے آتا تھا۔ اور جمعہ کا دن تھا
اونہوں نے بیماری کے باعث امامت سے انکار کیا۔ بعد نماز میں نے کہا فلانا معجزہ

سنا تو وہ لحاف لیے ٹھہرے تھے کہنے لگے مجکو تپ چڑہتا آتا ہے میں کچھہ پڑہ
نہیں سکتا ہوں بیٹے نے کہا تم مجہہ شروع کرو خدا تعالے اوسکی برکت سے تپ دور
کر دیگا۔ اونہوں نے مجہہ شروع کیا۔ اور میں اونکی طرف خیال جمایا۔ پانچ
منٹ نہیں گذرے تھے کہ تپ کم ہونے لگا۔ اور مجہہ ختم ہوا اودہر انہون نے
لحاف پہینک دیا دہر جنابت ہے ایک شخص کی آنکھیں دکہتی تہیں وہ دم کرانے آیا
میں اپنا ایک انگوٹھا اوسکے ایک آنکھ پر رکہا۔ اوسیوقت ایک ضروری کام
واسطے میں لوٹا۔ اور چلا گیا۔ وہی آنکھ اوسکی دو گہڑی بعد راضی ہوگئی۔
بعد اوسکے دوسری آنکھ پر دم کرنے سے چار گہڑی بعد آرام ہوا۔ غرض بہت ہی
چھپا کر علاج کرتا تہا۔ اور یہی چاہتا تہا۔ کہ اس علم کو بالکل نااہلوں پر ظاہر نکروں
جسکو لایق اور قدردان دیکہوں۔ اوسکو اسکی اجازت دون۔ اور بتلاؤں۔
ایسا تکا رفتہ دیکہتے دیکہتے سالہا سال گذر گئے جنکو دیکہا ہوتا اور بی مروت
اور ناحق شناس پایا۔ دل سرد ہوگیا۔ اور عاقبت کا اندیشہ ہوا۔ کہ اسکو
ضعیفی نے گہیر لیا۔ اور موت کا پیغام آپہونچا۔ اور یہ علم سینہ کا سینہ
ہی میں رہا بلکہ قبر میں ساتھہ چلا۔ خلقت اپنی نالایقی سے محروم رہے
اور میں اسکے رازداری میں ثواب سے محروم چلا۔ اب لاچار جناب باری
میں رجوع کیا۔ اور سوائے اسکے چارہ نہ دیکہا کہ اس علم کو کتاب میں
درج کر کر ایسا عام کر جاؤں کہ تمام خلق اللہ اس سے فایدہ اوٹہاوے۔ ابتدا ہی

ہدایت ۲

سلب امراض کی بہت طریق ہیں

اب معلوم کرو کہ سلب امراض کی طریق بہت ہیں۔ بعضے اپنے خیال سے چاردن اختلاط بنکر
مریض میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بعضے شخص شفا بنکر مریض کے خون میں نفوذ کر جاتے ہیں
اور بعضے مریضوں کی روح کو اپنی روح کے ساتھہ یکرنگ کر کر کمال دلسوزی سے دعا
کرتے ہیں۔ بعضے نفی اثبات اور اسم ذات کی ضرب سے مرض کو ہٹاتے ہیں۔ یا کھینچتے
ہیں۔ اور زمین پر ڈالتے ہیں۔ بعضے باواز بلند اسم ذات کی بطن کے قلب پر
بہ نیت شفا ضرب لگاتے ہیں۔ بعضے دستار یا رومال یا چادر کے کونے سے
کمال رجوع سے مریض کی مرض کو زمین پر جھاڑتے ہیں۔ بعضے مرض کی جگہہ پر
مریض کا ہاتھہ دہرواتے ہیں۔ اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ٹٹولتے ہیں۔ بعضے
اپنا ہاتھہ مریض کے سر یا سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ جگہہ پر دہرتے ہیں۔ حضرت اعلی
قدس سرہ بعد مغرب بہت سے مریضوں کو دور دور اپنے چپ و راست بٹھا لیا کر
تے تھے۔ اور آپ رو بقبلہ تسبیح ہاتھہ میں لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹھہ جایا کرتے
تھے۔ بڑے بڑے سخت امراض دور ہو جاتے تھے۔ اور سخت سخت مریض شفا
پاتے تھے۔ فی الجملہ اصول ان سب کا ایک ہی اگرچہ صورت میں اختلاف پایا جاتا
اور ان سب کا بیان بہت زیادہ طوالت رکھتا ہے۔ جو بزرگ جس طریق سے کرتا ہے
اور کامیاب ہو چکا ہے اوسی طریق سے کئے جاتا ہے۔ اور چھوڑتا نہیں
کہ یہہ کام بہت ہی بڑے درجہ کا ہے۔ اور ایسے بزرگوں کو میری التماس
کی ضرورت کیا ہے میں تو ناواقفوں اور اندہوں کو رستہ بتلاتا ہوں۔ میں تو اپنا
وہ طریق اور ترکیب بتلاؤنگا جو میں کرتا ہوں۔ اور جسکو بخوبی آزما چکا ہوں۔ اور
جسکے عیب و صواب اور کم و بیشی کا تجربہ کر رہا ہوں ٭

ہدایت ۳

انسان میں وہ کیا چیز اور کیا نور ہے جس سے بیمار شفا پاتے
اول اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ وہ کیا شئے ہے جو توجہ دینے والی
کے خیال اور ارادہ سے مریض کے اندر جا داخل ہو خواہ وہ غایب ہو خواہ حاضر حقیقی
ہے - اور مریض کو صحت بخشتی ہے - یا صرف خیال ہی میں ایسی کوئی تاثیر
ہے جو مریض کو شفا دیتی ہے - سو جان لو کہ اللہ تعالے نے ہر انسان
میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے کہ تمام کام جہان کے اوسی نور کے متعلق ہیں
اسی نور کے سبب انسان دنیا کی ہر ایک چیز کو پہچان جاتا ہے - اور ہر چیز
کے ساتھ ایک نسبت پیدا کر لیتا ہے - انسان کو نفرت اور انس اسی کے
سبب ہوتا ہے - انسان اسی سے فتح اور شکست پاتا ہے - غرض جو
کام جہان میں موجود ہے - اور ہوتا ہے اوسکے ساتھ اسکو ایک نسبت اور
لگاو پیدا ہوتا ہے - اسی نور کے سبب انسان کی زندگی ہے - یہہ نور اعتدال
اور ہمواری کو چاہتا ہے - زیست کو تازہ رکھتا ہے - اور کجی کو کھوتا ہے یہی
سبب ہے کہ شفا بخشتا ہے اور انسان کو ہدایت کے رستہ پر لاتا ہے - اور
اخلاق کو سنوارتا ہے - اور یہہ نور نور انسانی ہے اور نیت اور ارادہ کے
تابع - انسان اپنے ارادہ سے جسطرح اسکو دوڑاتا ہے روان ہوتا ہے -
یہہ وزن اور رنگ بھی رکھتا ہے - اور بزرگون نے اسکے حقیقت کو پہچانا
زیادہ حال اسکا دوسرے دفتر میں لکھونگا - اور اوس سے زیادہ مجکو اسکی حقیقت کا

دوستانِ خدا نے صرف اللہ تعالے کی رضامندی [illegible] نکالا ہے۔ یہہ کام بہی برکت والا ہے۔ اور اسکا اختیار کرنا [illegible] بہی نزدیک خدا کا ہے۔ اسمین نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قدم رکہنا چاہیئے۔ شریعت کی تابع داری کرو۔ خدا کی بندگی مین لگے رہو۔ جو جو اللہ تعالے اور اوسکے رسول مقبول صلّعم نے حکم کیا ہے۔ اوسکو بجالاؤ۔ اور جس جس بات کو منع کیا ہے اور روکا ہے اوس سے بچتے رہو۔ اور پرہیز کرو۔ کبھی بر ظلم اور زیادتی نکرو۔ بندگانِ خدا کو اپنا عضو بدن سمجھو۔ جھوٹ اور فریب سے بچو۔ سچ بولو۔ معاملہ مین درستی اور صفائی رکہو۔ کسی جاندار اور بیجان شی کو اللہ تعالی کی ذات اور صفات مین شریک نکرواؤ۔ مصیبت زدون کے دکھہ درد مین شریک رہو اور اس کام کو روپیہ پیسا کمانے کی نیت سے نہ اختیار کرو۔ اسمین خالص خدا کی رضامندی۔ اور اور مخلوقات کی بہبودی ڈھونڈو۔ اگر ان باتون پر عمل کرو تو بخوبی کامیاب ہوؤ گے۔ اور جلد شفا کراؤ گے۔ اور مریض کے اخلاق کو بہی سنوارو گے۔ اور مریض کو بہی یہہ سب باتین سمجہا دو۔ اور نصیحت کرو۔ کہ صلاحیت اور پارسائی سے رہا کرے۔ اور اپنے اخلاق کو سنوارے اور سیر و تماشے اور عجائبات دیکہنے کی نیت سے بہی یہہ کام نکرے۔ کیونکہ یہہ نور بذاتہ پاکی اور صفائی رکھتا ہے۔ اور توجہ دینے والے کو بہی صالح اور پارسا چاہتا ہے۔ اور جب توجہ دینے والا بری اعمال اور گناہ کے کام کرتا ہے اور اخلاقِ ذمیمہ اور ناشائستہ باتوں مین مبتلا ہوتا ہے تو یہہ نور مکدر اور گندہ ہو جاتا ہے۔ اور بجائے شفا کے نقصان بڑہاتا ہے۔ یا کمتر درجہ شفا کے

بحال لڑنے مین مزاحم ہوتا ہے۔ اور مریض کے اخلاق کو بھی بگاڑتا ہے
مین تجربہ کرچکا ہون کہ اگر عرضہ دراز مریض کی تندرستی کی نیت سے سلب
مرض کیا گیا ہے تو توجہہ کی برکت سے مریض صالح اور پرہیزگار ہوگیا ہے۔
اور اگر خالص ہدایت کے ارادہ سے بکثرت توجہہ دی ہے۔ تو مرض طفیل مین
جاتا رہا ہے۔ اور جب مریض پر استغراق اور سکر وارد ہوگیا ہے تو بخوبی آزما
لیا ہے۔ کہ اوسکو جھوٹ اور بڑی ناشایستہ باتون سے بیزاری ہوتی ہے
اور حرام و طغیان سے نفرت کہاتا ہے۔ اور خدا سے بہت ڈرتا ہے۔ صلاحیت
اور پرہیزگاری کی کلام سے شادکام اور خوش ہوجاتا ہے۔ اور اوسکا چہرہ بشاش
اور سیال لعل آتا ہے اگر اوسکو کسی برے کام کا حکم کیا جاوے تو بالکل
نہین مانتا ہے بلکہ جواب دینے سے انکار کرتا ہے۔ اسکا مفصل ذکر دوسر
دفتر مین آویگا۔ اب تم یہہ اعتراض کروگے کہ ایسی محنت اور مشقت
کس امید پر اوٹھاوین۔ روپیہ پیسہ لینے سے تو تم منع کرتے ہو۔ پھر معاش
کہان سے چلاوین۔ اور دنیا کس گہر سے کہاوین۔ سو امید کا تو یہہ جواب
ہے کہ تم ایسا بڑا ثواب کماتے ہو جسکو تمام مذہب والے پسند کرتے
ہین۔ اور بالاتفاق اعلی اور اولی مانتے ہین۔ پھر تم اوس پاک ذات
سے امید رکہو وہ تمکو بہت ہی بڑا درجہ دینے والا ہے جسکی صفت و ثنا بیان
نہین کرسکتے ہین۔ اب رہا معاش کا معاملہ سو اگر تم کہین سرکار دربار مین
نوکر ہو۔ یا تجارت زراعت کرتے ہو۔ یا املاک یا کرایہ یا جمع رکھتے ہو۔
اور تمہارا گذارا چلا جاتا ہے۔ تو پھر کس لئے طمع کرتے ہو۔ اور تھوڑا

بہت دو چار دس بیس روپیہ لیکر کیون کہاؤ گے کیا تم ایسے ادنی چیز کو
ادنی شے سے بدلنا پسند کرتے ہو۔ اور تہوڑا سا لالچ کرکر عاقبت کا اجر گنواتے
ہو۔ یہہ تمکو سزاوار نہین ہرگز ایسا مت کرو۔ اور اگر تم بالکل مفلس اور محتاج
ہو۔ اور آمدنی کسی قسم کی نہین اور معاش کے فکر مین سرگردان رہتے ہو
تو خیر جو مریض اپنی خوشی سے کچھہ دیوے لے لو مگر وہ تو مریض سے چکاؤ نہ
اور نہ کچھہ مقرر کرو اور جو اپنی خوشی سے مریض تمکو تہوڑا بہت دیوے تو
خوش اور راضی ہوکر قبول کرلو اور ناک بہون نہ چڑہاؤ۔ روزی کا دینے
والا وہی قادر رزاق ہے جسنے تمکو پیدا کیا ہے۔ اور پیدا ہونے سے
پہلے رزق بہیج دیا ہے۔ اور تمہارا رزق آسمان پر کہا ہے۔ جہان
کسکا ہاتہہ نہین پہونچتا۔ مگر ہان اگر مریض کو تم صاحب مقدور دیکہو اور
اوسکو ناگوار نہ ہو۔ تو اوسکی اوقات موافق اوس سے کہو کہ کچھہ توفیق کو کچھہ کہلا
اور بتہ غریب وغربا کو دے۔ کیونکہ کہلانا اور بندہ دینا یہی علم ہی اور بلا کو ٹالتا ہے
اوسکو کہدو آیندہ واسطے کچھہ بزرگو نکی نیاز مانے بلکہ نکال کر اوسکے پاس رکہدے
رکہدے۔ اور تمسے کہدے کہ یہہ کچھہ نکالا ہے۔ اگر تمہین دے تو تم غریب
اور محتاج بیماروںکو کہلا کر علاج کرو۔ بہتر تو یہی ہے کہ خالص نیت سے عاقبت
کماؤ اور خدا کی رضامندی حاصل کرو دیکہو انسان عاقبت واسطے ہزارہا روپیہ لگا دیتا
کوئی مسجد بنواتا ہے کوئی کنوا کہدواتا ہے کوئی سدا برت جاری کرتا ہے بادشاہون کے وقت مین شفاخانے
جاری ہوئے۔ اب سرکار انگریزی کی عملداری مین ہسپتال بنے گئے
لوگ دنیا مین بدلہ مانگتے ہین۔ نہین ہرگز بلکہ عاقبت کی بہلائی چاہتے

ہیں۔ تم بھی اسی امید پر اسکام کو کرو۔

ہدایت ۵

دوسری بات یہہ ہے کہ بدکار سے توجہ نہ لو

اگر کسی شخص کو دیکھو کہ توجہ دیتا ہے۔ اور کام بُری بُری کرتا ہے معاملہ خراب اور اخلاق ذمیمہ رکھتا ہے۔ تو ہرگز مرض کا علاج ایسے شخص سے نہ کراؤ۔ بلکہ اوسکی صحبت میں بھی نہ جاؤ۔ اور اوسکے ساتھہ نشست برخاست نکرو۔ اور حتی المقدور ایسی بدمعاملہ کو اس علم میں دخیل ہونے دو۔ جہانتک ہوسکے ایسے اس علم کو چھپاؤ بلکہ یہہ کتاب بھی اوسے نہ دکھاؤ۔ جہانتک ممکن ہو۔ اوسکو اس دولت سے محروم رکھو۔ اور اگر کسی صالح اور متقی خداپرست کو پاؤ۔ اور تمکو معلوم ہوجاوے کہ یہہ شخص اس علم سے ناواقف ہے تو بڑی رغبت اور شوق سے اوسکو یہہ کتاب دکھلاؤ۔ اور ترغیب دو۔ اور سکھلانے پڑھانے میں اوسکی مدد کرو۔ اوس حد تک کہ وہ اسکو تجربہ کرلے۔ اور آزما لے۔ غرض متقی سے چھپاؤ نہیں۔ اور فاسق فاجر کو بتاؤ نہیں۔

ہدایت ۶

تیسری بات خلوت ہے

جہانتک ممکن ہو خلوت میں توجہ دو۔ صرف مریض اور معالج کے سوا اور شخص موجود نہو۔ نہ وہاں کسیکا گذر ہو۔ نہ کوئی شخص دور سے دیکھتا ہو۔ تا وقت صحت کسیکے سامنے اسکا ذکر تک بھی نہ کیا جاوے

ہے ہون اونکو بہی ذکر کرنے سے روک دیا جاوے ۔

اور مریض کو بہی افشائے راز سے منع کیا جاوے ۔ بزرگون نے اِسکو
تاکیداً منع کیا ہے ۔ اور ظاہر کرنی مین نقصان اوٹہایا ہے
بیان طوالت رکہتا ہے ۔

ہدایت

چوتہی بات علاج شروع کر کے ناغہ نکرو

اگر کوئی تمسے توجہ لینے اور سلب مرض کرانے کی التجا کرے ۔ اور
تم اوسکی درخواست کو منظور کر لو تو اول تم اپنے فرصت اور ہمت کو آزمالو
اور دیکہہ لو کہ تا وقتِ صحت تم اِس محنت اور مشقت کو انجام پہونچا دو گے ۔
اور ناغہ تو نکرو گے ۔ یہہ بات بہت نامناسب ہے ۔ اور بڑا نقصان کرتی ہے ۔
کہ ایکدن دو دن توجہہ دو اور پہر چہوڑ دو ۔ یا جسدن چاہا توجہہ دی ۔ اور جسدن
دل نہ چاہا نہ دی ۔ اِس سے تو یہی بہتر ہے کہ شروع ہی نہ کرو ۔ کیونکہ جب توجہہ
دیجاتی ہے ۔ تو بیماری ہاتہون پاؤن کی اونگلیونکے سِرے سے نکل جاتی ہے
اگر دست چپ کے بازو یا کہنی مین بیماری ہو تو مرشد اوسکو دست چپ کی
اونگلیونکے سرونسے نکال دیتا ہے ۔ اور جو دست راست کے بازو یا
کلائی یا پہنچے مین ہو تو دست راست کی اونگلیون کے سرونسے باہر کر دیتا ہے
اسیطرح اگر سر یا سینہ یا پیٹ مین بیماری ہو تو جلد یا دیر مین پاؤن کی او
نگلیونکے سرونسے نکالی جاتی ہے ۔ اور جو داہنی پاؤن مین ۔ ران یا زانو

پاینڈلی مین بیماری ہوتی ہے۔ تو داہنی پاؤں کی اونگلیوں کے سرونسے ہٹائی جاتی ہے۔ اور جو بائین پاؤن مین ہووے تو بائین پاؤنکی اونگلیونسی باہر کہینچاتی ہے۔ بعض مریض اسکو بخوبی پہچان لیتا ہے۔ اور بیماری سنسنی ہوئی اور سیر و نکیطرف جاتی ہوئی اوسکو محسوس ہوتی ہے۔ میرے علاج سے زانونکے نیچے کا زخم چار اونگل نیچے اوتر کر اچہا ہو گیا۔ اور ملم جوزانون تک دورہی ہوئی تہی۔ اور ورم تمام ٹانگ مین اونگلیون کے سرون تک تہا دو دن مین پاؤن کے نیچے تک پہونچکر ایکدن ٹہر کر اوتر گیا۔ ایک مرتبہ ایک بچہ کے چہرہ اور گردن کا ورم اول پیٹ اور زانون پر آگیا۔ بعدہ پاؤن پر نظر آیا تہا۔ آخر جاتا رہا۔ اسلیئے چہوڑ دینے اور موقوف کرنے کو منع کرتا ہوں کہ اگر کسی کے چہرہ پر زخم یا پہوڑا تہا۔ اور تمنی اوسکا علاج شروع کیا تو وہ مواد گلو اور سینہ کی راہ سے اوتریگا۔ یا تو پیشاب کے رستہ یا دستون کی راہ یا پاؤن کی اونگلیون کے سرونسی نکلیگا۔ اگر تم علاج چہوڑ بیٹہے اور وہ مواد سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ مین ٹہر گیا تو پہر کیونکر خارج ہوگا۔ اور اوس جگہہ دوسری بیماری پیدا کر دیگا۔ اور یہہ سراسر تمہارا قصور ہوگا۔ کیونکہ اگر تم توجہہ جاری رکہتے تو یہہ کام کبہی ہوتا اور بے معلوم اور بے دوا بیماری کا اخراج ہوجاتا۔ اور مریض بخوبی صحت پاتا۔

ہدایت ۵

پانچوین بات دلسوزی سے توجہہ دو

جس شخص پر تم توجہہ دینی کا ارادہ کرو۔ تو اوسکو اپنی حقیقت پیار سے بہائی سے زیادہ عزیز رکہو۔ بلکہ اوسکو اپنا ہی عضو بدن سمجہو۔ اور اوسکے ساتہہ کمال محبت کرو۔ اور اوس سے کسیطرح کی نفرت دلمین نہ لاؤ۔ تم جسقدر اوس سے محبت کروگے۔ اوسیقدر جلد شفا بخشوگے۔ کیونکہ اوسکو شفا کے پہونچانے کو محبت اور دلسوزی اور رحم بہت حسید اور معاون شفا بن جاتا ہے۔ اور شفا بخشی کو قوی واسطہ ہوجاتا ہے۔ معالج مین تین باتین بہت ضروریات سے ہین۔ مستقل مرضی۔ اپنی قوت اور طاقت کا اعتماد۔ اور نفع پہونچانے کی نیت۔ بخوبی آزمایا گیا ہے کہ والدین اپنی اولاد۔ اور خواہر اپنا بہائی۔ اور بیوی اپنے خاوند۔ اور عاشق اپنے معشوق۔ اور پیار رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو جب سلب مرض واسطہ توجہہ کرتا ہے۔ تو جلد اور کامل شفا بخشتا ہے۔ اسیواسطہ جس معتقد مرید کی جگہہ شیخ بزرگوار کے دلمین ہو وہ جلد شفا پاتا ہے۔ دوسرے دفتر مین اسکا بخوبی بیان کیا جاویگا۔ اس دفتر مین اسپر بیان سے بیفائدہ طوالت دینا ہے۔ سو تمکو واجب ہے کہ جب توجہہ دینا شروع ہو تو صحت ہونے تک موقوف نکرو۔ جتنی دیر بیٹہہ سکو اوتنی ہی دیر ہر روز بیٹہا کرو۔ اگر دس منٹ کا ارادہ کرو تو دس منٹ بیٹہا کرو اور جو ایک گہنٹہ کا ارادہ ہو تو ایک ہی گہنٹہ بیٹہو۔ تیسرے دن توجہہ دینی کی فرصت ہو تو تیسرے ہی دن دیا کرو۔ ہر روز نہو۔ جسطرح عرصہ مقرر کرلو۔ اوسیطرح وقت بہی ٹہرا دلو۔ مثلاً صبح کے آٹہہ بجے یا رات کے دس بجے۔ اور جو ترکیب اول دن شروع کرو وہی ترکیب آخر تک جاری رکہو۔

ایسا ہو کہ آج اور ترکیب سے توجہ دیجیے۔ کل اور ترکیب سے توجہ دینے لگے پرسوں اور کوئی ترکیب نکال بیٹھے۔ مریض کو بھی سمجھا دو کہ ان سب باتوں کا خیال رکھے۔ وہ بھی تمہارے ساتھ محبت اور عشق پیدا کرے۔ تمہارے اوپر اعتماد اور یقین رکھے۔ ناامید نہ ہو شکایت نہ کرے۔ اپنے تئیں تمہارے سپرد کر دینے پر اور تم کو اپنا کامل غمخوار۔ اور وسیلہ بہبودی سمجھے۔ یہان تک کہ تم دونو مین رابطہ اور یگانگت پیدا ہو جاوے۔ اور تم بھی اوسکی صحت مین شک کر کر انکو کسی طرحکا وہم نہ لاؤ۔ نہ اوسیکی دل مین شک ڈالو۔ شاید کہ سخت بیماری مین دیر جا وے جسکا عرصہ لگ جاوے۔ یا کسی دورہ کی بیماری مین اس سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہو۔ اور کئی دوری ٹل جانیکا انتظار کرنا پڑے۔ تو ہرگز مت گبھراؤ۔ اور علاج نہ چھوڑو۔ شاید تم یہہ اعتراض کرو کہ ان باتون سے تو بعضی باتین بہت سخت ہین۔ اور بعضے پر قادر نہین اور اختیار نہین ایسی مشکل کام کب ہوتے ہین۔ اور ہم کیونکر کر سکتے ہین۔ اور کس امید پر ہم ایسی سخت جہیل سکتے ہین۔ سو ایسے بیفائدہ بہانے مت کرو۔ امید کا حال تو مین پہلے سمجھا چکا ہون کہ اسکے بدلہ اور اجر کی امید خدا کی جناب سے بہت ہی رکھتے ہو۔ اور محنت کی بات یہہ ہے کہ تم اگر غریب اور مفلس ہو۔ اور چھوٹی چھوٹی اولاد موجود رکہتے ہو۔ اور بیوی کو جان و دل سے چاہتے ہو۔ اور اوسکو سخت بیماری مین مبتلا دیکھو۔ تو سوچ لو کہ تمہارے دلپر کیا سخت صدمہ گزریگا۔ نہ تو اتنا پیسہ ہے جو دوائی بوٹی مین خرچ کرو۔ اور حکیم طبیب کو دیکر بلاؤ۔ نہ دلکو اتنا صبر ہے کہ وہ مر جاوے۔ اور چھوٹی چھوٹی اولاد رُل جاوے۔

پہر بتلاؤ کہ کیا تم ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ محنت ذکر سکو گے۔ اسمین تمہارا کیا خرچ ہوگا۔ اور کس قدر عرصہ لگیگا۔ ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ تو مین توجہ دینے کو منع کرتا ہون۔ تمام دن رات مین ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ ہرگز توجہ مت کرو۔ خواہ آدھ آدھ گھنٹہ تین آدمیون پر۔ خواہ ڈیڑھ گھنٹہ ایک کو توجہ دو۔ اس سے زیادہ محنت نہ اوٹھا۔ کیونکہ توجہ دینے سے وہ نور جو باعث زندگی ہے۔ دوسرے مین جاتا ہے۔ اور اسی مین سے خرچ ہوتا ہے۔ اسلیئے آدمی اپنے اندر کمزوری اور کچہہ ضعف معلوم کرتا ہے۔ اگرچہ اوسکا دفعیہ چہل قدمی اور ہوا خوری اور سیر تماشے او تفریح سے ہوجاتا ہے۔ اور اصلی حالت اور سچا لیت پہر آجاتا اسیلیے مین منع کرتا ہون کہ سن بلوغ سے پہلے۔ اور ستر برس کی عمر سے پیچہے دس پندرہ منٹ سے زیادہ توجہ دینا نامناسب ہوگا۔ لڑکو کی نشو نما مین فتور پڑیگا۔ اور بڈہو کی ضعف اور نقاہت کو بڑہا دیگا۔ اگر تیسیر ہوسکے تو گہڑی گہنٹہ وقت بتانے کی توجہ دینے کے وقت سامنے رکہہ لیا کرو۔ اب تم کہو گے کہ خیر کچہہ ڈیڑھ گھنٹہ کی محنت تو سنبہال لینگے مگر ایسی محبت اور عشق۔ اور دلسوزی ہر ایک مریض واسطے کہا لینے لائینگے۔ یہہ کام زبردستی اور زور اور تکلف سے کبہی پیدا نہوگا۔ سو یاد رکہو کہ یہہ کام تو خود بخود پیدا ہوگا۔ مگر اول مین تہوڑا بہت تکلف ضرور کرنا پڑیگا۔ اور الفت اور محبت کو بزور لانا اور جمانا ہوگا۔ یقین جانو کہ توجہ نہایت بڑا عمل جیب کا ہے۔ اگر چند روز مریض کو اچہی طرح توجہ دیجاوے تو مریض مرشد نہی نہایت محبت کرنے لگتا ہے۔ اور دلسوزی اور یگانگت خودبخود پیدا ہوتی ہے۔ اور جو مریض اچہی طرح

معالج کیطرف دل جاتا رہے۔ اور بیچپال ہوکر رجوع کامل سے سامنے بیٹھے۔ اور
اوسکے چہرہ کیطرف ٹکٹکی باندہکر دیکھتا رہے تو بیمار شخص کے دل میں بھی اوسکی
محبت اور دلسوزی ہو۔ اور بیکرنگی ٹھہر جاتی ہے۔ اور پہلے تو بہت مفید باتوں کا
بیان کیا ہے اگر یہہ میسر ہو تو پھر جس صورت سے ہو سکے توجہہ دئے جاؤ
اعتقاد بہت نہ ہارو۔ نا امید نہ ہو۔ نہ خود شک کرو۔ نہ مریض کے دل میں شک
ڈالو۔ انشاء اللہ انجام اچھا ہوگا۔ اول تو شفا ہی بخشو گے یا مریض کی مرض کو
کم کروگے۔ کمتر درجہ زیادہ تو نہو نے دوگے۔

ہدایت ۹

چھٹی بات بیجا دعوا نکرو اور لاف زنی سے بچو۔

اگر کوئی تمسے علاج کرانا چاہے۔ تو ایسا بیجا دعوا نکرو۔ اور ایسی شیخی بازی
کہ میں بیشک تمہارا مرض کہو دونگا۔ اور دو تین ہی توجہہ میں صحت بخشونگا
اس علاج کو تم کرامت سمجھو۔ اور تمام علاج معالجہ چھوڑدو۔ ایسی لاف
زنی سے بچو۔ بندونکا کام نہیں۔ ایسا نہو کہ بیجا غرور کرنے سے انجام میں
ذلت اوٹھاؤ۔ بشاید کہ وہ بیماری موت ہو۔ یا ایسی سخت ہو جسکو حکما نے
لاعلاج لکھا ہو۔ اور شاید کہ اوسکی شفا دوا کہانے اور دوسری شخص
کی توجہہ پر موقوف ہو۔ یا وہ بیماری مہلک تو نہو۔ مگر آخر دم تک جانیوالے بھی
نہو۔ شاید ایسا دعوا کرکے پیچھے ندامت کھینچو۔ اور دل ہی دل میں افسوس کرو۔
(مصرع) چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ تمکو لائق ہے کہ ہمت نہ ہارو۔

اور دلسوزی اور یقین کے ساتھہ علاج کئے جاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب سے صحت کی امید رکھو۔ شافی وہی ہے۔ حکیم دانا بنیے۔ اور تمہارا علاج تو صرف حیلہ اور بہانہ ہے مگر اس علاج میں یہہ مصلحت بھی ضروریات سے ہے کہ مریض کو کامل امید دلاؤ۔ اور اوسکے شک و شبہہ کو دور کرو۔ صاف صاف کہدو کہ اگرچہ یہہ علاج کرامت سے کم نہیں مگر موت اور تقدیر سے کسیکو چارہ نہیں۔ چند روز علاج کروا کر دیکھہ لو۔ پھر جیسا ہونیوالا ہوگا۔ خود ظاہر ہو جاویگا اور ایسی بیماریوں پر جنکو اطبا لا علاج تبلاتے ہیں ہاتھہ مت ڈالو۔ جیسی دق تپ تیسرے درجہ کی اور سل وغیرہ اور اول اول جب جب تم توجہ دینا سیکہنے لگو۔ تو جو بیماریاں دورہ کی ہیں جیسے مرگی وغیرہ اونپر بھی ہاتھہ نہ ڈالو۔ یہہ اسواسطے نہیں کہ ان بیماریوں میں صحت محال ہے بلکہ اسلئے کہ انکو مہینوں علاج جاری رکہنا پڑیگا۔ کیونکہ جس شخص کو مرگی کا دورہ مہینہ بعد ہوا کرتا ہے۔ تو صحت جب سمجہو جب پانچ چہہ دورے ٹل جاویں۔ تو اس صورت میں تمکو دس بارہ مہینہ علاج کرنا ہوگا۔ اور ہر دورہ کے ٹلنے کا انتظار کرنا پڑیگا۔ اگر دو چار دس روز توجہ دیکر چھوڑ دوگے۔ تو کیا نتیجہ نکلے گا۔ اسیطرح کل دورہ والی بیماریاں سمجہہ رکہو۔ مجکو بہروسا نہیں کہ نوآموز آدمی اتنی عرصہ دراز تک توجہہ بڑے استقلال اور صبر سے دیتا رہیگا۔ اور اگر اپنی میں ہمت دیکھو تو منع نہیں کرو۔ نوآموز مبتدی کو مناسب ہے کہ اول اول ایسی بیمار کو لیوے۔ جسپر توجہہ کا اثر اول ہی دن معلوم ہو جاوے اور ایسے ایسے خفیف بیماریوں پر ہاتھہ ڈالے جنکو دو چار یا پانچ یا سات دن کے اندر اچھا کر سکے۔ جب قوت بڑہتی جاوے۔ تو سخت سخت امراض پر توجہ

کرینگے - اور یہ بخوبی آزمایا گیا ہے - کہ معالج جسقدر کثرت سے اسکی مشق کرتا
جاتا ہے اوسیقدر کامل مکمل اور تجربہ کار اوستاد ہوتا جاتا ہے - اور جلد شفا بخشنا ہے
رفتہ رفتہ ایسا ہو جاتا ہے کہ صرف اوسکا دیکھنا ہی صحت لے آتا ہے - اور
اوسکا تقطہ ہی دیر تک مریض کو مستغرق کر دیتا ہے - شاید تم پوچھو کہ کون
کونسی بیماریاں ہین جنمین مریض اس توجہ سے جلد شفا پاتا ہے - اسکی جواب مین
جسطرح مجکو تجربہ ہو چکا ہے - بیان کرتا ہون - باری کا بخار - یومیہ تپ جو کہنہ
ہو - ریاح - درد سر - غدودونکا پھولنا - گنٹھیا وغیرہ اور جو بیماریاں اعصاب
اور عروق سے متعلق ہین - فالج - لقوہ - تشنج - نفث خون - جنون - زخم
پھوڑے پھنسی - زخم - اور پھوڑے پھنسی کا جب علاج کیا جاتا ہے تو مواد اندر ہی
اندر حل ہو جاتا ہے - کچھ کم و بیش ہی خارج ہوتا ہے - مجکو اس بات کا بہت
جگہہ تجربہ ہو چکا ہے - اس سے تمکو بالکل گھبرانا نہ چاہئے - حکایت
ایک شخص کے چوتڑ پر آدمی کے سر برابر پھوڑا تھا جراح نے کہا کہ اسکو چیرہ لگیگا
اور پانچ سیر مواد نکلیگا مین علاج شروع کیا تیسرے روز بالونکی جڑون
مین سے خود بخود بہنا شروع ہوا - قریب سیر یا تین پاؤ کے خالص خون
نکلا ہوگا - ورم جاتا رہا - دوسرے دن کروٹ لینے لگا درد کم ہو گیا چوتھے
دن چلنے پھرنے لگا - آٹھوین دن بالکل تندرست ہو گیا - نشان بھی باقی نرہا -
نہ تو کوئی مرہم لگایا - نہ پلٹس کیا - نہ سینک دیا - نہ چیرہ دلوایا - غرض علاج
جراحی وغیرہ بالکل نکل گیا - حیض و نفاس کا بند ہونا جس سے صدہا بیماریان پیدا
ہوتی ہین - بدخوابی - کم خوابی - بالکل نیند کا نہ آنا - پسلی کی بیماری - جو بچونکو

ہوتی ہے۔ درد سر۔ درد معدہ۔ ایسی ایسی بہت بیماریاں ہیں جنمیں جلد
شفا دے سکا ہوں۔ اور آزما چکا ہوں۔ اور جن میں توجہہ کا اثر زیادہ ہوتا ہے
وہ بھی میں بتلاتا ہوں۔ بہ نسبت تندرست کے بیمار پر جلد اثر ہوتا ہے۔ بلکہ جب
بیمار اس علاج سے تندرست ہوتا ہے تاثیر کا ہونا مطلق موقوف ہو جاتا ہے
جس سے محبت زیادہ ہو۔ اوسپر یہہ اثر جلد تر ہوتا ہے۔ بہ نسبت عاقلونکے
سادہ لوحونپر۔ بہ نسبت مردونکے مستورات پر۔ بہ نسبت جوانون کے بچون پر
بشرطیکہ توجہہ کی وقت وہ روویں اور گھبراویں نہیں۔ اور اگر روویں اور گھبراویں
یا ہچکچی کریں۔ تو مناسب ہے کہ جسوقت وہ سو جاویں اوسوقت اونپر توجہہ
کریں۔ بہ نسبت امیرونکے غریبون پر اور اون لوگونپر جنکی رگ پٹھی نازک ہو اور
پتلے ہوں۔ بلغمی مزاج والوں اور بے علموں پر جنکی طبیعت بہت چالاکی کم ہو۔
بہ نسبت غائب کے حاضر پر۔ بہ نسبت دور کے چھو کر اور ہاتھ لگا کر زیادہ
تر ان سب سے جب خیال بخوبی جم جاوے۔ اور رابطہ محبت دائم ہو جاوے
ان سب صورتوں میں بخوبی اثر ہوتا ہے۔ وہ کون کونسی صورتیں ہیں جنمیں
توجہہ کا بخوبی فائدہ پہونچتا ہے۔ اور وہ کون کونسی شخص ہیں جنکی توجہہ کا خوب
اثر ہوتا ہے۔ سمجھدار روحی اور جسمین قوت والی تندرست کی توجہہ زبردست
ہے۔ ایسی شخص سے جسکی قوت روحی۔ اور جسمی۔ اور ہمت اور زور جسمانی
کم ہے۔ اور نہایت ناتوان اور ضعیف۔ صفراوی مزاج عقل کی توجہہ بہتر ہے
بلغمی اور دموی مزاج والے اور کم عقل سے۔ کم بولنے والے کی توجہہ زبر
دست ہے بہ نسبت بہت بولنے والے کے۔ سوداوی مزاج والا جسکا خیال

بہت تشنہ رہتا ہے ۔ اور جنکی مزاج میں گھبراہٹ اور پریشانی رہتی ہو۔ اور ضبط خیال پر قادر نہو۔ خدا ترسی اور رحم اور دلسوزی نہ رکھتا ہو۔ تلون مزاج عجائب بینی کا شائق ہو۔ ثواب کی نیت سے توجہ نہ دے۔ اس راز کو چھپا نسکے غرور و تکبر سے ہر ایک کے سامنے بیان کرے۔ لاف زن ہووے طمع بہت زیادہ رکہے پرہیزگاری کی چال نہ چلے۔ مریض پر احسان نہ رکہے۔ بد مزاجی کرے تا وقت صحت علاج جاری نرکھ سکے۔ اپنی قوت اور کمالیت پر اعتقاد اور اعتماد نہ رکہے۔ شفا حاصل کرانے پر شکی ہو۔ بیجد دعوا کرے۔ ایسے اشخاص جیسا چاہئے توجہ دینے کے لائق نہیں۔ اور ایسی ایسی صحبتیں تو بیماری کی کہیں خرابی اور نقصان سے خالی نہیں۔ انکو مناسب ہے کہ پہلے دعوا کو چھوڑ کر طبی چوڑی شیخی نہ مارو۔ اور لاف زنی کو چہوڑ دو۔

ہدایت ۱۰

ساتویں بات تم خود بیمار ہو تو توجہ نہ دو مرشد کی بیماری اور صفات طالبین۔

گاہ گاہ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ توجہ دینے والا جب رجوع دلسے خیال جماکر توجہ کرتا ہے۔ تو جیسی صفت مرشد کی طبیعت میں متمکن ہوتی ہے بیمار میں چلی جاتی ہے۔ اگر مرشد اخلاق ذمیمہ اور فسق و فجور کی عادت رکھتا ہے تو بیمار بہی فسق و فجور میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اور جو مرشد صالح اور پرہیزگار ہو

تو مریض بھی صلاحیت اور اتقا کی کام کرنے لگتا ہے ۔ اگر مرشد عاشق خدا ہو
تو طالب کی بھی دل میں عشق الٰہی جوش مارتا ہے ۔ غرض معالج کے نور کے ہمراہ
معالج کے اخلاق ۔ مریض میں چلے جاتے ہیں ۔ اور مریض اونہیں صفتوں سے
موصوف ہوجاتا ہے ۔ اسیطرح اگر معالج کو کوئی بیماری ہو ۔ اور وہ بیماری بھی
ایسی کہ تمام بدن میں سرایت کر گئی ہو ۔ تو مریض بھی اوسمیں مبتلا ہوجاتا ہے
اسلئے تمکو مناسب ہی کہ اگر تم خود بیمار ہو تو کبھی مریض کو توجہہ نہ دو ۔ ورنہ پانی اور
رومال وغیرہ کو دم کرو ۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ۔ کہ جب رابطہ قائم ہوجاتا
ہے ۔ اور مریض اچھی طرح خیال کو جماتا ہے ۔ اور مرشد کا خیال کمین بٹا ہوا
ہوتا ہے ۔ تو مریض کی بیماری سے اوبداکر شیخ کو چمٹ جاتی ہے ۔ مریض اچھا
ہوجاتا ہے ۔ اور شیخ بیمار پڑجاتا ہے ۔ یا مریض اور معالج دونوں اوسی
مرض میں گرفتار رہتے ہیں ۔ اور یلوں بھی ہوا کرتا ہے کہ معالج کی بیماری
مریض کو لپٹ جاوے ۔ اور معالج صحت پاوے ۔ یا مریض معالج کی مرض
میں گرفتار ہووے ۔ اور شیخ بھی اوسی بیماری میں مبتلا رہے ۔ مگر ایسا اتفاق
بہت کم ہوتا ہے ۔ کہ مریض کی بیماری مرشد کو چمٹ جاوے ۔ کیونکہ اوسکا
ارادہ نور کی پہونچانے کا ہوا کرتا ہے ۔ اور بیمار کا لینے کا اور شیخ قوت ور ہے
اور بیمار کم زور مگر یہہ اوسوقت ہوتا ہے جب مرشد اپنے خیال کو بٹا ہی رکھتا ہے
یا بہت نازک طبع ہوتا ہے ۔ تو بیمار کی بیماری میں کم و بیش مبتلا ہوجاتا ہے
اور تھوڑا بہت اوسکا اثر معلوم کرتا ہے ۔ اگر ایسا معلوم کرے ۔ تو بعد توجہہ
دو چار منٹ اپنے دونو ہاتھ زور سے اونگلیوں تک پاس کر لیا کرے ۔ بلکہ

پیشانی سے پاؤں تک دس پندرہ پاس کرے فی الجملہ جب تم بیمار ہو تو
مریض کو ہرگز توجہہ نہ کرو اور اگر تم اخلاق ذمیمہ میں گرفتار ہو تو پارسائے
اور اخلاق حمیدہ کی عادت کرو۔ اور اپنے آپ کو اچھی صفتوں سے
آراستہ رکھو بیمار اور فاسق فاجر شیخ ہرگز توجہہ دینے کی لائق نہیں ہوتا
اور جو توجہہ کرے بھی تو کچھ نقصان پہونچاتا ہے۔ نفع نہیں پہونچتا۔

ہدایت ۱۱

آٹھویں بات توجہہ کی خوبیاں اور کمالات

توجہہ انسان کی ایک شئے ہے کہ اس سے انسان خدا کو حاصل کرتا ہے۔
اور دنیا کو پیدا کر لیتا ہے۔ عجایب غرایب معاملے اس سے ظہور پاتے ہیں
اور طرح طرح کے مقصود ظاہر ہوتے ہیں غرض دنیا میں ایسا کام کونسا ہے
جو توجہہ سے حاصل نہیں ہوتا اسکی مثال ایسی ہے جیسے تلوار انداز
چاہو تو دشمن کو مار دو۔ چاہو اپنا گلا کاٹ لو۔ بزرگوں نے جان دی
دی مگر اس بھید کو نہ کھولا۔ دنیا برباد کر دی مگر نا اہل کو اسمیں
دخل نہ دیا۔ بدنام ہوئے ذلت اوٹھائے تکلیف اور مصیبت سہے
اس دولت کو سینہ میں لے گئے مگر ظاہر نہ کیا۔ اسکا پورا پورا سبب
تو انہیں کو معلوم ہوگا مگر میرے ناقص رائے میں ایک یہہ بھی سبب ہے
کہ طبایع انسان میں بڑا اختلاف ہوتا ہے اور ہر ایک شخص صلاحیت کی
چال نہیں چلتا۔ ایسا ہو کہ نا اہل ناشائستہ اور ناشائستہ باتوں میں اسکا
استعمال کریں۔ برا نام کہا دیں۔ اور بھلا نام گنوا دیں اس سے

دنیوی سیر و تماشے دیتے ہیں۔ اور طرح طرح کی عجیب باتیں کرتے ہیں۔ آپ بھی فی الحال
میں گرفتار ہوں اور ہمکو بھی وبال میں ڈالیں تو قیامت میں جوابدہ
میں ہم پکڑے جاویں کہ تمہارے بزرگ ہدایت کرکے اور نیک راہ چلانے
پر بڑے حریص تھے۔ اور ایسی حسرت اور آرزو میں مرگئے کہ کوئی شخص ہمسے
اس دولت کو حاصل کرے۔ یقین جانو کہ وہ ہرگز بخیل نہ تھے بلکہ
اور غرور سے خالی۔ اور عجب و ریا سے بری تھے مگر مصلحتاً یہی بہتر سمجھا
ہے کہ اس کمالات کو چھپاویں اور ہر ایک پر ظاہر نکریں اسلئے میں تمکو
تاکیداً منع کرتا ہوں کہ سیر و تماشے اور عجائبات دیکھنے کی نیت سے اس علم
کو استعمال نکریں۔ میں تو نصیحت کا حق ادا کرچکا آگے وہ جانیں۔ اگر کسی
کرنے کی آرزو و توجہ کے ہمراہ نہیں تو یہہ تاثیر کم اور گاہ گاہ ہوگی۔
میری تو خاص نیت یہی ہے کہ خلق اللہ اس سے عام فایدہ اور نفع دینی و دنیوی
بھی حاصل کرے۔ اور دنیا میں بھی پھل پاوے۔ خدا کی رضا نصیب ہو
اور خاتمہ بالخیر۔ ارشاد تیرا

توجہ دینی کی عام ترکیب جو کسی خاص بیماری کے متعلق نہیں

اگر کوئی بیمار تمسے توجہ لینے کی التجا کرے۔ اور تمکو اس کام کی فرصت اور ہمت ہو
تو منظور کرو اور اوسکو سمجھا دو کہ اگر میرا علاج کرواتے ہو۔ تو گھبرانہ جانا
اور ناغہ نکرنا شاید اس علاج میں عرصہ دراز لگ جاوے۔ اور پرہیزگاری کے
کام کرنا جہانتک ممکن ہو اسکو چھپانا۔ اور جو واقف ہیں انکے سوا اور

کسیکے سامنے بیمار کا بھید نہ ظاہر کرنا - اور اونکو بھی ظاہر کرنے سے منع کردینا
اور کسی طرح کا خوف نہ کرنا - انمین کچھہ ضرر اور نقصان نہوگا - اور صحت کا
یقین کامل دل مین رکہنا تا وقت صحت چند روز مصلحت واسطے بیمار ادب اور
تعظیم نگاہ رکہنا اور یہہ عقیدہ کرنا دن رات مین ایک دفعہ یا دو دفعہ فلانے
وقت ہمارے پاس آجایا کرو - جب یہہ بات قرار پا چکے تو ہر روز اوسی معین
وقت پر اوسکو بلاؤ - اگر سخت بیماری ہو تو گہنٹہ یون گہنٹہ - اور جو خفیف بیماری
ہو تو پاؤ گہنٹہ یا آدہ گہنٹہ یا جتنا تمہارا دل چاہے توجہہ دیا کرو - مگر اول دن
بہ نسبت اور دنون کے زیادہ دیر بیٹھو تا کہ رابطہ قایم ہو جاوے - غرض
ان سب باتون مین اپنے مصلحت اور موقع دیکھ لو - اور جب توجہہ دینے کا
ارادہ کرو تو استخارہ مسنونہ اول کرو - نہ ہوسکے تو صرف دعاے استخارہ
پر ہی اکتفا کرو - اور جب توجہہ دینے کو بیٹھو تو دعا کر کے بیٹھو اور دعا کر کے اوٹھو
بہت بہوکے اور بہت پیٹ بہرے توجہہ نہ دو - اگر بیمار نہ آسکے تو تم آپ
اوسکے گہر چلے جاؤ - سب آدمیون سے کنارہ کرو - اور خلوت مین بیٹھو صرف
تم یا وہ بیمار ہو - وہان اور کسیکا دخل اور گذر نہو - دروازہ بند کر لو بیمار
کو زمین یا چارپائی پر نرم بچھونے پر لٹا دو یا تکیہ کے سہارے بٹہا دو
اور کہدو کہ توجہہ دینے تک خاموش بیٹھے رہنا - اور یہہ بھی کہدو کہ دونون
پاؤن لمبے پہیلا دے - بیمار کا موہنہ جنوب کو اور اوسکی پشت شمال کے
طرف ہو - وہ جگہ نہ بہت سردی ہو نہ گرمی مچہر پسو وغیرہ سب چیزون سے
جو خیال کے پراگندہ کرنے والے ہین - امن ہو - اوسکے دونون پاؤن نے

بیچ مین کا وقت مقرر کر لو۔ اور تم اونکے روبرو بیٹھنے کے لئے خوب سنبھلکر
دونون زانو کھڑے کر کر یا آگے کو لٹکا کر بیٹھ جاؤ۔ تاکہ تمہارے اعضا ڈھیلے رہین
یا پہولی بیٹھی رہی اور اوسکے دونون پاؤنون کے درمیان بچھا لو۔ اور اوسے
دو زانو یا چار زانو بٹھا دو۔ اور دلکو تمام جوش و خروش اور گھبراہٹ سے
مطمئن رکھو۔ گھبراہٹ مین نفع نہین ہوسکتا۔ اور نتیجہ خراب نکلتا ہے۔
اگرچہ سب باتین بیہودہ ہون۔ تو بہت بہتر ہین ورنہ کچھ مخصوص نہین جس طرح
مناسب وقت ہو اور بٹھا دو۔ مینے ایک مختصر رسالہ چھپوایا ہے جسکا نام
ہدایت الطلاب ہے یہ رسالہ (توجہہ) بھی اوسکا مطالعہ کرو۔ وہ تمکو نشست
توجھہ اور آداب وغیرہ مین کم و بیش تینون دفترون مین مدد دیگا۔ مریض کے
دونون ہاتھون کے انگوٹھے اپنے دونون انگوٹھون اور انگلیون کے سرون مین
اسطرح پکڑ لو کہ تمہارے انگوٹھون کا شکم بیمار کے انگوٹھون کے شکم سے ملا رہے۔ اور
ناخن دونون کے انگوٹھون ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ کے بیرونی طرف
ہون اور آہستہ آہستہ دباؤ دیتے رہو۔ اور بیمار کے چہرہ یا آنکھ یا رخسارہ
کی طرف ٹکٹکی باندہ کر دیکھتے رہو۔ اور بیمار کو بھی سمجھا دو کہ تمہارے چہرے
کی طرف ایک جگہہ ٹکٹکی باندہ کر دیکھتا رہے۔ طبیعت کو ڈھیلا رکھے۔ اور تمام
خیالات کو ہٹا کر تمہارے ہی خیال مین محو رہے۔ اور اپنے ذات کو تمہاری
ذات مین یکرنگ کر دے۔ اور سب خیالات کو دل سے بھلا دے۔ اور تم
بھی اسیطرح اوسکی ذات مین اپنا خیال گڑا دو۔ اور ایک جان دو قالب
ہو جاؤ۔ چار۔ پانچ آٹھہ دس منٹ تک اسیطرح نرم نرم انگوٹھون کو دبا کے

ہو۔ یا انکی دیر لہ انکو ہتہون مین حرارت ہاور گرمی پیدا ہو جاوے اس بات
سے رابطہ قایم ہو جاتا ہے - اور جب رابطہ قایم ہوگیا تو توجہ کے تاثیر فی الفور
ظاہر ہونے لگتی ہے - دوسری ترکیب رابطہ قایم کرنے کے کیہ ہے
کہ اپنے دونون ہاتہہ اور ہتیلیان اندر کی طرف سے مریض کے ہاتہہ اور
اونگلیون اور ہتیلیون سے برابر ملا رکہو اور اونگلیان کہڑی رکہو - اسطرح
اور ان دونون ترکیبون مین ہاتہون کے راہ سے مرشد کا نور مریض کے بازو
اور تمام بدن مین چڑہتا جاتا ہے - اور بعض مریض اسکے تاثیر کو بھی مختلف
طور سے محسوس کرتا ہے - جب انگوٹہے پکڑے جاتے ہین تو معلوم کرتا ہے
کہ ہاتہون مین سے کوئی شئے بازوؤن اور تمام جسم کے طرف کہنچی
جاتی ہے - پاؤن سرد - اور سُن - بحس ہو جاتے ہین - اور جب
پاؤن پر پاس کئے جاتے ہین تو گرم ہو جاتے ہین - اور ناتوانی اور
تندرستی پاتا ہے - اور جب پاس کئے جاتے ہین تو ایسا جانتا ہے جیسے
کوئی گرم پانی بہاتا ہے - اور پاؤن - اور ہاتہون کی اونگلیون سے کوئی
گرم گرم شئے نکلتی چلی جاتی ہے اور بیماری جگہہ سے ہل جاتی ہے اور نیچے
کو اوترتی معلوم ہوتی ہے - آنکھیں بند ہوتی جاتی ہین - خمار
سا چہا جاتا ہے - دلکو فرحت پہنچتی ہے - غرض اختلاف طبع بموجب مختلف
تاثیرین محسوس کرتا ہے - اور معالج کے دیکہنے سے مرشد کے آنکہون
اور چہرہ بلکہ تمام بدن سے مریض اپنے جسم مین نور کا آنا اور داخل ہونا
معلوم کرتا ہے - اور مریض کی حالت مین تغیر ہوتا ہے - اور اوس کا

رنگ بدلتا جاتا ہے - پانچ سات دس منٹ بعد انگوٹھون کو چھوڑ دو - اور اپنے دونون ہاتھ مریض کے سر پر رکھو - اور اقدر ضرورت دو چار منٹ رہنے دو - اِس سے مرشد کی ہتیلیون اور انگلیون کے سرونسے مریض کے دماغ مین یہہ نور بہر جاتا ہے - آنکھین بند ہونے لگتی ہین - بلکہ رفتہ رفتہ چند روز مین آنکھونکا کہولنا دشوار ہو جاتا ہے - آرام سا معلوم ہوتا ہے - نیند گہیرتے جاتی ہے - خمار سا چہاتا جاتا ہے - بزرگون نے اوسکا نام فیضان رکہا ہے - اور بعضون کو اِس نور کا رنگ بہی نظر آتا ہے - رفتہ رفتہ استغراق ہو جاتا ہے - اور مریض سُو رہتا ہے یہان تک کے سکر پیدا ہو جاتا ہے - اور حالت انبساط مین آجاتا ہے جب کسی مریض پر یہہ حالتین پیدا ہو جاتے ہین تو عجایبات عجایب باتین اوس سے ظاہر ہوتے ہین جنکا بیان بقدر ضرورت علاج اس دفتر مین آویگا اور مفصل بیان اسکا تیسرے دفتر مین ہوگا - اب تم سر پرسے ہاتھ اوٹہا لو - اور مریض کے دونون شانون پر رکھ دو - ایک منٹ رہنے دو - اور نرم نرم دباتے جاؤ - اور پہر آہستہ آہستہ ہتیلیان لگاتے ہوئے دسون اونگلیون کے سرون سے کہجانی کہچاتے مریض کے کلائی اور اونگلیون کے سرون تک ایک منٹ مین پہونچا دو - اسطرح مریض کے دونون بازوون - اور ہاتھون مین یہہ نور بہر جاتا ہے - بعدہ اسیطرح مریض کی پشت پر دونون ہاتھ رکھو - اور کہچاتے ہوئے دونون سُرین اور رانون تک آجاؤ - بعدہ اپنے دونون انگوٹھے

مریض کے سینہ پر رکھو۔ اور ہتیلیان پہلا کر اونگلیون کو پسلیون کے اوپر رکھکر۔ بعدہ شکم اور معدہ پر ایک دو منٹ ہاتھ لگا دو۔ اور ناف پر رکھو۔ اور ان سب جگہہ تہوڑا تہوڑا دبا دیتے رہو۔ ان سب باتونسے مرشد کا نور مریض کے تمام جسم مین بہر جاتا ہے۔ اور جہان بیماری ہو اوس بیماری کے جگہہ کو پکڑ لیتا ہے۔ بعدہ تم اپنے دونون ہاتھون کے اونگلیون کو جدا جدا تہوڑا اسا جہکائے ہوئے اور پشت فار کی طرح خم دیتے ہوئے خیال کو مریض مین گڑاتے ہوئے مریض کے پیشانے سے جسم سے ایک انچہ یا آدھی انچہ دور دور بغیر بدن کی چہونے کے اوسکے کپڑون سے لگاتے ہوئے چہرہ اور گردن اور سینہ اور شکم اور ناف سے نیچے کو لاتی ہوئے مریض کے دونو پاؤن کی اونگلیون کے سرون تک بلکہ زمین تک پہونچا دو۔ اور اگر ایک دفعہ مین زمین تک ہاتھ نہ لیجا سکو تو ناف یا رانون تک پہونچا دو۔ اور مکرر سہ کرر تکرار کے ساتھہ اسی طرح کئے جاؤ۔ بعدہ آدھی ڈہرے پاؤن تک پاس کرو اور زمین تک پہنچاؤ۔ اسمین اوسکو چہو تو نہین۔ اور اوسکے بدن کو بھی کہین سے نہ پکڑو۔ اگر اتفاق سے بدن چہوا جاوے تو مضایقہ بھی نہین۔ ان ہاتھون کے اوتارنے کا نام (پاس توجہ) ہے۔ اور اب مین اسکا جہان ذکر کرونگا (پاس) لکھہ کر لکھا کرونگا۔ ان پاسون کو تم آہستہ آہستہ کرو یعنی ایک منٹ مین سر سے پاؤن تک دو پاس کرو۔ اور پیشانے سے ناف تک پاو منٹ مین ایک پاس

اگر جس جگہہ بیماری ہو وہان آدہا منٹ یا پاؤ منٹ ہاتھون کو ٹہرا رکہو۔ بعدہ
پاؤن تک پورے کرو۔ اور ان پاسون کے کرنے مین ہاتھ و منٹ لگاؤ
اور اپنے پہونچون کو نہ سکوڑو۔ صرف اتنا زور خرچ کرو۔ کہ ہاتھ اوڑنے
ہو گرنے سے بچے ان پاسون مین تم اپنے ہتہیلیون۔ اور اونگلیون کے
سرونکو مریض کی جسم کے طرف رکہو۔ اور جب گہٹنون کے قریب
پہنچو تو ہاتھون کو ترچہا اور سلامی کرتے جاؤ۔ یہان تک کہ
پاؤن کی اونگلیون کے اوپر جب پہونچو تو تمہارے ہاتہون کی پشت
مریض کے جسم کی طرف ہوجاوے۔ اور اسی طرح پہر انگوٹہا لیکے
سامنے لے آؤ۔ اور اوسیطرح پہر کرو۔ بار بار کرتے جاؤ۔ اور گاہ گاہ
بلکہ ہر پاس کے آخیر مین اگر اپنے اونگلیون کو جہاڑ دیا کرو۔ اور عادت
کرلو تو یہہ بات بہت خوب ہے۔ اسمین مریض کی بیماری کہینچ کر نہین
چہٹی۔ گویا اوسکی بیماری تمہاری اونگلیون کو چمٹ جاتی ہے۔ اور تم
اوسکو زمین پر جہٹک دیتے ہو۔ اسطرح تمہارے مین بالکل مریض
کی بیماری کا اثر نہوگا۔ ان طولانی پاسون سے جو پیشانی سے پاؤن
تک کئے جاتے ہین۔ وہ نور جو شیخ بزرگوار نے مریض کے تمام جسم کے
اندر بہر دیا تہا۔ بیماری کو لیکر مریض کے پاؤن کے اونگلیون کے سرون
سے خارج ہوتا جاتا ہے۔ اور ہر ایک پاس کے ساتہ ایک جزو بیماری
کا دور ہوتا ہے۔ اسیطرح جس وقت پیشوا مریض کے ایک بازو یا دونون
بازوون سے جب ہاتہون کی اونگلیون تک پاس کرتا ہے تو جو بیماری

بازو بے پہونچے تک ہوتی ہے - اسکو بعد نور کہینچتا ہوا ہاتھوں کے
اونگلیون کے سرونسے خارج کردیتا ہے - اور اکثر اوقات مریض اس
خروج کو معلوم کرلیتا ہے - اور صاف صاف کہتا ہے - کہ کوئی شئے
گرم گرم وغیرہ میرے اونگلیون سے نکلی جاتی ہے - اور مجھکو محسوس
ہوتے ہے - اگر مریض کے سر یا چہرہ یا بیماری کی جگہہ منہہ نزدیک کر کر منہہ
سے دم کیا جاوے - تو گرم اور خوش آیند تاثیر ظاہر ہوتی ہے - اگر دل
خوش کرنے کے نیت سے دور سے مریض پر دم کیا جاوے تو سرد اور
خوشگوار اثر پیدا ہوتا ہے - اور مریض خوش ہو جاتا ہے - اگر مریض
سے ایک گز کے فاصلہ پر چہرہ کے سامنے اور باہر سے - اونگلیان رکھ
کر چار پانچ طویل پاس سر سے پاؤن تک سرد بخشنے کی نیت سے
کئے جاوین تو مریض کو آرام سا آجاتا ہے - اور خوشحال رہتا ہے -
اگر کہلی - یا جوڑی ہوئی اونگلیان کر کر مریض کے بدن یا بیماری
کی جگہہ نشانہ کیا جاوے - تو اوس جگہہ نور جمع ہو جاتا ہے - اور جس
جگہہ سے سرونکی طرف پاس کیا جاوے تو نور بیماری اور ناہمواری
کو سمیٹ کر سرونسے خارج ہو جاتا ہے - اور سب سے آخیر جب تم نور سارے
بدن میں جمع کرچکو - اور پاس طویل سے فراغت پاؤ - تو ضروریات سے
ہے کہ گھٹنوں سے پاؤن کی اونگلیون تک پاس کرو - اور مریض سے
اس نور کو بالکل خالی کردو - اسطرح سے نور پاؤن کی طرف اوترتا
ہے اور سر اور بدن خالی ہو جاتا ہے + + + + + اگر مریض کو کمزوری

اور نقاہت ہو تو مریض کو آخر مین کہڑا کر دو۔ یا کرسی پر بٹہا دو۔ ایک ہاتہہ
اپنا اوسکے مونہہ کیطرف اور دوسرا پیچہے سر کی پشت کی طرف رکہکر سر سے
پاؤن تک تین چار پاس کرو۔ اس سے نقاہت اور کمزوری کم ہو جاتی
ہے۔ اور توانائی اور مضبوطی آتی ہے۔ یہہ سب ایک عام ترکیبون کا بیان
تہا جو تمکو بتلایا گیا ہے یہہ ترکیبین ہر ایک بیمار پر نہین کیجاتی ہین بلکہ
تمہارے سمجہانیکو واسطے بتلایا گیا ہے۔ مگر ان سب مین اول انگلی پہیرون [illegible]
اور درمیان مین طویل پاس کرنے اور آخر مین گہٹنون سے پاؤن تک پاس کرنا
ہر مریض اور ہر بیماری کیواسطے کارآمد ہوتا ہے اور ہر بیماری کی جگہہ پر زور دینا
ضرور پڑتا ہے دونون کے خیال کا جمنا اور شفا کی نیت رکہنا اور [illegible]
اور محبت اور دلسوزی سے توجہہ دینا تو اس علم مین شرط اعظم گنا گیا ہے۔ اسوقت
اب میرا ارادہ تہا کہ خاص خاص بیماریون کی خاص خاص ترکیبین [illegible]
مگر اس جگہہ مین کچہہ مختصر حال اس علم کا۔ اور جو جو اچہی اصطلاحات لوگ [illegible]
سمجہایا جاتا ہون۔ بعدہ خاص خاص بیماریونکی خاص خاص ترکیبین بتاؤنگا

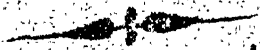
ہدایت ۱۲

یہہ علم قدیم ہے

یہہ معزز علم توجہہ جسکا مین بیان کر رہا ہون قدیمی ہے اور ابوالبشر حضرت آدم
علیہ السلام کے وقت سے مروجہ بعد آخر ہی سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔ اگرچہ اسکی حقیقت اور
اصل ایک ہے مگر ہر جگہہ نئی نئی صورت پکڑتا اور نئی نئی لباس مین ملبس رہا ہے
اور تمام دینی اور دنیوی امور مین مددگار رہا ہے یہہ علم اپنے اصول پر قائم رہا ہے

دکہایا اُن میں سے ... اور کا بیکل بیان اور جہ بیان اسکی فروعات ہین

چنانچہ ... یہ سلسلہ امراض ہمکو انکا شاخ ہے حضرت عیسی علیہ السلام
میں یا ... ذریعہ کمال ظہور پایا پہر حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم تک
پہونچا اور اول بار اقرار پہر ہوتے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہ دی رفتہ رفتہ ۵۷۵ھ ہجری میں حضرت خضر علیہ السلام
نے حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کو تلقین فرمایا بعدہ ۷۸۱ھ
ہجری میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ گیارہ دن تک
سربسجدہ جناب باری میں دعا کرتے رہے کہ الٰہی ایسا طریقہ عنایت فرما
جو جلد طالبان خدا کو تیری طرف پہونچاوے اور تیرا قرب و عرفان نصیب
کرادے - اوس وقت جناب باری سے سامنے بٹھلا کر توجہ دینے کا الہام ہوا چنانچہ
وہی و [illegible] تک نئی ترکیبوں اور متفرق صورتوں میں طریقہ نقشبندیہ
عالیہ میں رواج پا رہا ہے - اب تم شاید اس کتاب کو دیکھکر اسکو ایک
نیا افترا او دنیا شگوفہ اور تعجبات کی بات معلوم کروگے اور طرح طرح کے
اعتراضات اور شکوک و شبہ ہیرا کروگے اور نئی نئی حجتیں اور دلائل
پیش کروگے - بعض بعض اونمیں سے جو اسوقت میری سمجھ
میں آتے ہیں - بیان کرتا ہوں اور جواب دیتا ہوں ❊



ہدایت ۱۳

اعتراضات جو اس علم پر ہوسکتے ہیں

پہلا اعتراض

جو ترکیبیں اور شرائط اس علاج میں لکھی گئے ہیں - بڑے کٹھن اور دشوار معلوم ہوتے ہیں - ایسی محنت ہم کب اوٹھا سکتے ہیں - اسکا جواب یہہ ہے کہ مینے نہایت ڈیڑہ گہنٹہ سے زیادہ توجہہ دینی کو منع کردیا ہے - بلکہ تین آدمیون پر ڈیڑہ گہنٹہ توجہہ دینے کا خال لکھدیا ہے - بلکہ دس پندرہ منٹ کی توجہہ مین بہی انسان کامیاب ہوسکتا ہے - اتنی دیر کی محنت خداواسطے یا اپنے قریبون پیارون کی خاطر دشوار کام نظر آتا ہے - دوا منگانی - اور بنانے - اور ٹہنڈائی پیسنے مین کیا اس سے کم حصہ لگتا ہے بعضی دوائیان - اور کشتہ وغیرہ تو ایسے ہین جو مہینہ دو مہینہ تک کہرل کئے جاتے ہین - دواؤن کو بند کرتے ہین - کوٹتے ہین - پیستے ہین - چہانتے ہین - قوام بکاتے ہین - مدتون تک زمین - اور غلہ مین دباتے ہین - بہ نسبت اوسکے توجہہ علاج بہت آسان معلوم دیتا ہے -

دوسرا اعتراض

یہہ ہے کہ مریض ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہین - اور اسطرح کب بیٹھ سکتے ہین - جواب کیا کڑوی دوائیان پینے یہہ کام سخت نظر آتا ہے مین تو کہہ چکا ہون - کہ مریض جس کروٹ اور پہلو چاہے - بیٹھے - لیٹا رہے - کڑوی دوائیان پینی مشکل نہین - بعضی کڑوی کڑوی دوا

ہے جو کہتا ہے نہایت دل چرانے ہیں۔ اور بہت ہی تنگ ہوتے ہیں۔
مرنا قبول کرتے ہیں۔ مگر بدمزہ دوا نہیں کھاتے اس علاج سے تو مریض
کو آرام آتا ہے۔ اور خوش ہوتا ہے۔ چین سے سو جاتا ہے۔ آئندہ کو
اس علاج ہی کی آرزو رکھتا ہے۔

تیسرا اعتراض ۳

یہ ہے کہ تم لکھتے ہو۔ اس میں عرصہ دراز تک علاج کرنا پڑتا ہے۔ جواب
ہر مرض میں دراز عرصہ نہیں لگتا۔ البتہ سخت امراض میں جو مزمن
ہو گئے ہیں۔ دراز عرصہ ہی لگ جاتا ہے۔ بلکہ بہ نسبت یونانی علاج
کے اس علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے۔ بعض امراض میں تو گویا کرامت
کا سا ظہور ہوتا ہے۔

چوتھا اعتراض ۴

تم کہتے ہو یہ معالج صالح اور پرہیزگار چاہئے۔ سو پرہیزگار تو ہزاروں میں
کوئی ہی ہوتا ہے۔ **جواب** البتہ پرہیزگار کا علاج کرانا
ظاہر باطن میں نفع بخشتا ہے۔ اور فاسق فاجر کا علاج باطن کو بگاڑتا ہے
اور ظاہر میں نفع کم پہونچاتا ہے۔ یہ تو میں نہیں کہتا۔ کہ مریض بالکل
اچھا نہیں ہوتا۔ یا مر ہی جاتا ہے۔ صالح کے علاج سے مطلق نفع ہی نفع
ہوتا ہے۔ اور فاسق کا علاج ایسی خوبی اور فضیلت نہیں رکھتا۔ جہاں
بچی گی تو خدا تعالے پرہیزگاری بھی کرا دیگا۔

پانچواں اعتراض

تو کیا معلوم ہے کہ مصنف نے خودغرضی کیواسطے اسمین انتہا مبالغہ کیا ہو۔ اور در
حقیقت یہہ ایسا مفید نہو جیسا لکھا گیا ہے ناحق بیمار بھی بگڑ جاوے۔ اور وقت
بھی ضائع ہووے اور پیچھے پچھتانا پڑے۔ اور افسوس آوے کہ یونانی علاج کیون
نہ کرایا۔ ناحق جان گئی اور کچھہ ہاتھہ نہ آیا۔ جواب۔ مین تو یہہ نہین کہتا کہ یونانی
علاج بالکل ہی چہوڑ دو۔ اور مطلق نہ کراؤ یہہ تو اسلیئے کہا گیا ہے کہ اگر دوا بھی دی
جاوے اور توجہہ بھی کیجاوے تو شک ہوجاتا ہے کہ بیمار ہو توجہہ نے شفا بخشی یا
دوا نے ایسی تاثیر کی۔ اسمین معالج کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور اوسکو اپنی محنت پر
شک ہوتا ہے۔ اور اوسکا دل خوش نہین ہوتا۔ اور ثواب کی اُمید کم رکھتا ہے۔ دوسری
یہہ کہ اودہر تو توجہہ کی تاثیر زور مارتی ہے اودہر دوا اپنا اثر دکہلاتی ہے لہذا بعض
وقت دوا کا اثر توجہہ کی مخالف ہوکر مُضر پڑتا ہے۔ اسلیئے کہا گیا ہے کہ جو کام
دوا کریگی اوس سے زیادہ توجہہ فایدہ دیگی۔ دست استفراغ پسینہ وغیرہ جو
صحت کی علامت ہین ایسی علاج سے ظہور پاوینگے ایسی تبدیلات اگر اس علاج سے
ظہور پاوین تو یہہ صحت کی نشانی سمجہین۔ اور اونکو ہرگز نہ روکین اونکا روکنا
خطرناک ہے اور اندیشہ بالکل نکرین۔ جب تم کوئی درجہ تبدیل پیدا کر چکو بیماریکا
خاتمہ سمجہو۔ چند روز اس علاج کو کر دیکہو جب فایدہ اوٹہاوگے خود کہوگے کہ مصنف
نے سچ لکہا ہے اور بالکل اسمین جہوٹہہ نہین۔ بلکہ جسقدر لکہا ہے اوس سے
بہی درجہ زیادہ آزما لیا ہے۔ اور جب اسکا عام چرچا ہوجاویگا۔ اور دانا
مین تو کہہ جب عمل دیکہینگے۔ اور تجربہ کرینگے۔ اور اسکی کم و بیشی کو آزماوینگے
لیتا رہے
سہل اور آسان ہے۔ اور مفید باتین اسمین قرار دینگے اسکے

ہم سیانا بیمار ہو جاویگا اور اپنی ذات میں بہت ہی بڑی فضیلت رکھیگا
بلکہ ہر خاص و عام اسکا معتقد ہوگا۔ اور پسند کریگا۔ اگر تمہاری خوشی
علاج کا باعث چھوڑنے کی نہیں تو دونوں کو جاری رکھو مگر اپنا کام ضرور کرو
اگرچہ ورد یا عمل اور خوش خیالات اپنے سے دور یا دین کو دور کرو نہیں اور
شفا کسی غیر کی طرف سے سمجھو۔ دونوں علاج ملکر زیادہ مفید پڑینگے۔ اور جلد شفا
بخشینگے۔ بشرطیکہ دوا ایسی دیجاوے جو توجہ کی تاثیر میں
مدد کرے ۔

چوتھا اعتراض

عورتوں کا علاج کرانا۔ اور تنہا مکان میں بٹھانا۔ اور جوان عورت اور مرد کا
ہاتھ پکڑ کے تنہا مکان میں پاس پاس بٹھانا ہی سے بعید معلوم ہوتا ہے
اور اسمیں بہت فساد نظر آتا ہے۔ خراب ہو جانیکا اندیشہ ہے اور زیادہ تر یہہ
اسمیں ہے کہ محبت اور انس ہو جاتا ہے۔ کوئی عقلمند اور اشراف آدمی اسکو ہرگز
پسند نہ کریگا۔ جواب یاد رکھو کہ توجہ سے جو محبت اور
انس بڑھتا ہے ایسی پاکی اور صفائی رکھتا ہے کہ ناشائستہ
باتوں کو مطلق اسمیں دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ شیخ اور مریض
میں صفائے اور پاکی ڈالتا ہے۔ اور یہہ محبت ایسی ہے جیسے
ماں باپ بہن بھائی بیٹا بیٹی میں ہوتے ہیں جس
میں مطلق خیال بد نہیں آتا۔ اور شکستہ طبیعت ایسی

فساد بہرے ہوئے ہین وہ گہر بیٹہے کب پوچہ سکتے ہین تہ جہدنا آدمیون کی آنکہو مین خاک ڈالکر جہپٹ رہتے ہین - اور دین و دنیا گنواتے ہین ۔ اور پہر تو مین پہلے ہی لکہہ چکا ہون کہ کسی معتبر عورت کو جسپر یقین ہو - پاس بٹہا لینا چاہئے نہین تو ایسی جگہہ علاج ہی نکرنا چاہئے ❖

ساتوان اعتراض

ایسے خدا ترس اور دلسوز آدمی کہان جو بے غرض کیسکا مفت علاج کرینگے اور اتنی محنت مشقت اوٹہاوینگے - جواب کیون نہین کیا پانچون اونگلیان برابر ہین - بہت لوگ ایسے ہین کہ خدا کی راہ مین اپنا جان و مال نثار کرتے ہین - کیا تم نہین دیکہتے کہ مساجد بنواتے ہین - کنوئین کہدواتے ہین دکہنیا دان دیتے سدا برت لگاتے ہین - مسافر خانے اور پل بنواتے ہین - ہزار ہا روپیہ لیجہ دیتے ہین - بہوکون کو کہانے پکوا کر کہلاتے ہین - شفاخانے بنواتی ہین - پہر علاج ان سب باتون سے زیادہ تو مشکل نہین - جسکا کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے اور مین تو پہلے کہہ چکا ہون - کہ اگر معالج کا بالکل گذارہ اسی پر ہو تو لی لیا کرے مگر بیمار کو ایسا نہ ستاوے کہ وہ بیچارہ ایک دوسری سخت مصیبت مین مبتلا ہو جاوے - اور بیمارون کو بہی سمجہاتا ہون - کہ ایسے معالجون کی ساتہ اپنے مقدور موافق سلوک کرین - کیا حکیم طبیب کی خدمت نہین کرتے - کیا دوا دارو مین پیسا نہین لگاتے - اونہی سے مرشد پیر کی خدمتگذاری بجالادین اور اوسکو خوش کرین - غرض دونون فریق ایک دوسرے کے خیر خواہ رہین -

اٹہوان اعتراض

ایسی ایسے خیالی ہمکو کب بیٹ ہے ہم لوگ دنیا کے ہزارون جھگڑون مین صرف حفظ
خیال کیئے ہمکو ایسے قوت اور قدرت کہان - جو ایسا متوجہ ہوکر علاج کرین - جواب
ہمت نہ ہارو - شوق کرو - اور عاقبت پر نظر رکھو - جسقدر اسکی مشق کرتے جاؤگے
اوسیقدر کمال پیدا کروگے - اور شفا جلد بخشوگے - اور بخوبی تجربہ کروگے -
انسان کو جو چیز حاصل کرنی ہو اوسی چیز سے حاصل کرسکتا ہے - زور سے زور -
زر سے زر - عزت سے عزت - علی ہذا القیاس بیخیالی بھی بیخیالی کے مشق سے
پیدا ہوتی ہے - تم توجہ دینے مین ایسے محو ہو جاؤ - کہ گرد و پیش اور کل خیالات
اور تفکر بھول جاوین - مریض کے ساتھ ایک رنگ ایک جان ہو جاؤ - اور
جان لو کہ خیال کا مٹانا بھی ایک خیال ہے - **اشعار** خار خار فکر ہا و
وسوسہ ہا ¤ از ہزاران کس بود نے یک کس ¤ گر بدیدی مطامعش راز احتیال ¤
پیش بندی را بہر ناخوش خیال ¤ خیال مین بہت بڑی قوت ہے جسکا بیان
دوسرے اور تیسرے دفتر مین آویگا -

نوان اعتراض

خدا جانے یہہ علم جوگیون کا ہے - یا ہنودون کا - یا حکما دہریہ اور منکران توحید
کا یا عیسائیون کا - اسکو کہین سے چرایا ہے - یا کسی سے اخذ کیا ہے - اسمین
کچھہ نقصان دینی نہ ہووے - مذہب مین کوئی بگاڑ نہ آوے **جواب**
سبحان اللہ بیا صاحب تمکو آم کہانے ہین - یا پیڑ گننے - تم اپنے کام سے
کام رکھو کس وہم مین پڑگئے - یا حسد کی آگ دبے ہوئی بھڑک اوٹھی - تم
بیمار ہو - اور مصیبتون مین گرفتار - جس بات سے تمکو صحت ہو دے - اور آرام

پہونچی غنیمت جانو- احسان مانو- خدا کا شکر کرو- اس علاج کا طریقہ سہل ہو جاتا
ہے چند روز اسکو تجربہ کر کر دیکھو پہر دیکھو کہ کتنا فایدہ ہوتا ہے- فضول گوئی- اور غیبت [illegible]
سے کیا فایدہ میں تمام کتاب میں لکھہ چکا ہوں کہ یہہ مذہب الٰہی کے اخلاق
کے اخلاق کو سنوارتا ہے اور برائیوں کو دور کرتا ہے اور اصول مذاہب میں
مساوی اور مددگار رہتا ہے اور جو باتیں بالاتفاق جمیع مذاہب میں اچھی
ہیں دلوں میں ڈالتا ہے

دسواں اعتراض

تمنے سب طرح سے منظور کیا اور مانا کہ یہہ علم سچا اور اسکا فایدہ بھی بڑا مگر
یہہ نیا علم تو ضرور ہے جسکا ابتک جہان میں عام رواج نہیں پہیلا اور ابہی تک
اسکا ٹھیک ٹھیک صواب بہی بخوبی نہیں کہلا پہر کونسی عقل کی بات ہے کہ علم
طبابت کو جو دو ہزار برس سے چلا آیا ہے اور ہزارہا بلکہ لاکہا آدمی
اسکا تجربہ کر چکا ہے چہوڑ کر اس نا معلوم علاج میں پہنسیں اگر علم طبابت سے
زیادہ تمہیں کچھہ فایدہ ہو تو بیان کرو- سو بعض بعض فواید جو اسوقت میری سمجھہ میں
آتے ہیں بیان کرتا ہوں

ہدایت ۱۴

توجہ سے علاج کرنے میں اتنے فایدے ہیں

پہلا فایدہ

علاج طبابت بغیر تشخیص مرض کے بالکل فایدہ نہیں کرتا بلکہ بچوں کا مرض تو
بالکل پہچانا ہی نہیں جاتا- اور جب مرض نہ تشخیص ہوا تو علاج کیونکر ہوگا اور کیا [illegible]

علاج مین جیسے حاجت نہین یہہ نور
جسجگہہ بیماری ہو وہین دوڑ کر پکڑلیتا ہی اور سیر و تیجی راہ سے نکال لیجاتا ہے اور
نقصان بالکل نہین پہونچتا ✤

دوسرا فایدہ

جتنے عرصہ مین بیمار دوا کہانی سے تندرست ہوتا ہی۔ بہ نسبت اوسکو اس
علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے ✤

تیسرا فایدہ

شیر خوارہ بچون کو۔ اور اُن بچونکو جنکی عمر تین چار پانچ سات برسکی ہوتے
ہی کڑوی اور بدمزہ دوا زور و ظلم سے کہلانے پلانی مشکل ہوتی ہے بلکہ بعض
بعض جوان آدمی بھی تلخ دوا کا کہانا کہر سمجہتی ہین۔ اور بہت ہی گہبراتے ہین
اور جب بچون کو بزور دوا کہلائی جاتی ہے تو وہ بہت دُکہہ پاتے ہین اور
ڈرتے ہین اور بیماری زیادہ بڑہتی ہے اس علاج مین دوا کہلانیکی
ضرورت ہی نہین ہوتی۔ مگر اپنی تسلی واسطے کہلاؤ۔ پلاؤ ✤

چوتھا فایدہ

اطبا طبیعت کو مدبر بدن لکہتے ہین۔ یعنی طبیعت خود بیماری کو دفع کرتی ہے
یہہ نور طبیعت کو بیماری دفع کرنیکی نہایت قوت بخشتا ہے جس سے وقتاً طبیعت
بیماری کی مقابلہ سے مغلوب نہین ہوتی بلکہ غالب آتی ہے اسی لیے اس
علاج مین بحران پڑتا ہے۔ اور بحران بھی جلد پڑتا ہے اور تبدیلیات بھی ایسی
پڑتی ہین جو ہمارے واسطے نہایت مفید ہو سکتے ہین۔ اسی لیے اس

علاج مین دوا کی حاجت کم پڑتی ہے - اور مریض اسیواسطے جلد تندرست ہوجاتا ہے -

پانچوان فایده

اس علاج سے جسطرح جسمی بیماریون کو فایده پہونچتا ہے اسیطرح باطن کو بھی نفع ہوتا ہے - اور اسکا اثر روح تک ہوتا ہے - اخلاق کو بدلتا ہے اور صالح اور پرہیزگار بنا دیتا ہے - اور نامعلوم بیماریون کو بھی کھوتا ہے

چھٹا فایده

علاج طبابت مین نفع بھی پہونچتا ہے - اور جو دوا طبیعت کے خلاف دیجاتی ہے اوس سے نقصان بھی ہوتا ہے - یہہ علاج اوّل تو شفا بخشیگا - یا مرض کو بڑھنے نہ دیگا - یا اگر اگر کچھہ باتین نصیب ہون تو نقصان تو انشاء اللہ تعالی بالکل نہ پہونچیگا اثر نہونیکے کئی سبب ہین - یا تو معالج نہایت قوت سے توجہ دیتا ہے - جسکو مریض جھیل نہین سکتا - یا معالج کم زور ہے - اچھی طرح توجہ نہین دیتا - یا توجہ دینے کے ترکیب بخوبی نہین پہچانتا - یا معالج اور مریض کی طبیعت کا اختلاف دونون مین مناسبت نہین ہونے دیتا - یا ایک شخص دوسرے سے نفرت کھاتا ہے - اور یا یہہ کہ انس نہین بگڑتا - یا علاج بے پروائی سے کیا جاتا ہے

ارشاد چوتھا

خاص بیماریون مین خاص توجہ کی ترکیب

اب تم یہہ سمجھو کہ جیسی بیماری ہو ویسی ہی ترکیب اوسکے واسطے کیجاتی ہے - اگر سر ماتھہ مین درد ہوتا ہے تو سینہ پر ہاتھہ رکھنا بیفایده ہے - پاؤن کا تلوا [illegible] پیٹ پر ہاتھہ پھیرنے سے اچھا نہین ہوتا - گھٹنونکا درد سر پر ہاتھہ لگانے سے نہین جاتا -

[illegible] سخت بیماری اور اوسکے دھڑ پر پاس کرنے سے اچھی نہیں ہوتی - پنڈلی
یا زانوں پر نور جمع کرنے سے صحت نہیں پاتی جس جگہ پر بیماری ہو وہی
جگہ پر نور جمع کرو اور پاس کرنے سے نیچے کی طرف اوتار دو اگر سر میں بیماری ہو تو سر
ماتھے پر رکھو - اور سر سے پاؤں تک پاس کرو - اگر گردن یا سینہ میں مرض ہووے تو
اوس جگہ پر نور کو جمع اور عمل کرو - اور ساری بدن پر پاس کر کر نیچے اوتار دو اسیطرح
اگر ایک ہاتھ میں بازو سے پہونچی تک بیماری ہو تو اوسے ہاتھ پر بازو سے انگلیوں
تک پاس کرو - اگر ایک پاؤں کی ران یا زانو - یا پنڈلی - یا پنجہ میں بیماری ہو
تو اوسی پاؤں پر اونگلیوں تک پاس کرو - اسیطرح بیماری کو سروں سے
ہٹا کر پاس کرو - اگر تمام بدن میں بیماری ہو یا بیماری کی کچھہ تشخیص نہ کر سکو
تو سارے بدن پر سر سے پاؤں تک پاس کرو - اور ان طویل پاسوں کو کل بیماریوں
میں مفید سمجھو - حمل والی عورت پیٹ کو تین چار مہینے کے اندر کا حمل ہو اوسکے
پاؤں پر پاس نکرو کیونکہ پاس کرنے سے دوران خون تیز ہوتا ہے - اور رگ کو پھر
خون کو جاری کرتا ہے - ایسا نہو کہ حمل ساقط ہو جاوے - مگر اوسکے دھڑ پر یا چار
مہینے کے بعد تو کچھہ ڈر نہیں مفید پڑتا ہے - اگر کسی عورت کو دودھ کی کمی ہو -
اور اوسکے بچہ کا اچھی طرح پیٹ نہ بھرتا ہو تو سینہ پر نور جمع کرو اور تمام بدن پر پاس
کرو دودھ بڑھ جاویگا - اور اگر دودھ بہت ہو اور اوسکا کم کرنا منظور ہو تو [illegible]
اور یا پاس نکرو - اس سے دودھ کم پڑ جاویگا - اگر کسی [illegible] پاؤں - پہونچا
بازو وغیرہ کی ہڈی اوتر گئی ہو تو اول اوسکی [illegible]

سے اچھا کرو- اگر کسیکے ابھی ہی یا پھوڑا پھنسیا- یا ہات پاؤن بالکل

یہہ گمان نکرنا کہ تو جہہ سے وہ اعضا از سر نو پیدا ہو جاینگے- بلکہ نوقع

دفع ہوگا اور زخم جلد اچھا ہو جاویگا- مرہم سے وہ فایدہ ہو گا جو توجہ سے ہو

باب ۱۵

اب مین چند بیماریون کی جدا جدا ترکیب لکھتا ہون

درد سر

انسان کے سر مین جو درد ہوتا ہے کئی قسم کا اور کئی سبب سے ہوا کرتا ہے

بعضی کا درد سر گرمی یا سردی کے سبب ہوتا ہے- بعضون کو درد سر معدہ

کی تبخیر سے ہوتا ہے- بعضون کے سر مین نزلہ کی پانی کی بوند ٹپکتی ہے

بعضون کی سر کی رگ و پٹھہ مین کوئی خلل آجاتا ہے- اگر تم اوسکی تشخیص

کرسکو اور معلوم کرلو- تو اول تو دونو انگوٹھی پکڑ و بعدہ اوس سبب کی جگہہ پر نور

جمع کرو- مثلاً اگر جانتی ہو کہ یہہ درد معدہ کے سبب ہوتا ہے- تو بعد انگوٹھی

پکڑنے کے مریض کے معدہ پر پانچ دس بار ہاتہہ لگاؤ- یا انگلیان کھڑی کرکر

پانچون یا دسون انگلیون کے سر وسطی انگلیان جوڑکر یا کھلی رکھکر نشانہ

کردیا کرکے دیتے رہو- پانچ سات دس منٹ تک نور بھرو اور بعدہ سر سے

پاؤن تک پاس کرو اور اخیر مین دونو گھٹنے پاؤن کی انگلیون تک پاس

کرکر اوس نور کو خارج کرو- وہ نور بیمار کو لیکر پاؤن کے راہ سے نکل جاویگا

اگر درد کا سبب سر ہی مین ہو تو اول انگوٹھی پکڑکر رابطہ قایم کرو بعدہ ہتیلیان

سر پر لگادو- اور ہاتھ انگلیون کو سر سے اوپر رکھو گویا تمہاری ہتیلیو نسے نور بھرتا

اچھا ہوتا ہو اور انگلیون کے سرون سے بیماری لیکر نکلتا ہی تھوڑی دیر بعد ہتیلیان اوٹھا
لو اور ہاتھون کو جھٹک دو گویا وہ بیماری تھا ڑی ہاتھون مین چمٹ گئی تھی اب تمنے
اوسکو جھاڑ دیا ہو تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسیطرح ہاتھ لگاؤ - اور جدا کرو اور جھٹک
دو مکرر سہ کرر اسیطرح کرتے جاؤ - نظر سے دیکھتے ہو اور خیال کو باقی رکھو اور
اگر درد سر پرانا اور سخت ہو تو ایک آبخورہ پانی دم کرو اور کپڑے کے کئی تہین
کرکر اوسمین آبخورے کو لپیٹ دو ایسا کہ اولٹا نیسے پانی نہ گرے اور پاس ہاتھ دو
اول تو انگوٹھی پکڑو بعدہ اوس آبخورے کو مونہہ کے طرف سے سر کے ساتھ لگا دو
اور سر سے آبخورہ کی پیندی تک پاس کرو - اسیطرح سر کی بیماری آبخورہ کی پانی
مین آجاویگی اور تمام جسم پر پاس کرنیکی حاجت نہوگی یا سر درد مین اسطرح کرو کہ
اول تو انگوٹھی پکڑو بعد سر پر دونو ہاتھ معہ انگلیون کے لگا کر رکھو اور تھوڑا تھوڑا اوپر
و نیچے پہو یا انگلیون کے سرونسے نشانہ کرو - یا سر پر چکر دو - اسیطرح سر مین نور
بہر جاویگا پہر اوسکو آگے پیچھے شانون کیطرف پاس کرنیسے ہٹا دو بعدہ گردن
سے اونگلیون تک پاس کرکر نور اور بیماری کو خارج کرو چند لحظہ یا منٹ
یا چند روز مین اوسکو شفا بخشو - اسیطرح سر سے کل بیماریان نور سے کھینچ لو
اور خارج کرنے سے دور کرو -

درد گوش - اگر کسیکی کانون مین درد ہو - یا کانون سے پیپ
بہتی ہو - یا سر مین آواز آتی ہو - یا کان بہرے ہون - یا ہوا بہر گئے
ہو - یا کانون مین اور کسیطرح کی تکلیف ہو - تو اول انگوٹھی پکڑو بعدہ دونون
ہاتھ سر پر رکھکر اول ایک کان بعدہ دوسرے کان [illegible]

یا اونگلیون کو جوڑکر نتھرون کے دونون کانون کے سوراخ کے اندر پڑون سے دو دو
آدہی انچ کے فاصلے سے نشانہ کرو۔ یا انگوٹھی دونون کانون کے سوراخ کے
اندر لگا دو اور اونگلیان کانون کے پیچھے لگادو۔ اور چند منٹ مشغول رہو۔
بعدہ سارے بدن پر اور اخیر مین گھٹنون سے اونگلیون تک پاس کرو۔ کبھی کبھی
اخیر مین ایسا ہی کرو کہ اپنے انگوٹہون سے مریض کے پانون انگوٹھی پکڑلو۔ اور
زور سے اپنے طرف کہینچو۔ اور ارادہ کرو۔ کہ اوپر سے سارے جسم کی بیمارے
انگوٹہون کے راہ کہینچتا ہون۔ اسیطرح تین چار دفعہ کیا کرو۔ نشانہ کانون
مین توجہ کے وقت اور بعد بھی درد زیادہ ہو جاوے۔ مگر ڈرو نت۔
یہ صحت کی نشانی ہے کہ درد زیادہ ہو یا جگہہ سے سرک جاوے۔ یا نیچے اوتر آوی
دست آنے لگین یا پیشاب بہت آوے یا پیشاب کا رنگ بدل جاوے۔ یا پہوڑی
پہنسیان نکل آوین یا عرق بہت آوے یا ناک یا منہ سے بہراس نکلے یا شاید
تپ ہو جاوے۔ یہہ سب تبدیلات صحت کی علامات ہین۔ انکو ہرگز روکا نہ جاوے
نہ مرشد اور مریض خوف کہاوے۔ مین پہلے لکھہ چکا ہون کہ کانون کے مریض
کا کیا حال ہوا تہا ۵ ۔ ۷ دست مواد کی آئی تھی۔ مین کانون مین انگوٹھی
رکہتا تہا اور دم کرتا تہا اور پاس بھی کیا کرتا تہا۔ اور آدہ گہنٹہ بیٹھتا تہا۔ مگر بیچہ
بیماری نہایت سخت تھی۔ سارہے تین مہینے تک توجہ دی ہنوز دست بند
نہوی تھی کہ علاج موقوف ہوگیا۔ بیماری چشم اگر آنکھہ مین درد کرتی ہون
یا آشوب ہو۔ یا پانی جاتا ہو۔ یا سفیدی آگئی ہو۔ یا پہولہ پڑگیا ہو۔ یا بصارت
مین کمی ہو۔ یا آنکھہ مین دانہ نکل آوے۔ یا پڑبال ہو۔ یا سطرح بینائی نہو۔ اور

بیماری چشم

ہوسکتا اور تراآیا ہو - یا خارش ہو - یا بغل گندہ وغیرہ کوئی بیماری ہو - مگر نابینائی
آنکھہ کا ڈیلہ درست ہو تو ان سب صورتوں مین علاج ہو سکتا ہے - اور بہت جگہہ
بیٹھنے جوڑ اوٹھا لیا ہے - ان سب صورتون مین اول انگوٹھی پکڑو - اور اوسکی
آنکھہ کی پتلی مین ٹکٹکی باندہ کر دیکھتے رہو - بعدہ ایک ہاتھہ کی اونگلیان جوڑ کر کھڑی
ایک آنکھہ پر اور دوسرے ہاتھ کی دو تین آنکھہ پر نزدیک سے نشانہ کرو - یا انگوٹھون
کو آنکھون پر لگا دو - اور اونگلیون کی سر کی پٹیون پر رکھہ لو - اور چند منٹ تک
رہو - اخیر مین اگر دل چاہے - تو پاس کرو - بعض تو اوسی پر اکتفا کرو - مین بہت
بیماریون مین طویل پاس نہین کرتا - بلکہ گہٹنون کے نیچے پاس چھوڑ دیتا ہون
یا طویل پاس تو نہین کرتا مگر گہٹنون سے پاؤن تک پاس کر لیتا ہون - ان
سب صورتون مین بفضل الہی شفا بخشتا ہون
فقیہ الیسے [illegible] توجہ کیا کرو - تھوڑی [illegible]
کرنا - اور مریض کی [illegible] اور یقین [illegible]
اور باقی [illegible]

علاج وقالو وغیرہ [illegible]

ہو - یا نزلہ ہے [illegible] یا درد دندان ہو - یا [illegible] بیماریان ہون
یا گلے مین گلٹی ہو [illegible] کوئی بیماری ہو ان [illegible] نہین دے
اوسکی ترکیب کا [illegible] وقت مین اسطرح کیا کرو [illegible] کر چہرہ یا گردن
یا سینہ یا شکم [illegible] مین انگوٹھی پکڑتا ہون
بعدہ بیماری [illegible] یا زخم یا درد [illegible] ہون پھر [illegible]
کرتا ہون [illegible] بدن پر چند منٹ پاس
[illegible] بعدہ شکم اور ناف [illegible]

چھوڑ کر چلا آیا۔ شاید ایک منٹ کا عرصہ لگا ہوگا۔ تیسرے یا چوتھی دن میں ہان والی ہوہر
مجکو اوس بچہ کا خیال بھی تھا۔ یکایک وہ ہان مجھسے کہنے لگی واہ حضرت اوسدن آپنے
دم کیا یا اسکا تو نہہ ہی بدل دیا۔ اسکی منہہ میں تو ایسا قفل لگ گیا کہ اوسدن سے آج
یہہ رونا ہی بھول گیا۔ ایسی ایسی باتین کرتے تھی۔ اور سب ہنستی جاتی تھی۔ حکایہ
ایک شیرخوارہ لڑکی کا ایسا حال ہوا کہ اوسکی سخت بیماری دیکھکر مین اوسکو
دیتا تھا۔ جو عورت اوسکو دودہ پلاتی تھی وہی اوسکو لاتی تھی۔ اور گود مین بٹہالی مجھ
میری توجہہ کا اوس عورت پر اتنا اثر ہوتا تہا کہ وہ بیچہ سو جاتی تھی۔ اور تعجب کر
کہ میری عادت نہ تو اونگہنے کی ہی نہ مین ہر وقت سوتی ہون۔ مجکو نیند بہی بڑ
مین آتی ہے تعجب ہے کہ مین اس وقت ایسی بیہوش ہوکر کیون ہر روز سو جاتی ہون
نو دن تک مین اوس لڑکی کو توجہہ دیتا رہا مگر نہ تو بیماری گھٹی۔ اور نہ بڑھی۔ نہ و
سوئی۔ نو دن بعد مجکو سفر درپیش ہوا۔ اور علاج چھوٹ گیا۔ اور مین کہہ گیا کہ بیمار
سخت ہے اسکی دوا دارو سے اب خبر رکھو۔ اور دوائی ٹہنڈائی دو۔ غافل
بارہ دن بعد جو مینی آکر پوچھا تو معلوم ہوا کہ اسیطرح بیمار ہے اور بکھر رہا
کا پیغام آیا۔ مگر اوسی رات کو لڑکی گذر گئی۔ بچے کے علاج مین تم ایسی ایسی عادت
کرو۔ اگر اوسکو پانی نہ پلاتی ہون تو اوسکی والدہ یا اوسکی دائی کو دم کیا ہوا پانی پلوایا
کرو۔ اور اوسکا کورتہ دم کر دیا کرو۔ اور کہدیا کرو کہ جو عورت اسکو اول مین لیکر آتی
اور گود مین بٹہاوے وہی عورت ہر روز اسکو گود مین لیکر توجہہ دلوا کرے۔ اور ہر وقت
توجہہ دلسوزی سے اوسکی تندرستی کی دعا کرتی رہے۔ اور جیسی اوسکی بیقراری اور رونے
دہوپی سے چلنی رہا تہہ پانو بارنیکی وقت اوسکا توجہہ دینی ہے جو [illegible]

پاخانہ قے دیتے لگی ہووین اونکو روکنا نہ چاہیئے **حکایت** ایک بچہ کو سخت بیمار
ہین مین توجہہ کرتا تہا۔ پانچ چار دون بعد وقت معیّن پر اوسکا نوکر لائی مینے جانا تہا
پر گیا جو وقت ٹل گیا اور وہ نہ آیا۔ مینے اوسکے پوچہنے کو اپنا درویش بہیجا۔ جواب لایا کہ اوسکے
اقربہ کہتے ہین کہ اوسکو چیچک نکل آئی ہے اسلئے ہمنے نہین بہیجا ہین دلمین خفا ہوا۔ اور
درویش کو دوبارہ بہیجکر پیغام بہیجا کہ کیا چیچک کا یہان علاج نہین ہے جو تمنے اوسکو
بہو بیٹہا رکہا اسیوقت لی آؤ۔ اور دم کرا لیجاؤ۔ اوسیوقت وہ لڑکا آیا۔ مینے جو
دیکہا تو تمام بدن پر اوسکے سر سے پاؤن تک دانی معلوم ہوتی تہی مین حیران ہوا
کہ چیچک ایسی دفعتًا ایک دن مین کیونکر سارے بدن مین نکل آئی۔ نہ مجکو کبہی ایسے
تبدیل ہونے پیدا کرنیکا اتفاق ہوا تہا۔ خیر مینے اوسکو توجہہ دیکر رخصت کیا۔ اور کہدیا
کہ ناغہ مت کرنا۔ اور خبردار کل پہر لے آنا۔ دوسرے دن اوسکو جو لائے تو ایک دانہ کا
بہی بدن پر نشان نہ تہا اور لڑکا تندرست تہا۔ لیکن دوسرے دن اوسکو مینے ٹہلایا بعد
علاج چہوڑ دیا۔ اور لڑکا بالکل تندرست ہو گیا۔ یہہ بہی یاد رکہو کہ جب بیمار تندرست
ہو جاوے یا تہوڑی بہت کسر باقی رہے۔ تو دفعتًا علاج موقوف نکرو۔ بلکہ
پانی چند روز پلواتے رہو۔ یا کورتہ دم کر کر پہناتے رہو۔ اور بعد صحت احتیاطًا
دو چار دس روز توجہہ دو تو بہتر ہے۔ اسمین بیماری کی عود کرنیکا خوف نہین رہتا
یہہ بہی خیال رہے کہ جب کوئی درجہ تبدیل تمہی مریض مین پیدا کر لیا ہے تو بیماری جاتی
سمجہو۔ اور تندرست ہوا جانو۔ اور ایسے وقت مین علاج کا چہوڑنا بہی خطرناک ہے
بعضی بیماریان ایسی ہین جنمین بالکل کچہہ تاثیر نہین معلوم ہوتی۔ اور بعضی مین تاثیر
بہی ہوتی ہے اور درجہ تبدیل بہی پیدا ہوا کرتا ہے ہم پیشتر سے نہین بتلا سکتے ہین

اور جلد جاتا رہے - اور شاید کہ زیادہ ہو جاینوالا ہو اور تھم رہے - اور شاید کہ تھم رہنے
والا ہو - اور توجہہ کی برکت سے جاتا رہے - اور شاید کہ مہلک ہو نگو توجہہ سے اوسکی بے
چینی اور بے آرامی کم ہو جاوے - اگر تم بعد کے لکھنے پر یقین ذرا اعتماد کروگی - اور کامل
بہروسی سے اچھی طرح بات شرائط بجالاؤ گے تو جیسا میں لکھتا ہوں اس سے زیادہ
موثر دیکھو گے - البتہ محال ہے موت کا ٹلنا - اور قضا ہے مبرم کا بدلنا -

ہدایت ۱۶

بچوں کا علاج

بچوں کی بیماری کا تشخیص کرنا بہت محال ہوتا ہے - اور جو بچے ذرا ہوشیار ہوں
تو اونکو دوا ہی ہنڈای پلانا دشوار پڑتا ہے - اور بزور ہنڈا ہی پلانی سے اونکی طبیعت
کا دل گرتا ہے - اور بچہ زبردستی دوا پلانے سے زیادہ مضمحل اور بیمار ہوتا ہے - اور
اکثر بچوں کو مرض بھی طرح طرح کا آتا ہے - اس علاج میں یہ خوبی ہے کہ مرض کی
تشخیص ضرور نہیں - اور نہ دوا دینے کی حاجت - اور بچوں پر توجہہ کا اثر بخوبی
ہو جاتا ہے - خصوصا اس صورت میں جب وہ اونکے ماباپ توجہہ دیویں - ظاہر ہے
کہ بہ نسبت والدین کی غیروں کو محبت اور دل سوز اور خون کا جوش کم ہوتا ہے - جب بات
مانے گی تو بیشک ماباپ کا دیکھنا ہی اس ارادہ سے شفا کو کھینچ کر لاتا ہے - اگر تھوڑا سا بھی
اونکو توجہہ کا علم سکھلایا جاوے - اگر تم بچوں پر توجہہ کرنا چاہو - تو اول یہ دیکھو کہ بچہ
تمہارے ہاتھ رکھنے - اور نزدیک بیٹھنے سے گھبراتا - اور بیقرار ہوتا - اور روتا تو نہیں
اگر یہہ بات ہو تو جب وہ سو جاوے اوسوقت اوس پر توجہہ کرو اگر وہ تمہارے پاس
ہونے سے گھبراتا نہیں تو اوسکی والدہ یا دائی یا جسکے ساتھ وہ ہلا ہوا ہو اوسکو گود میں

بیلے آدمی - تم اوّل تو اوسکے انگوٹھی پکڑو - اور پھر سارے بدن پر پاس کرو - اوّل تو اول
بعض بچے کے پانون گھٹنون یا رانون تک سرد ہو جاتے ہین جسوقت ہاتھہ پکڑا جاتا ہے
یا بیماری کی جگہہ نور بھر اجاتا ہے بس کچہ سست دڑو - اور پھر مین گھٹنون نیچے پانون
تک پاس کرو - تم اکثر کامیاب ہوگی - اور انشاء اللہ تعالی شفا بخشو گے - مینے پسلی
کے بیماری مین بہت بچون کا علاج کیا ہے - سوائے ایک دو کی کبھی خطا نہین گیا - اِس بیماری
مین اکثر دست اور قی ہوتی ہین یا اول ہی روز سے تخفیف معلوم ہونے لگتی ہے - دو چار دن
مین یا حد پانچ سات دن مین آرام ہو جاتا ہے **حکایت** ایک بچہ نامعلوم
بیماریون مین ایسا مبتلا تھا کہ سترہ دن تک اوسنے دودھ پیا - نہ اوسکا ٹوٹا - نہ اوسکو
ہوش آیا - کئی طبیبون نے صاف کہدیا کہ اِس مری ہوئی بچی کا کیا علاج ہے - مینے توجہہ شروع
کی تیسرے دن سے یکشروع ہوئی - دس بارہ دن تک ایسے بے تعداد دست آئے جنکا شمار نہ کیا
گیا - آنون آتے تھے اور لیس دار دست بندھی ہوئی چلی جاتی تھے - اوسکی والدہ ڈرتی کہ
اب یہہ نہین بچیگا جون جون دست آتے تون تون آنکہین کہلتی گئین اور دودہ پینے
لگا - اور سختی شکم کی کم ہوگئی تب بھی اوتر گیا - فی الجملہ اٹھارہ دن مین تندرست اور
نو بنو ہو گیا - جناب الٰہی مین شکر کیا - گویا خدا نے اوسکو قبر مین سے نکالا - اِسیطرح مین
متفرق بیماریون مین بہت بچون کا علاج کرکر کامیاب ہو چکا ہون **حکایت** ایکدفعہ کا
عجیب معاملہ ہوا - مین ایک جگہہ ملنے گیا - جس وقت مین رخصت ہوکر چلنے لگا تو ایک
لڑکی ایک بچہ کو گود مین لیکر آئی اور کہا یہہ ہر وقت روتا رہتا ہے - اِسکو دم کردو
اوسوقت مین گھبرایا ہوا تھا - اور انکار کرنا بھی نامناسب سمجھا مینے کھڑے کھڑے اوسکے
دونون انگوٹھے پکڑے اور اوسکی چہرہ کیطرف دیکھنے لگا اور ایکدفعہ مونہہ سے اوپر دم کیا اور

ران سے بعدہ گھٹنون سے پانؤن تک پاس کیا کرتا ہون۔ غرض ہاتھ پھیرتا ہوا نیچے
اوترتا آتا ہون۔ اور پاس کرتا جاتا ہون۔ یہانتک کہ آخیر مین پانؤن کے انگوٹھی
اپنے ہاتھون کے انگوٹھون سے پکڑ کر زور سے کہینچتا ہون اور بیماری خارج کرنے کی ہمت
کرتا ہون۔ اور چھوڑ دیتا ہون۔ اپنے ہاتھونکو جھٹک ڈالتا ہون۔ اسیطرح تین چار
بار پانؤن کے انگوٹھی پکڑتا ہون اور چھوڑ دیتا ہون۔ پھر وہ بالک کھڑا ہوجاتا ہو
اور دور سے دو تین دفعہ سرور بخشی کی ہمت سے دم کرتا ہون تمہارا دل چاہے
تو تم بھی بعض وقت یونہین کیا کرو۔ اور کسیکے ایک ہاتھ مین بازو سے پہونچی تک
کہین درد ہو۔ یا زخم ہو تو اول انگوٹھی پکڑو۔ بعدہ اوسی ہاتھ پر بازو سے
پہونچی تک پاس کرو طویل پاسون کے ضرورت نہین۔ نہ گھٹنون سے پاس کرنیکی
حاجت۔ اگر ایک پانؤن مین ران سے نیچے پانک کوئی بیماری ہو تو بھی اسیطرح اوسی
پانؤن پر پاس کرو۔ دوسرے پانؤن اور تمام جسم پر پاس کرنیکیا ضرورت نہین۔ اگر
کسی شخص کو لوٹ پھیرنی۔ یا تمام جسم پر پاس کرنیکی برداشت نہو۔ تو دور سے کہلی
انگلیون سے گز یا سوا گز یا دو گز کے فاصلہ سے تمام جسم پر سرور بخشی کی ہمت سے پاس کرو
پاسونسے بھی اکثر مرض دور ہوجاتا ہے۔ اور مریض اپنین خوشحال ہوتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے
کہ تم دل ہی مین لیس سامنے بیٹھ کر یہ سب پاس کرو۔ اور ہاتھون سے بالکل کام نہ لو مگر اسمین البتہ
توجہکا زور کم ہوتا ہے۔ کیونکہ خیال جمنی کا کوئی ظاہر اسبب نظر نہین آتا۔ ایسا بھی ہوسکتا
ہے۔ کہ مرض کی جگہ سے انگلیون سے نشانہ کرکر زور سے پھیر دو۔ بلکہ ہاتھ مین کوئی لمبی چیز لیکر مثل
پھر کیند۔ یا لکڑی۔ یا قلم وغیرہ کو ہاتھ مین لیکر گز آدہ گز کے فاصلہ سے نشانہ کرکر زور سے پھیر دو
اسکا حال مین آئندہ جگہ لکھونگا جہان مجرد توجہ کا علاج بتلاؤنگا۔ بعض اوقات تم سر

کردیا تہوڑی ہی جگہہ پر کہنی تا صحن قم بعض کے جگہہ نور پہر سکتی ہو - بعض موقع پر تم خالی انکو پہو
اور ہتیلیون سے اور انگلیون سے جن جگہہ سختی یا ورم یا درد ہو تو مالش کرو جیسی تیل یا مرہم
وغیرہ سے کیا کرتے ہین - بعض جگہہ جہان درد شدید ہو اونپر سولتی اور اونی کپڑے کی گدی
ہاتہین پر رکہہ کر منہہ سے بہاپ دو - درد دور ہوجاتا ہی - کبہی ایک ہاتہہ چہاتی پر - اور دوسرا
پیٹہہ پر رکہو اور اہستہ اہستہ دباو دیتے رہو - پہیپڑا اور جگر - او معدہ او تلی پر بہی تم ہاتہہ
رکہو یا بوجہہ پہیر دو - یا اونکی ہی جگہہ مالش کرو - اگر ان سب چیزون مین کوئی ہمارے دیکہو تو انہین
پانوون سے خارج کرو - مگر یاد رکہو کہ کل ترکیبون مین اول سے آخر تک بہت خیال ہوکر مریض کے
ساتہہ دل کا لگا رہنا - اور محبت اور دلسوزی سے توجہہ دینا شرط اعظم سمجہو جسقدر خیال بٹیگا
اوسیقدر تمہارا اثر ضعیف او سست ہوگا چپ چاپ سنکے بیمارسے مین
طول طویل باہر سانس سے جسم پر کرو - اول تو دوا اونکی اوبہارنے مین بڑی مدد ہوگی
اور جو دوائی پیٹہہ جانیکے بعد توجہہ دو تو دوائی اونہار دیگی - اور آخر مین اوسکی حرارت
اوسکی ضعف و ضعف دور کر نہین بادہہ پہونچیگی - اور اول سے آخر تک اگر توجہہ دیتے
رہو گے تو بہت ہی سہولیت اور آرام پاوگی - اور بحجز وسکے صدمونکو انجام دوگے
غرض توجہہ اتنی مفید چیز ہے کہ اگر اچہی طرح جان کندنی مین بہی کیجاوی گی تو امید ہے
کہ ایک دفعہ مریض آنکہین کہولیگا - اور شاید کہ کچہہ بات کرے - اور پانی شربت وغیرہ
پی لیگا - مین جسقدر اسکی تعریف لکہون مبالغہ سے باہر سمجہو - اور سچ جانو - مگر یہہ بہی
یاد رکہو کہ لاف زنی اور عزر ذکرو دو - اور تقدیر پر بہی بہروسا کرو - اور اسباب - اور علاج
کو سب علاجونسی بہتر سمجہو - مرض کا آنا - اور دور ہو جانا - اور گہٹنا - اور بڑہنا ایک
ایسی ہی بات ہی جسکو کوئی نہین پہچان سکتا - شاید کہ مرض دیر کا دفع ہونیوالا ہو

کہ تاثیر ہوگی یا نہ ہوگی۔ نہ اسکا سبب ہمکو معلوم ہی۔ اگر تمکو تجربہ کرنیکا شوق اور عقل۔ اور علم ہے تو اسکا کھوج نکالو۔ اور تاثیر کا سبب اور نہ وجہ وقوع۔ اور عدم وقوع کو دریافت کرو۔ اور آزماؤ۔

ہدایت ۱۰
مستورات کا علاج

اوّل گروہ مستورات کا وہ ہے جنکو نہ تو مستی پردہ ہے۔ نہ تکلف جیسے والدہ نانی۔ دادی۔ خالہ۔ پھوپھی۔ بیوی۔ ہمشیرہ۔ ہمشیرہ زادیاں۔ بیٹیاں بھتیجیاں۔ وغیرہ یعنی شریعت بموجب جنکو مستی پردہ نہین ایسی مستورات پر تم بخوبی تنہا بیٹھکر بھی توجہ دے سکتے ہو۔ اور بعضوں کو اگرچہ پردہ نہ کرنا منع نہین مگر تنہا علیحدہ لیکر بیٹھنا بھی درست نہین جیسے جوان ہمشیرہ۔ یا ہمشیرہ زادی وغیرہ دوسرا گروہ ایسا ہے جنکو پردہ کرنیکا حکم ہے۔ مگر وہ خود پردہ نہین کرتے۔ بازارون مین پھرتی ہین۔ اور اکیلی دکیلی ہر جگہہ چلی جاتی ہین۔ انکا بھی تنہا مکان مین علیحدہ لیکر بیٹھنا درست نہین۔ اور اونکی شرم وحیا بھی ونکا نہیں ہے اور جو وہ بیٹھنے کو راضی بھی ہون تو تمکو بٹھانا لایق نہین۔ کیونکہ کیا مستی شیطان کو دور سمجھا ہے وہ تو تمھاری خون کی ساتھ بدنمین پھرتا ہی۔ تیسرا گروہ ایسا ہے جنکو پردہ ہے اور وہ ایسی شرم وحیا والیان ہین جو مرجانا قبول کرتی ہین مگر اپنے دوپٹہ کا آنچل کھلنا گوارا نہین کرتین۔ ان تینون گروہ کا علاج تم کس طریق سے کروگی۔ ان تینون گروہ کی علاج کی ترکیب مین تمکو سمجھاتا ہون اوّل گروہ کے مستورات جو ضعیفہ اور عمر رسیدہ ہین اور وہ تم سے شرماتی بھی نہین اونکو تم جسطرح چاہو سامنے

کر کر بٹھلا سکتے ہیں۔ اور اگر جہ تو نہیں سکتے ہوں تو ہاتھ اول کر دو تو کی نہ مستورات جو جن ان اور نزدیک
والیان ہیں۔ اور جو ہمراہ گئے ہوں کی مستورات انکو تم علیحدہ مکان میں بٹھلا دو مگر ایسا کام
کرو کہ کبھی اوس عورت کو بھی اپنے پاس بٹھلاؤ اور وہی عورت ہر روز بیٹھا کرے جبتک علاج کا خاتمہ
نہو چکے اور اوس عورت کو یہہ بھی کہہ دو کہ دل میں اوسکے صحت کی دعا مانگتی رہے بلکہ
وہ عورت اوسکی رفیق اور دلسوز ہو جیسے ماں یا بیٹی یا ہمشیرہ یا اور کوئی جسکو بیمار سے
لگاؤ ہو۔ اوسکے بعد ہو چکے اور بیمار کو ایسے چادر اوڑھا کپڑا اوڑھا دیا کرو کہ اوسکا بدن کہیں
سے ننگا نہو وے چہرہ اور ہاتھہ پاؤں کی سوا سب کچھہ ڈھکا رہے اور اوسکے دونوں پاؤں
کے بیچ میں تکیہ پڑا ہو اور نہ وہ پاؤں لمبی کرے اوسکو اپنے سامنے چارزانو یا دوزانو بٹھالو اور اگر
اوسکے سامنے پیڑہی پر بیٹھہ جاؤ یا گاؤ تکیہ پر بلند ہو کر بیٹھہ جاؤ اول اوسکے انگوٹھے پکڑو
جسطرح بتلا چکا ہوں بعدہ بیماری کی جگہہ پر جا او نگلی کے فاصلہ سے اپنے پانچوں ہاتھوں
اونگلیوں کی سر وقت کے نیچے تک لاؤ کرو۔ یا چار پانچ رہو بعدہ پیشانی سے اوسکے دونوں گہٹنوں
تک پاس کرو جب ان پاسوں سے فراغت پاؤ تو اوسکو پیشانہ سے کہو کہ دونوں گہٹنی
کہڑی کر لیوے پھر تم اوسکے گھٹنوں سے دونوں پاؤں کی اونگلیاں تک پاس کرو پھر تم
ہاتہہ کو رجعت بخش پاس کرو اور فورتین دم کرو اور دعا کرو علیحدہ ہو جاؤ اور خود دو
جاوے اور پھر ہو وے اور کبھی نہ گہبراوے تو تم کافی ہو تک پاس کرتے رہو
اگر جگانا منظور ہو اسطرح سر کا زور تالو کی طرف اوٹھا اور سر خالی ہو گا اور خواب کا غلبہ
جاتا رہیگا اور جو جگانے کی ضرورت نہو یا وہ تھوڑی دیر بعد خود جاگ اٹھا کرے اور
بعد جاگنے کے اوسکی پہر سونے کی طرف رغبت ہو تو آرام سے سونے دو اور اوسکے پہر لیٹنے
میں فراہم نہو مگر اوسکے پاس بیٹھے رہو جبتک کہ وہ بخوبی جاگ نہ جاوے اگر بعض

علاج میں طوالت چاہیے اور ابراہم یا وہم تو علاج ویت ثابت کرو اور جو کہ ہر اوی اور جلدی کرے تو تھوڑی دیر تو جہ دو اگر مستغرق نہ ہو جاوے اور سوالون کا دونوں تیز کرو تو طرح طرح کی سوالون سے اوسکا خیال پراگندہ نکرو اور بیماری کی طرف مشغول نہ ہو اور بہت سے سوالوں سے اوسکو ماندہ بھی نکرو۔ اور مت تہکاؤ جس بات میں اوسکو آرام ہو اور جس چیز کی طرف راغب ہو وہی کام کرو غرض ہر طرح اوسکا آرام مد نظر رکہو۔ اگر اس علاج سے بہت بیچین ہوتا ہو یا درد یا بیہوشی شدت سے ہو اور وہ جہیل نہ سکے تو علاج موقوف کرو باقی رہا تیسرا گروہ اگر جہوٹی ہو تو کہو تم میری بیٹی ہو اور جو بڑی ہو تو ماں بنا لو اور سمجھا دو کہ جان کی حفاظت واسطے مستورات اطبا کو اپنا بدن سونپ کر ناف کی پہوڑے دکہلاتی ہیں اور پیٹا کی بیماریوں میں لیٹ کر اپنا پیٹ نشان بیتی ہیں اور طبیب ہاتہہ سے دبا کر دیکہتے ہیں جہاتیوں کی پہوڑوں کی مرہم بٹی جراحون سے کرواتے ہیں چہرہ پر پہوڑا ہو تو چیرہ دلواتے ہیں جان کی بچاؤ واسطے یہہ سب باتیں منع نہیں اچہی جیسے اشراف جوان حیا والی عورتیں ایسی علاج کرواتے ہیں لاچاری واسطے یہہ سب کچہہ جایز رکہا ہے اور میں تو تمہاری بدن کو ہاتہہ لگاؤن گا نظ میں سے نگاہ کراؤنگا صرف تیری انگوٹھی پکڑون گا اور تمہارے چہرہ کیطرف نظر رکہوگا کیونکہ اس علاج کا یہی دستور مقرر کیا ہوا ہے اگر منظور کرو تو علاج کرو اور جو نہ منظور کرے تو کہدو کہ بہاری کپڑا اوڑہ کر لیٹ رہے اور موںہہ اور سارا بدن چہپا لیوے اوسوقت تم کہڑے ہو کر سر سے پاؤن تک پاس کرو اور اخیر میں گہٹنوں سے پاؤن تک اگر یہہ بات بہی نہ منظور کرے تو ایسی عورت کا علاج نکرو اور وہ دوا کہلاوے یا اینکی جیسا چاہو دو اور طبیب سے علاج کرا لینکی رہنمائی کرو ایسی پردہ نشین عورتوں

کا پردہ کہ جسے پہلا کرتے ہیں رابطہ قایم کیئے اور بغیر دیکھی علاج کرنا بڑے ہی کامل عاملون
کا ہی کام ہے - تمہارا نہ کیمرا

ہدایت نمبر ۱۸

سخت بیمارون کا علاج جو کروٹ تک بھی نہین لی سکتی

اون مریضون کا علاج جنسے نہ تو چارپائی سے اوٹہا جاتا ہی نہ بیٹھا جاتا ہے -
نہ بسبب بیچینی کے تمہاری طرف دیکھ سکتی ہین نہ بڑی دیر تک انگوٹھی پکڑ لینیکی
طاقت رکھتی ہین کیونکر کرنا چاہیئے ایسی مریض کو جس صورت مین وہ آرام سے
لیٹی رہنے دو اگر بیٹھ سکتی تو جسطرح بیٹھے بیٹھا لو - یا چارپائی پر تکیہ لگا کر بیٹھا دو
یا کم وبیش سی یا جسمین وہ راضی ہو لیٹا رہنے دو بڑی دیر انگوٹھی نہ پکڑوا سکے -
تو ایکدو منٹ ہی پکڑ لیا دونون ہاتھ ہی پکڑو وہ دیکھے نہ دیکھے تم اوسکی چہرہ کیطرف دیکھتی
رہو اور رابطہ قایم کرو تم اوسکی پاس کروٹ مین پلنگ پر یا نیچے بیٹھ جاؤ بعد رابطہ قایم ہونیکی
مرض کی جگہہ پر پوپہرو - اور جمع کرو بعد اوسکی پائینتی پر بیٹھ جاؤ یا کروٹ مین یا اپنی
پر پلنگ پیا نیچی جہان موقع دیکھو کھڑی ہو جاؤ یا بیٹھ جاؤ اور پاس کرو اور اوسکو کسی
طرح جیسے آرام ملے کرو جب اوسکو تخفیف ہوگی اور تھوڑی بہت طاقت آجاویگی تو اسیطرح
تمہاری ترکیب کو پورا کرنیکو منظور کرتا جاویگا اور جب تمہاری اور اوسکی امید بڑھیگی تو
سب کام آسان ہوتا جاویگا اوسوقت رفتہ رفتہ تم اپنی سب کیبون کے پورا کرنا اپنی مریض
کو دوائی ٹھنڈائی کہانیسے کبھی منع نکرنا اور ایسی مریض کے تم اچھیطرح خبرگیری کرو تو جو
کچھ دوا اور دم کیا ہوا پانی بھی پلاؤ اور کورنہ چادر رومال وغیرہ بھی دم کر کر استعمال
کراتے رہو بلکہ اوسکے غذا کو جو رقیق ہو اور اوسکی ٹھنڈائی کو بھی دم کر دیا کرو اب اگر کبھی

ارشاد مین مین تمکو سب بیماری دور کرنیکی ترکیب سکہلاؤنگا

ہدایت ۱۵

توجہ کل بیماریون کا علاج ہے

یاد رکھو کہ کوئی بیماری ایسی نہین جسمین توجہ کارآمد نہو بلکہ بخوف طوالت ہر ایک بیماری کا نام نہین لکہا سوائے موت کے کل بیماریون مین معالج شفا بخش سکتا ہے جذام کی بیماری مین یہہ علاج بڑا سریع الاثر ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ یہہ بیماری دوسرے کو جلد چمٹ جاتی ہے اور معالج اس سے نفرت کرتا ہے اور نفرت شرائط علاج کے برخلاف ہے اگر کسی کی ٹانگ یا پاؤن روز پیدایش سے خشک ہو اور تم اوسکا علاج کیا چاہو تو کرسکتے ہو مگر مشکل یہ ہے کہ توجہ دوران خون تیز کرتی ہے اور روح حیوانی کو قوت بخشتی ہے دیکھا ہوگا کہ دوران خون سرعت اور تیزی سے جاری ہووے اور اوسکا اثر ٹانگ مین بار بار ہووے اور اوسکی کشاکش سے کسی نئی قسم کا درد پیدا ہوجاوے اور جب پیدا نہ ہوا ہو تو بہت مشکل پڑتی ہے ایسے مادرزاد بیماری مین اسکا تجربہ ہو چکا ہے اور عارضی دہشت جو درمیان مین پیدا ہوجاوے اوسمین اسکو بہت مفید اور مجرب پایا ہے

ارشاد پنجم

پانی دودہ شوربا ٹھنڈائی روغن مالش گھی دودہ بیڑہ تیل گھی وغیرہ پر دم کرنیکا بیان اور گنڈہ بنانا

جب تمنے کسی سخت بیماری واسطے سلب مرض کرنیکو توجہ شروع کردی ہو تو تمکو مناسب بلکہ واجب ہے کہ کمال درد اور دلسوزی سے اوسکا اچھی طرح خیال رکھو اور ہر صورت سے نگہبان رہو گویا اوس بیمار مین تم خود مبتلا ہو جب ایسا سمجھوگے تو تم بشتاب اوس کا

درد کرنے کی اور تجھو اندر ہوگئے اور غیر گیران ہوگئے اب تمکو یہہ کرنا چاہیئے کہ اول ہی دن
یا دو تین دن تک بعد دم کیا ہوا پانی بھی اونکو پلا دیا جسقدر پانی یا عرق وہ پیوے اور
تمام دن اونکو کافی ہوا اور جسقدر پانی ہر روز ایکدفعہ دم کرکے دیدیا کرو اور کہدو کہ اسی پانی
کے سوا اور پانی نہ پیوے بلکہ ٹھنڈا پانی بہی بھی نہ پانی ڈالکر اور بہت غذا اسمیں ڈالدیا
کریں اور اگر ہو سکے تو ٹھنڈا پانی شوربا دودہ وغیرہ بہی دم کردیا کرو تاکہ پیتا رہے اور اول
لیکر ابتدا ہی سے بہی دم کردیا کرو تاکہ درد کی جگہہ اور زخم پر لیپٹی اور باندہے اگرچہ خالی توجہ
ہی مریض کی دور کرنیکو کافی ہوگی مگر یہہ سب چیزیں بعض اوقات اگر ہمراہ ہونگے تو زیادہ
تر نفع ہوگا اور مریض جلد تر شفا پاویگا - اور بیماری کی سختی سے کم دن میں ہوسکیگا اور جو
ہوگی آرام سے ہوسکیگا میں نے اس پانی کا تجربہ خود بہت جگہہ کرلیا ہے اور اسیطرح آزما
لیا ہے ہر روز صبح کو یا کسی اور وقت ایک گھڑا پانی کا ایکدفعہ بیٹھ کر سب میں پڑھکر دم کرلیا
کرتا ہوں اور تمام دن مریضوں کو دیا کرتا ہوں کسیکا آبخورہ کسیکو ایک لوٹہ کسیکو ایک
گھڑا اسیطرح لوگ تمام دن میں لیجایا کرتے ہیں اور صحت پاتے ہیں بعض دن سے زیادہ
بعض اور دوبارہ دم کرنا پڑتا ہے اور یہہ پانی ثواب کے واسطے بہی عام کرلیا ہے جسکا دل چاہے
لیجاوے جسکو توجہہ دیتا ہوں اوسکو بہی وہی میں سے پلاتا ہوں اور جسکو توجہہ نہیں دیتا
اوسکو بہی دیتا ہوں . مجھکو تجربہ سے معلوم ہوچکا ہے کہ بعض بعض سخت مرض اس سے جاتے
رہے ہیں یا مرض میں نہایت تخفیف ہوگئی ہے اور ایسا تو کبھی نہیں سنا کہ اس پانی
سے کسیکو ضرر ہوا ہے میں گہر میں   ہوؤں یا ہوؤں مریضوں سے آدمی گہر سے
لیجاتے ہیں بلکہ لوگوں کو اس پانی سے ایسا عقیدہ ہے کہ یہاں نہیں جہاں آدمی برکت
اعتقاد سے مریضوں کو پلاتے ہیں فی الحقیقت یہہ پانی بہت ہی نفع بخشتا ہے

بعض لوگ یہہ اعتراض کرینگے کہ خلقت کی یہہ چال ہی کہ ایک شخص کو کام کرتے دیکھا
آپ بھی وہی کرنے لگی ایسی باتین قابل اعتبار نہین سو سچ ہی بیشک ایسا ہوتا ہی مگر ہر جگہہ
یہہ مثال راست نہین آتی بلکہ بہت باتین اس پانی مین ایسی آزمائی گئی ہین کہ خواہ
مخواہ اونکی دیکھنے سے انسان معتقد ہوجاتا ہی اول تو یہہ اس پانیکی پینے سی مریض کو
سرور پہونچتا ہے اور اوسکو آرام سا ہوتا ہے اور بچولی آرام سے سوجاتا ہی اگرچہ بڑے لڑکے
پر تو ایسی اثر نہین ہوتی مگر اکثر یہہ ہوجاتا ہی دوسرے جب بعض مریض کو یہہ پانی دیا جاتا
تو وہ اسکا مزہ علیحدہ معلوم کرتا ہی کہ دم کیا ہوا پانی اور بغیر دم کیا ہوا اچھی ہی تمیز کر
دیتا ہے اور پہچان جاتا ہی اور بعض مریض اس پانیکو پیکر اپنے اندر ایک حرارت معلوم
کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو عرق آجاتا ہے اور بعض مریض اگر عمداً دوا نائی سمجھکر
تو اس پانیکے پینے کے تھوڑی دیر بعد اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پانی معدہ سے
اوس بیماری کی جگہہ کیطرف جاتا ہی اور بیماریکو پلا دیتا ہے یا تو تھوڑی سی تکلیف
دیکر تسکین بخشتا ہی یا فوراً آرام اور چین دیتا ہی اگر مریض کے پاؤن سرد ہون
اور یہہ پانی کسی برتن یا بوتل یا صراحی مین بھر کر دونون پاؤن کے درمیان رکھا جاوے
تو پاؤن کو گرم دیتا ہے پریشانی خوابی اور بدخوابی کو فایدہ بخشتا ہی یہہ پانی دست
لاتا ہے دوران خون کو جاری کرتا ہے قی لاتا ہی معدہ کو قوت دیتا ہی ہاضمہ درست
کرتا ہے اس سے عرق آجاتا ہی اور ہر چیز کو جو شفا کی سنجال کرینہین مزاحم ہو رد کرتا ہی
بشرطیکہ کامل رجوع اور یکجائی و جمعیت دل اور پوری یقین سے دم کیا جاوے مگر جسمین یہہ باتین
میسر نہین تو کوئی فایدہ بھی مقصود نہین غرض تم سچ جانو کہ یہہ پانی مریض کو بیشک کم و
بیش سود مند پڑتا ہے درد کی جگہہ اسکو ملنا چاہیے سر درد ہو تو سنگھانا چاہیے پیٹ مین

درد ہو تو بوتل مین بہر کر پیٹ پر پہیرنا چاہیے آنکہون مین سلائی سے لگانا چاہیے کنگہی کا
سر مین ملانا چاہیئے بواسیر والے کو طہارت نہ کرانا چاہیے پیشاب بند ہو تو ناف پر بہانا چاہیئے
گرمی والے ہون تو نہلانا چاہیئے اور یہہ پانی متبرک ہے اسکا ادب رکہنا چاہیئے اور
گندی جگہہ اور پاؤن کے نیچے اور پاخانہ مین نہ گرانا چاہیئے شاید تم اعتراض کرو کہ
تم ابھی لکہہ چکے ہو کہ بواسیر والی کو اس سے طہارت کرانا چاہیئے اور پھر لکہتے ہو کہ اسکا
ادب رکہنا چاہیئے اور گندی جگہہ نہ بہانا چاہیے سو معلوم کرلو کہ انسان کی جان بڑی چیز
دولت اور امانت پروردگار کی ہے اسکی حفاظت واسطے بعض اوقات حرام بھی مباح ہو جاتا
ہے بیماری کے دفع کرنے واسطے اسکا استعمال طہارت کی جگہہ منع نہین پاک جگہہ بیٹہو
اور اسی پانی سے طہارت کرو اور ادب ملحوظ رکہو بے سبب قدر ہے اور بے ادبی
سے اسکو زمین پر گرانے سے بہت حفاظت کرلو ایسا نہو کہ پاؤن کے تلے یہہ پانی بہا
بہا پہرے بلکہ اپنے اختیار سے اسکا ایک قطرہ زمین پر گرنے نہ دو حدیث مین بہت
اہل ادب را ہمین سخن نمایت کہ پارہ ہای قلم بر پانی نگذارد روٹی کا ادب
اسلئے کرتے ہو کہ زندگی کا سبب ہے یہہ پانی بھی تمہاری صحت اور تندرستی کا موجب ہے
یہہ تمکو معلوم ہے کہ دم کیے ہوئے پانی کا تمام جہان کو اعتقاد ہے بلکہ ہنود اور اہل اسلام
اور سکہہ وغیرہ اپنے بچون کو نمازون کے وقت ہر ہر شہر و دیار مین مسجدون کے
دروازے پر گود مین لیے آتے ہین اور بعضے برتن مین پانی بہر لاتے ہین اور نمازیون کو
بعد الفراغ نماز پانی اور بچون کو دم کروا لیجاتے ہین درحقیقت اس پانی مین کچہہ اثر ضرور
ایسا ہے کہ جسپر صدہا برس سے لوگ عمل درآمد کرتے رہتے ہین ہان یہہ بات جدا ہے
کہ اسکی حقیقت کو لوگ گم کر بیٹہے اور اب صرف ایک تقلید اور پھر جہالت باقی رہگئی ہے

مگر حقیقت میں انکی بزرگوں کو اس سے بخوبی واقفیت ہوگی اور وہ اسکو لغو نقصان کا
پہنچاتے ہونگے اور اب تک بھی خاص خاص لوگوں کے سینہ بسینہ یہ کار چلا آتا ہے البتہ عام
لوگ اس سے ضرور ناواقف ہیں اور بہت جاہل ہی ہیں اور ایسا بھی ضرور ہوگا کہ بسبب نا اہلی
اور بیوفائی طلاب کے بزرگ اسکی راز کو تا دم مرگ اپنے سینہ ہی میں قبر میں لیگئے اور لوگ اسکی
حقیقت سے محروم رہ گئے شاید بلکہ غالب امید ہے کہ حضرت شیخ احمد امام ربانی مجدد الف
ثانی رحمۃ اللہ علیہ کسی طرح کسی کبھی نہ بانٹیں کوئی جدا نسبت اسکا ہم وقت ایسا ہی ہے
کہ ان باتوں کو از سر نو پھر بخوبی زندہ کر دے اور خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے کہ یہ لوگ
دنیا کے ضلالت سے کنارہ ہدایت پر آجاویں اور صراط المستقیم کو پہچانیں بجائے
تقلید سے چھوٹیں اور علم لدنی کے مزے لوٹیں ۔

باب ۲۳
دم کرنیکی ترکیب

اب میں تمکو دم کرنیکی ترکیب بتاتا ہوں ۔ اگر تمکو تھوڑا سا پانی ایک کٹورہ یا ایک آبخورہ
دم کرنا ہو تو اوس کٹورہ کو پانی سے بھر دو اور اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر دھر دو اور
بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں سے پکڑ دو اور منہ کے نزدیک کر کر اوپر لگاتار دم
کرتے رہو کمتر عرصہ ایک منٹ تک دم کئی جاؤ اور اپنا خیال اوسی پانی میں لگائی رکھو
اور سمجھو کہ یہ میرا دم شفا ہے اور پھونکنی سے اس پانی کے اندر بھرتا جاتا ہے اور کوئی خیال
نہ آنے دو ایک منٹ سے زیادہ ہو تو بہتر ہے دو تین چار منٹ تک متوجہ رہو یا کٹورہ
کو اوسی طرف بائیں ہاتھ میں پکڑ دو اور اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اوسکی سطح پر
کھڑی رکھو یا انگلیوں کو پانی پر چاروں طرف چکر دیتے رہو اور وہی پہلا خیال جماؤ

اپنی ہی انگلیون سے پھر وہ شخص جو وہ قوت انسانی جو عین شفا ہے اس پانی مین بہر جاتا ہے
اور ٹکٹکی باندھ کر اوس پانی کے طرف دیکھتے رہتے ہیں تا کہ آنکھون کی راہ سے بھی نور اوسمین
داخل ہو جاوے ـ یا صرف اپنے داہنے ہات کی انگوٹھی کو پانی کے سطح پر نزدیک
نزدیک جنبش دیتے رہو ـ مگر ان سب صورتون مین انگلیون اور انگوٹھی کو پانی مین مت
ڈبو دو ـ بہت دور رکھو صرف آدہی انچ کا فاصلہ ہو ـ مگر کامل بے خیالی ـ اور عین
توجہ خاطر سے اس کام کو دل لگا کر کرو ـ پھر وہ پانی مریض کو ایک دفعہ یا دو تین
دفعہ پلواؤ ـ اور اگر تمکو ایک لوٹا ـ یا ایک بالٹی پانی کے دم کرنا ہو تو اوسکو سامنے رکھو
اور دونون ہاتھون کے دسون انگلیان اوسکی سطح پر کہڑی رکھو ـ اور نشانہ کر دیا ہا
ہاتھ لوٹے کے گرد یا لوٹے سے لگا کر رکھو ـ اور داہنے ہاتھ کی انگلیون کو جہکا کر کہڑی
رکھو تا چلیوں ـ یا دونون ہاتھون کی انگلیون ـ اور ہتھیلیون سے اوسکی موہنہ کی طرف
سے پاس شروع کرو ـ اور پیندے تک لیجاؤ ـ اور پھر ہاتھون کی پشت کو پیندے کی طرف
کر کے اوپر ہاتھ لاؤ ـ اور پھر اوسے پہلی طرح نیچے لیجاؤ ـ اور مکرر سہ کرر کم سے کم درجہ تین
منٹ اور زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک پاس کرتے رہو ـ اور سارا دن پینے واسطے
مریض کو دو ـ اگر تمہین ایک بڑا گہڑا یا ٹینکا جسمین ایک مشک پانی سما وے دم کرنا
منظور ہو تو جس طرح لوٹے پر دم کرنا بتلایا ہے اوسی طرح اوسپر بھی کرو مگر کم سے کم پندرہ منٹ
اور زیادہ سے زیادہ آدہ گہنٹہ یا چالیس منٹ تک دم کرو ـ اور بہت مریضونکو تمام دن بقدر
حاجت دیتے رہو ـ دوسرے دن جو پانی گہڑی مین بچ رہے ـ اوسمین اور پانی ملا لیجے
پہر کر پہر دم کر رکہو اور پہر روز بقدر حاجت ایک گہڑا یا چہوٹا جام اور خاص مریضون
واسطے بہشت تو اب تیار کر کے تقسیم کرتے رہا کرو ـ غرض جتنا بہت پانی اوتنا ہی

بہی

ویسے زیادہ دم کرنا چاہیئے اور جو شاید سارا پانی دم کیا ہوا نہ پچ رہے تو دوسرے دن
پھر اوسی پانی پر دم کرنا چاہیئے - اگر کسی شخص کے سر میں یا پیٹ میں کہیں درد ہو
یا پھوڑا پھنسی ہو - یا آنکھیں دکھتی ہوں - یا پیٹ میں درد ہو تو رومال - یا کورتہ
یا پٹی یا پھاہا - یا چادر کو اپنے سامنے اکٹھا کر لیا کیجئے طرح زمین پر رکھ دو اور اوپر
سے نیچی تک دونوں ہاتھوں سے پاس کرتے رہو - جیسا بڑا کپڑا ہو ویسی ہی زیادہ دیر
تک دم کرو - اگر چھوٹا ہو مثل کلاہ یا پٹی یا پھاہے کے تو اوسکو منہ سے دم کرو - یا دونوں
ہاتھوں سے یا ایک ہاتھ میں پکڑے رہو - پھر اوس کپڑے کو درد کی جگہ پر پہننے یا باندھنے
یا رکھنے کا حکم کرو - تیسرے چوتھے یا پانچویں دن اوسکو دور کراؤ اور اوسکی جگہ دوسرا
دم کر کے بدلواؤ - اور پہلی کو دھو ڈالو - اور یاد رکھو کہ یہ نور پانی اور اوسکے
کل تاثیر سے اسیلیے بغیر ارادہ پراگندہ خیالی میں تاثیر نہیں کرتا - اسیطرح اگر لوگ
میں کچھ اثر نہ ہوگا - اور اگر کٹورہ میں پانی بھر کر یہ نیت کر دو گے کہ یہ نور کٹورہ میں بھر
تو کٹورا بھر جائیگا - اور پانی میں بھی ویسا ہی اثر ہوگا - اسیطرح تیل شوربے - ٹھنڈائی
شیرہ شربت وغیرہ سب چیزوں پر تم دم کر سکتے ہو اور مریضوں کو دے سکتے ہو - بعضی
لوگوں کو بسبب انزال کے شیر موافق نہیں پڑتا - اور بعضی بلغمی مزاج والوں کو لسی
چھاچھ نقصان دیتی ہے - اگر تم شیر یا چھاچھ پر دم کر کے پلایا کرو تو کبھی نقصان نہ ہوگا
بلکہ منفعت پڑیگی - اسیطرح اور بہت چیزوں پر تم دم کر سکتے ہو - بعضی لوگوں کے
گائے - بھینس - بکری - دودھ دینے سے رک جاتی ہے تو تم دم کرو ہنڈی یا بھینس یا
لونڈ کر ایک پیڑا صبح اور شام کھلایا کرو - دودھ اچھا دیگی - یا پیڑے پر دم کر دیا کرو - اگر
کسی کے سر میں درد ہو تو دم کیا ہوا پانی ایک شیشی میں بھر کر سونگھنے کو دو آرام ہوگا

اگر مجنون بچے کو یا زخم ہو یا پہوڑا پہنسی والیکو یا جیسا سمجھو کہ پیر چھپاوین اور جہل کا
ڈر ہو تو تم سوت کا گنڈہ بناؤ۔ اور ہر ہر گرہ پر جن جن ولیسے دم کرو۔ اور وہ گنڈہ پہنا دو
تو پیر چھپاوینی۔ اور جہل سے محفوظ رہیگا۔ اور جس چیز کو تم مونہہ سے دم کرو اگر کوئی آیت
قرآنی یا اللہ کا نام جو اوس بیماری کے واسطے مناسب اور شفا بخشنی والا ہو پڑہکے بہی جاوے
اور دم کے ساتھ شامل کرو۔ تو اولی ہے۔ جیسے قبض کے واسطے یا باسط اور لفظ
بد اور صحبت کے واسطے معوذتین اور آسیب زدہ کیواسطے سورہ جن اور شفا کے واسطے
چہہ آیتین شفا کی یا سورہ فاتحہ وغیرہ۔ مگر اتنا خیال کر لو کہ جس چیز پر اللہ کا نام شامل
کیا کرو اوسکا ادب بہت نگاہ رکہا کرو۔ بلکہ ایسا پانی گندی جگہہ بالکل نہ گرے
نہ لوگ اس سے طہارت کیجاوے نہ پاؤن تلے آنے دو۔ اور ایسی پانی کو بہت احتیاط
اور ادب سے رکہو نہ اوسکی بے ادبی اور بے احتیاطی سے بہت ڈرو۔ اور یہ بہی
خیال رکہو کہ جس مریض کا جو بزرگ سلب مرض کرتا ہے۔ اور توجہ دیتا ہو وہی بزرگ
پانی وغیرہ اشیا پر دم کر کر دیوے۔ ایسا نہو کہ ایک سے تو سلب مرض کراوی۔ اور دوسرے
سے پانی دم کروا لیجئے۔ یہہ بات سچا ہے فایدہ نقصان دیگی اور یہہ بہی نہ کیا جاوے
کہ ایک شے پر کئی آدمیون سے دم کروا کر مریض کو استعمال کرایا جاوے۔ یا ایک مریض
کو کئی آدمیون کے توجہ مین بٹہلایا جاوے اور خلوت اور تنہائی مین سب سے چھپا کر
یہہ کام کیا جاوے۔ اور نہ کسی کے سامنے توجہ اور دم کرنیکا مشتہر ذکر کو کیا جاوے
اسلیئے مین ناپسند کہتا ہون اس بات کو جو لوگ آبخورہ یا لوٹا پانی کا لیکر مسجد کے
دروازہ پر جا کہڑے ہو جاتے ہین۔ اور ہر ایک سے دم کرواتے ہین۔ یا لڑکون کو گود مین
لیجاتے ہین اور ہر نمازی سے دم ڈلواتے ہین۔ یہہ رسم اچہی نہین۔ اور اسمین بجای نفع

لے کچھ نفع بھی نہین - بہتر یہہ ہے کہ جس شخص کو تبرکاً یا علاج کیواسطے ضرورت سمجھین
اوسکے واسطے ہر روز دم کر دیا کرین - اور سوا ہی اوسکے اوسی دم نہ ڈلواوین - نہ اونکا
دم کیا ہوا پانی پلواوین - سوال اگر شاید تم پوچھو کہ دم کیہوئی پانی مین
کتنی عرصہ تک اثر قائم رہتا ہے - اور بالکل بے اثر کتنی عرصہ بعد ہو جایا کرتا ہے جواب اسکا
تو مین اچھی طرح تحقیق کے ساتھہ بیان نہین کر سکتا ہون مگر ایکدن حضرت اعلی قدس
سرہ عین خلوت مین فرماتے تھے جواب اجمالاً اور قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ دم کیا ہوا
پانی گرم اور جوشان پانی کے ساتھہ تشبیہ دیا جا سکتا ہے - اگر پانی تھوڑا ہوگا تو تھوڑی
دیر مین بے تاثیر ہو جاویگا - اگر بہت ہوگا دیر مین جا کر ٹھہریگا - اسیطرح تھوڑے عرصہ
پانی مین تاثیر تھوڑے عرصہ تک رہینگے - اور بہت پانی مین عرصہ دراز تک ٹھہریگی
جیسا تھوڑا پانی تھوڑی دیر مین گرم ہو جاویگا - اور بہت پانی گرم کرنیکو بہت عرصہ
لگیگا - لیکن گرم پانیکے سرد ہونیکے رفتار دم کیہوئی پانیکے خالی ہونیکی رفتار سے
اپنی اپنی یکرنگ حد مقدار تک تخمیناً ۱۷ درجہ کم ہوگی - یعنی جس وزن اور مقدار کا
گرم پانی ایک گھنٹہ مین سرد ہوگا - اوسی وزن اور مقدار کا دم کیا ہوا پانی ۱۷ گھنٹے
بعد خالی ہوگا - اسی بیان کے موجب ہر شخص اپنا اپنا قیاس دوڑا سکتا ہے - اور ہر ایک
مقدار اور اندازہ کی دم کیہوئی پانیکو فہم کے قریب لا سکتا ہے - واللہ اعلم بالصواب - مگر ہر روز
پانی پر تازہ دم کرنا اچھا ہے - اگرچہ دم کیا ہوا پانی بیچ رہے مگر دوسرے دن پھر اوسکو دم
کرنا اعلی اور اولی ہے - یا لاچاری کو ایک دن کا دم کیا ہوا پانی دو تین چار دن پلایا جاوے

ہدایت ۲۱

بغیر توجہہ دینے کے پانی کا اثر نہیں ہوتا

بعض جگہہ ایسا بھی آزمایا گیا ہے کہ جبتک دو چار دفعہ کسی مریض کو توجہہ نہ دیجی جبتک
یہہ پانی اوسپر بخوبی اپنا اثر نہیں کرتا بلکہ بالکل نفع نہیں دیتا۔ مگر میں تو ہر ایک کو
یہہ پانی دیئے جاتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں تو اکثر لوگوں کو فایدہ ہی پہنچتا ہے۔ مگر بعض
کو فایدہ نہیں بھی کرتا۔ لیکن یہہ تو بخوبی آزمایا گیا ہے کہ جسکو توجہہ کبھی اگر اوسکو
پانی بھی پلایئے تو بخوبی نفع بخشتا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ خطا نہیں جاتا
الا شاذ و نادر۔ یا وہان جسکے اجل سر پر آگئی ہے۔ وہان تو کچھہ بھی فایدہ نہیں پہنچتا
اور جس جگہہ یہہ پانی اور توجہہ بالکل فایدہ نکرے تو یہہ سبب ہے کہ یا تو وقت نزدیک
آگیا ہے۔ یا بیماری کی کوئی خصوصیت ہے۔ یا معالج اور مریض کی طبیعت میں
تناسب اور رابطہ قایم نہیں ہوتا یا شیخ کی توجہہ ضعیف ہے اور بیمار کی طبیعت
زبردست اور کمزوری سے توجہہ کیا گیا ہے۔ یا اس کام سے واقفیت بالکل نہیں
یا کم رکھتا ہے اور دلسوزی سے دل لگا کر توجہہ نہیں دیتا یا کچھہ اور سبب ہوتا ہے۔ اور
علاج اچھی طرح نہیں کیا جاتا۔ لیکن ایسا معاملہ کم اور بلکہ شاذ و نادر ظہور میں آتا ہے۔ اگر
کسی سبب سے چند توجہہ دیکر توجہہ دینا موقوف ہو جاوے۔ تو یہہ پانی بھی بجاے توجہہ کام
دیگا۔ اور جلدی یا دیر میں بیماری کو دفع کر دیگا۔ اور جب بیمار تندرست ہو جاوے
اور توجہہ کا دینا موقوف کیا جاوے تو مناسب ہے کہ دس بیس دن یا کم و بیش حسب موافق
نرمی اور سختی بیماری کی اس پانی کا پلانا نہ چھوڑا جاوے۔ تاکہ بیماری عود نکرے اور
اور صحت کی بہتر تاکید کرتا ہوں کہ سواے اوسی بزرگ کے جو ہمیشہ توجہہ دیتا ہے

اور کسی شخص کا دم کیا ہوا پانی بالکل نہ پلایا جاوے۔ اور ایک بیماری میں دو تین شخصوں
کی توجہ میں بٹھایا جاوے۔ کیونکہ کبھی اشخاص کا نور ایک ہی صفت نہیں رکھتا۔
بلکہ بعض کا نور بعض کی ضد ہوتا ہے۔ اور تو وہ ایک ہی طور سے توجہ دیتے ہیں تو
ہمکو مناسب نہیں ہے کہ اونکی تاثیر میں خلط ملط نکریں۔ سوال جس جگہہ تم تنہا ہو وہاں یہ بات
دریافت کرو کہ تم کئی آدمیوں کے توجہ میں بٹھانا۔ اور پانی پر کئی آدمیوں سے
دم کروانا۔ اور جب بیماری جگہہ سے ہلجاوے۔ اور درجہ تبدیل پیدا ہووے تو علاج کا چھوڑنا
اور موقوف کرنا منع کرتے ہیں اگر شاید ایسی صورت ہو۔ نہیں معالج بیمار ہو جاوے۔ یا اوسکو
سفر پیش آوے۔ یا کوئی اور سبب مزاحم پڑے تو اوسوقت ہم کیا کریں۔ جواب
اسکا جواب یہہ ہے کہ معالج اپنی بدلے دوسرا معالج تلاش کرے۔ اور اوسکو اجازت
دے اور اپنا نائب بناوے۔ اور مریض کو اوسکی ساتھہ مربوط کر دے اور سونپ دے
اور کہدے کہ اب تم اسی ترکیب سے اسکا علاج کیا کرو۔ اور وہ نائب بھی
یہی سمجھے کہ میں اوسکی جگہہ علاج کرتا ہوں۔ اور جس ترکیب سے پہلا مرشد توجہ دیتا
ہے ٹہیک اوسی ترکیب سے توجہ دیا کرے۔ کم و بیش نکرے۔ اور اپنے تئیں صرف
واسطہ اور وسیلہ سمجھے

ہدایت ۲۲

توجہ دینے والا صالح اور پرہیزگار ہووے

اور ساتھ ہی تمکو جتلانا ضروریات سے ہے۔ کہ توجہ دینیوالا اور دم کرنیوالا شخص اگرچہ کسی
مذہب کا ہووے مگر صالح اور پرہیزگار اور خداپرست ہو۔ اور شفا بخشی کی نیت اور دلسوزی
اور رحم اوسکے دل میں موجود ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کا جھوٹا شفا ہے۔ اور کافر کا

بھوٹا ہو وار۔ اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ پارسا اور صالح شخص کا نور بسبب اپنی
نیکی کے مطلق شفا ہے۔ اور کافر اور فاسق و فاجر کا نور اگرچہ در اصل شفا تھا مگر بسبب
شامت اعمال اور گناہوں کے گندگی سے ایسا مکدر اور گندہ ہو گیا کہ دوا بن گیا۔
اور دوا کا قاعدہ ہے کہ فائدہ بھی کرتی ہے اور نقصان بھی پہونچاتی ہے۔ سو تم کو چاہئے
ہے کہ اگر تم مطلب برآری کا شوق رکھتے ہو تو نہایت پرہیزگاری اور شریعت کی تابعداری
اختیار کرو۔ اور اپنے ظاہر و باطن کو لوث عصیان سے پاک و صاف رکھو۔ اور عاقبت کا ڈر
اور ترحم۔ اور دلسوزی اور مصیبت زدہ کو مصیبت سے چھڑانے کی نیت اپنا خمیر کر لو۔ اور
ان باتوں کو دل میں جما لے اور احسان کرنے اور تکلیف اٹھانے۔ اور رد و بدل کرنے کی
نیت سے ہرگز ہرگز غفلت کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو خسر الدنیا والآخرہ کو اپنا ہی حسب
حال سمجھو۔ کیا تم اس بات کو تھوڑا جانتے ہو۔ کہ ایک مصیبت زدہ کی مصیبت ٹال دو
اور ایک دکھیا پر سے آفت کو ٹالو ہی ہو کہ باوجود قدرت کے سخت بیماری جیسی صد بلا سے
سے بچا لو۔ اور عاقبت میں درجے پاؤ۔ اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرو

ہدایت نمبر ۳

مریض کا رسمی نیند میں سلانا

اگر مریض کو خواب آتا ہو۔ اور وہ میٹھی نیند نہ سوتا ہو۔ اور کروٹیں لیکر بیچین رہتا ہو
تو تم تھوڑی روئی پر یہ نقش پھونک دم کرو۔ اور تھوڑا تیل دم کرو۔ اور کہہ دو کہ اس
روئی کی بتی بناؤ۔ اور دم کیا ہوا تیل چراغ میں ڈالو۔ اور اس بتی کو روشن کرو
اور ایک لالٹین میں سبز شیشے کے لو (تاکہ نظر کو نقصان نہ کرے) اور اس لالٹین میں
چراغ رکھکر تھوڑے فاصلہ پر اوسکے آنکھوں کے سامنے رکھ دو۔ اور بیمار کو کہہ دو کہ ٹکٹکی

باندھ کر اور بحال ہوکر اسکے تو کو دیکھتا ہے چند منٹ بعد نیند آنے لگی ہے۔ اور
آنکھیں بند ہوتی جاوینگی۔ جب نیند کا بہت غلبہ ہو سو جاوے۔ پانچ چار دن تک
یہی روٹی اور تیل کافی ہوگا۔ پانچ چار روز بعد پھر ورم کم کردو سینہ کر دو تو تکیہ ورم کردیا
کرو۔ اور سر کے نیچے رکھا کرو اور کہدو کہ چارپائی کا رخ بدل دو شمال کی طرف مریض
کا سر ہو۔ اور جنوب کی طرف پاؤں اور چادر یا لحاف اوڑھ کر کہ اوپر اوڑھا دیا کرو

ہدایت ۴۳

غائب شخص پر توجہ دینی اور فائدہ پہونچانے کا بیان

توجہ کی تاثیر غائب شخص پر اگرچہ کتنی ہی فاصلہ پر ہو پہونچائی جا سکتی ہے جس سے
اگرچہ اسمیں بہت منافع پہونچتے ہیں۔ مگر بعض بعض شرائط اور نقصان اور ضرر بھی
ہوتی ہیں جنسے واقفیت ضرور ہے۔ چنانچہ میں بیان کرتا ہوں۔ بعضے بزرگ اللہ کے
صاحب کمال ہوتے ہیں۔ جنکو تجربے کشف میں ملکہ ہوتا ہے۔ اور ضبط خیال پر اسقدر
قادر ہوتے ہیں کہ جب چاہیں اپنی خیال کی یکسوئی سے غائب اشیاء۔ اور اشخاص
کو دیکھ لیتے ہیں۔ توجہ دیتے ہیں اور فائدہ پہونچاتے ہیں۔ ہدایت کرتے ہیں
مرض کو ہٹاتے ہیں۔ چنانچہ معمولات میں لکھا ہے کہ ایک عورت حضرت مظہر
جانجاناں رحمتہ اللہ علیہ سے غائبانہ میں توجہ لیتی تھی۔ اول اپنی آدمی کو بھیجتی تھی
ایک دن اوس آدمی نے آکر کہا کہ یا حضرت وہ متوجہ ہو کر توجہ لینی بیٹھی ہے۔ جب حضرت
اوسکی طرف متوجہ ہوئے تو اوسکو سوتا ہوا پایا۔ فرمانے لگے ولیکن اسکے سامنے جھوٹ
بولنا اچھا نہیں ہے۔ وہ ابھی سوئی پڑی ہے تو کہتا ہے بیٹھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
مرزا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے کشف باطنی سے اوسکو دیکھ لیا اسیطرح اور

بزرگون کا حال یہان مکرر نہین لکہتا کتاب کے طول دینے سے ڈرتا ہون - سو ایسے صاحب
باطن لوگ تو کمیاب ہین اور یہ ایسی سکہلونی کے واسطے نہین یہ کتاب لکہتا ہون مین
تو نادانون اور ناواقفون کا کہا ہون - سو جس معالج کو اپنا ملکہ نہو اور وہ بیجا
مریض پر توجہ کرے - اور مریض کو استغراق - یا سکر ہو جاوے - اور کوئی ناواقف
شخص یا وہ بیمار اوسکے پاس آجاوین - یا موجود ہووین - اور بہت سے بے خبر
ایسے وقت مین مستغرق کو چہونا - اور چہیڑنا - پکارنا - ہلانا - جلانا نقصان
پہونچاتا ہے - اوسکو پکارنے اور ہلانے جلانے لگین - اور جب وہ نہ بولے تو گہبرا
جاوین - اور عورتین بہت سی اکٹہی ہون - اور رونے پیٹنے لگین - کوئی اوسکو
لٹا دیوے - اور کوئی ہاتہ پیر پکڑنے - کوئی دوا سنگہاوے - کوئی تلوے سہلاوے - کوئی چہاتی
اور پیٹ کو چہیڑے - ایسی ایسی برے طبیعت والون کا مختلف اثر اوس حالت مین مریض
کو بہت نقصان پہونچاتا ہے - اور اوسکا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بہت تکلیف
اوٹہاتا ہے - اور معالج اوسکے پاس نہین ہوتا ہے - اور جو اس حال کی خبر ہو کچہہ تدارک
کرلے - اور اونکا اس صدمہ سے بچانا ہے - اگر ایسا اتفاق ہو بہی جاوے - تو مناسب ہے
مریض کو بالکل نہ چہیڑے - اور اوسکو جس طرح لیٹا ہو رہنے دیوے - اگر کوئی اوسکا
مزاحم نہوگا تو اوسکو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچیگا - یا تہوڑا ضرر اوسی بات سے پہونچتا ہے
جسکو توجہ کرنیکے استغراق اور سکر پیدا ہوا - جس مریض کو آج سے استغراق ہو جاتا ہے
اوسکو وہم کچہ نہ کرنا - اور یہ بات ہے کہ استغراق - یا سکر ہو جاتا ہے - اسکا سند
اطلاع کرنا چاہئے کہ مریض کو جو کچہہ کہنا ہے اسوقت مین اوسکو تو ... - تم اوس
[illegible]

ہمراہ ہو اوسکو سب اصلاحین سمجھا دینا - اور جس وقت پانی پینا ہو یا رومال باندھنا ہو
اور یہ آرزو ناہو کہ پانی اور رومال سے مجکو بہتری ہو جاویگی - اور حالت استغراق
طاری ہو گی - تو اوس وقت بھی تنہائی اختیار کریو - یا ہمراہ کو پاس بٹھا لے - اور جو
اور پانی اور رومال سے ایسی حالت ہو وے تو مضائقہ نہین کہ شیخ اوسپر غائبانہ بھی
توجہ بھی کریں - اور پانی اور رومال کا بھی استعمال کراوے - اگر شیخ بزرگوار کسی
ضروری سبب سے چند روز توجہ دیکر چھوڑ دیوے - اور مریض دور ہی پڑھا دیوے - تو جائیے
کو توجہ دینا وہی کام دیگا جو سامنے دینا تھا - اگر توجہ بھی بند ہو سکے - تو دم کیا ہوا
پانی بھیجا کرے - یا رومال دم کرکر روانہ کیا کرے - ان دونون چیزون سے بیماری
کٹ جاویگی - اور یاد رکھو کہ اس قسم کو در و دیوار بجلی شجر - اور کوئی شی روک
نہین سکتے اور نہ اوسکی پہونچنے مین حرج لگتا ہے - بلکہ اگر تم دم کچھ ہی چیز بھیجا
کروگے - تو توجہ دینے کے بانڈگی سے اپنے تئین بچاؤ گی - مگر اول اول دو چار دفعہ
سامنے بٹھا کر توجہ کرنا ضرور پڑتا ہے تاکہ مریض سے رابطہ قائم ہو جاوے اور مریض پر توجہ
کا اثر ہونے لگے - اور اوس شخص پر جسکو کبھی سامنے نہ بٹھلایا گیا ہو - دوری علاج
کرنا اور ان چیزون کے ذریعے تاثیر کا فائدہ پہونچانا محال پڑتا ہے ❊

ارشاد چہارم

اختلاف امراض و طبائع مریضان

جیسا مریضون کے طبائع مین اختلاف ہوتا ہے ویسا ہی اختلاف مرضون مین بھی
پایا جاتا ہے - اور ایسا ہی اختلاف بزرگون کی توجہ سے دیکھا جاتا ہے جیسا توجہ کی

ارشاد چہارم

ترکیب مین تغیر تبدل ہوتا ہے تو ویسا ہی تاثیرون اور نتیجون مین فرق پایا پڑتا ہے
بعضی مریضون کے طبایع ایسی چالاک اور چست اور سخت ہوتے ہین کہ اونپر مشکل سے
اثر ہوتا ہے یا بالکل نہین ہوتا اور شفا کا حاصل کرنا محال ہوتا ہے - مگر ایسی
آدمی بہت کم ہین جنپر کوئی تاثیر بالکل نہو - اگر تین بیمارونکا علاج کیا جاوے
تو اول تو تینون پر نہین تو ایک پر تو ضرور اثر ہو جاتا ہے - اور توجہ کا دینا خالی
نہین جاتا اور تین مین سے ایک مریض ضرور کہ جو ایک بیماری مین مبتلا ہو وہ بیشک
شفا پاتا ہے - بعض طبایع ایسی ہوتے ہین کہ اول ہی روز انکو دیکھتے ہی تاثیر شروع
ہو جاتی ہے - اور اول ہی سے توجہ سے تخفیف ہونے لگتی ہے روز بروز مرض گھٹتا جاتا ہے
اور جلد تندرست ہو جاتا ہے - بعضی ایسے ہوتے ہین کہ ظاہر انکو کچھہ تاثیر محسوس نہین
کرتے مگر جلد یا دیر مین صحت پا جاتے ہین - بعضی ایسی ہین کہ تاثیر تو اول ہی روز
روز معلوم کر لیتی ہین - مگر شفا دیر مین حاصل کرتے ہین - بعضونکا ایسا حال ہوتا ہے
کہ اول ہی روز سے تاثیر معلوم کرتے ہین - اور مرض مین دن بدن کمی دیکھتے
ہین لیکن چند روز بعد پھر مرض بڑہ جاتا ہے - ایسا ہوا اوسوقت ہوتا ہے کہ علاج
کرنیوالے کو صحت کا شک پڑ جاتا ہے اور اوسکا دل شکستہ ہو جاتا ہے علاج مین سستی اور کاہلی جبکہ پیدا کرنے لگتا ہے [illegible]
اور معالج سست اور ڈھیلا پڑ جاتا ہے - اور جسقدر معالج سست اور ڈھیلا ہوگا اوسیقدر
اوسکا علاج بھی ڈھیلا - اور کمزور تاثیر ہوگا - اور جسقدر چست رہیگا - اور صحت کا کامل
یقین - اور بھروسا رکھیگا اوسیقدر جلد شفا بخشیگا - اور کامیاب ہوگا - مناسب
ہے کہ مرشد بالکل شک نلاوے - اور نہ شک آنے دیوے - مریض کو تاکید کرے صحت
کا خیال [illegible] رکھے - اور مریض کو بھی یقین دلانا ہے - [illegible] کا اول

اول دو چار پانچ سات دن تک تو کچھ تاثیر پہچانی نہیں - نہ مرض میں کچھ کمی بڑھتی
ہیں - چند روز بعد تاثیر بھی معلوم کرنے لگتی ہیں - اور مرض میں بھی کمی پاتے ہیں
مناسب ہے کہ دونوں شخص ہمت نہ ہاریں - اور امید قوی رکھیں - اور تا وقت صحت
اچھی طرح توجہ کرتے رہیں - بعض اوقات تیسری طرح کا ہوتا ہے اور وہ یہ ہوتا ہے - ایک تو
یہ کہ مریض نہ تو کسی طرح کی تاثیر دیکھے - اور نہ کسی مرض میں کچھ کمی اور تخفیف معلوم
کرے - اس صورت میں ہمیشہ لازم یا ایک چلہ بڑی ہمت سے توجہ کا دینا جاری رکھنا
چاہیے - دوسری یہ کہ تاثیر بھی محسوس ہووے اور مرض میں بھی تخفیف ہووے - اس
صورت میں اتنی دیر توجہ کرو جس قدر ممکن ہو سکے - مگر ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ نہ ہووے - تیسری
یہ کہ نہ کچھ تاثیر ہی معلوم پڑے - نہ کچھ تخفیف ہی ہو - اور مرض بڑھتا ہوا نظر
آوے - اس تیسری صورت میں علاج چھوڑ دو - اور حکیم سے علاج کرا لے - اور دوا
پینے کی صلاح بتلاؤ - مگر ایسا بہت کبھی شاذ و نادر ہوتا ہے کہ توجہ سے مرض بڑھ جاوے
میں نے تو کبھی ایسا نہیں دیکھا - سوا دو شخصوں کے جو ضعف کی بیماری سے آخر میں مر گئے
تھے - بعض بزرگوں سے توجہ کا مریضوں پر سخت اثر ہوتا ہے - اور مریض کو غش
آ جاتا ہے - یا شاید کچھ تکلیف اٹھاتا ہے - انگڑائیاں آتی ہیں - رعشہ پیدا ہو جاتا ہے
جمائیاں آنے لگتی ہیں - تمام بدن میں شدت سے گدگدیاں ہوتی ہیں - ان سب صورتوں
میں تم اپنی نیت اور ارادہ سے ان سب باتوں کو رفع کیا کرو - اگر یہ بھی نہ ہووے اور تکلیف
زیادہ ہی زیادہ دیکھو - تو جان لو کہ مریض کی طبیعت بہت نازک ہے - سخت توجہ
کی برداشت نہیں کر سکتا - مناسب ہے کہ ایک گز کے فاصلہ سے انگلیاں کھڑی
رکھ کر پاس کرو - اور سرد اور فرحت بخشنے کی نیت کیا کرو - ان پاسوں سے

بھی بڑی بڑی مرض جاتی رہتی ہین - اور مریض صحت پاتی ہین - اگر مریض کی
آنکھین بند ہونے لگین اور آنکھون کا رنگ بدلنے لگی - اور خمار سا چہاتا جاوے
یا بالکل حالت بیہوشی مین سو جاوے - تو ان سب باتونکو تم بہت مبارک سمجھو
اور خوش ہو کر طور پر توجہ دیتے جاؤ - یہ نیند بذات خود ایک شفا اور صحت ہے - توجہ
جسقدر کثرت کیساتھہ نیند آویگی اوسیقدر صحت ہوتی جاویگی جب تم توجہ دے
چکو - تو اخیر مین گھٹنون سے پانون تک اور انگلیون تک پاس کرو - اس سے سر کا نور
پانون کیطرف کھچیگا - اور سر اور اوپر کا دہڑ خالی ہوتا جائیگا - اور جسقدر سر خالی
ہوتا جائیگا - نیند کم ہوتی جاویگی - اور ہوش آتا جاویگا - مریض آنکھین کہولدیگا
اور جاگ پڑیگا - اور اوسکا دل بحال اور خوش ہوگا - ابھی لئے مین تمکو سمجہا ہے
دیتا ہون کہ بعض مریض کو توجہ سے ایسی سخت نیند آتی ہے کہ اگر اوسکے انگلی کاٹ
ڈالو یا ہاتہ نوچ لو - یا سخت چٹکی بھرو یا اور کسیطرح کی تکلیف دو - تو وہ
بالکل بیدار نہین ہوتا - اگر ایسا اتفاق ہو جاوے تو بالکل مت گھبراؤ - ہمارا مریض
اس نیند مین بہت آرام پاتا ہے - اوسکو بخوبی سولنے دو - اور مت جگاؤ - اور تم
اوسکے پاس بیٹھے رہو - نہ کسیکو نزدیک آنے دو نہ ہاتہہ لگانے دو - نہ کسیکو سمجہا کر
کر دیکھنے دو - اور خبردار تم بھی کوشش اور سختی سے اوسکو مت جگاؤ - اگر تمکو جگانیکی ضرورت
ہو - یا کوئی کام کاج اٹکا ہوا ہو - یا جگانا ہی منظور ہو - تو اوسیطرح گھٹنون سے
پانون تک جیتنا صدہ نہ جاگنے پاس کیجیئے اور اگر شاید جاگ جاوے گر آنکھون
کو نہ کھول سکے - اور کوئی کہ صورت سے آنکھین نہین کھلتی ہین - تو تم اپنی دونون
انگوٹھون سے مریض کو اوسکے آنکھون کے کونین سے ناک تک کیطرف کو کر نیچے کی

پاس کرو۔ اِس سے آنکھیں کھل جاوینگی۔ اور اگر جگانا منظور نہو۔ اور صرف آنکھیں
کھلوانی ہون تو گھٹنوں سے پاس نکرو۔ اور آنکھوں کے پاس جسطرح بتلائی ہیں کرو
بیمار سوتا رہیگا۔ مگر آنکھیں کھولدیگا۔ اور آنکھونکا ایسا اصلی رنگ ڈھنگ ہوگا کہ تمکو
سمجھ نا پڑیگا کہ یہہ سوتا ہے۔ بلکہ تم جانوگے کہ جاگتا ہے۔ لیکن حقیقت مین وہ سوتا
ہوگا۔ لیکن تم ایسی حالت ہرگز سیر تماشے کے لئے اپنی مریض پر وارد نکرو۔ بلکہ
یہہ نیت ہی نکرو۔ کہ مریض ایسا غافل ہوکر سو جاوے۔ اگر تم سیر تماشے اور دلکی بہلاو
واسطے ایسا عمل کروگے تو بیشک تم اس توجہ کی ذاتی قانون کے خلاف عمل میں
لاؤگے۔ اپنی مقصود سے دور پڑوگے۔ اور اسکی وبال اور گناہ مین گرفتار ہوگے
اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگون کی ارواح کو ناراض
کروگے ۔

ہدایت ۲۵

استغراقی خواب مین مریض کا غافل ہوکر سوجانا

یہہ جو میں بیان کیا ہے کہ مریض ایسا غافل ہوکر سوجاتا ہے کہ اوسکا جگانا مشکل
ہوتا ہے۔ یہہ مذکور بہت طوالت رکھتا ہے۔ اسکا بیان مفصل میں دوسرا
دفتر مین لکھونگا۔ اور اس دفتر مین بھی علیحدہ ارشاد مین بقدر ضرورت جو تمہارے
نفع بخشی اور تمہارے ضروری کار آمد ہو۔ اور جسکی اظہار بغیر چارہ نہو دیبیان کرونگا
مگر یہان تمکو اتنا سمجھا دیتا ہون۔ کہ اگر مریض بے خبر سوجاتا جاوے اور اوسکی آنکھونکا
رنگ بدلنی لگے۔ اور آنکھیں بند ہوجاویں۔ اور اگر اوس سے کچھ پوچھیے تو سمجھ کر
نسکی جواب دے سکی۔ اور اوسکا دل الٹنے کو۔ اور اوس حالت سے جدا ہونیکو
چاہتا ہے اور باوجود [illegible]

آرام اور چین مین ہووے۔ اس حالت کو استغراق کہتے ہین۔ اور جسپر یہہ حالت
وارد ہوے اوسکو مستغرق بولتے ہین۔ اور جب یہہ حالت ترقی پر ہو۔ اور اعلیٰ درجہ
کو پہونچ جاوے۔ تو مریض بالکل بیہوش ہوجاتا ہے۔ اور اوسکو مطلق کچہہ
خبر نہین ہوتی۔ اگر اوسکو کوئی پکارے یا ہلاوے یا اوسکے بدن کو کوئی سخت تکلیف
پہونچاوے۔ تو نہ تو وہ جاگیگا۔ اور نہ اوسکو ہوش ان باتونکا ہوگا۔ اور نہ اوسکو اندر
کی خبر ہوگی۔ نہ باہر کا کچہہ خیال ہوگا۔ اور جب اس حالت سے باہر نکلیگا تو ان سب
باتونکو نیست اور کالعدم سمجہیگا۔ اس حالت کو سکتہ کہتے ہین۔ اور جب مریض سو
جاوے۔ اور اوسکی آنکہین بند ہون۔ اور اوس سے کچہہ سوال کیا جاوے
تو وہ جیسی ہوش والونکیطرح جواب دیوے۔ اوٹہے بیٹہے اور پہرے۔ اور کام کاج کرے
اور جب جاگی ہو یا تو ہے کسی دوسرے پاس کر رکہنگا یا جاوے تو اوسکو اپنے بولنے اور چلنے
پہرنے اور کام کاج کرنیکا مطلق علم نہو۔ اور سب کچہہ بہول جاوے تو اس حالت
کو حالت انبساط کہتے ہین۔ ان تینون حالتون کا مین علیحدہ ارشاد مین بقدر
ضرورت بیان کرونگا۔ یہان صرف اتنا لکہتا ہون۔ کہ ان تینون حالتون
مین سے جو واقع ہوجاوے اوسکو بہتر اور مبارک سمجہو۔ اور اونکے ذریعہ سے جسطرح
بتلاؤنگا۔ اپنا مقصود یعنی شفا حاصل کرونگا۔ اور رائگان نہ جانے دو۔ یہہ
وہ متبرک حالتین ہین جنکی تعریف لکہنے پڑہنے اور لکہنے سننے سے باہر ہے۔

ہدایت ۲۴

ذرہ بینی کا خیال اور بیان

بعض مریضوں پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ جیسا وہ زیر توجہ آجاتی ہے تو اونکی بیماری
اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے - اور سر درد کے طرف نکلنے کو رجوع کرتی ہے - اور بعض وقت
عین توجہ میں وہ بیماری زور مارتی ہے - اور مریض کو تھوڑی تکلیف دیتی ہے - بلکہ
بعض اوقات توجہ کے بعد بھی وہ تکلیف باقی رہتی ہے - اسکا نام درد باطنی ہے -
یہہ درد باطنی صحت کی نشانی ہے - اور مریض کو کم و بیش ضرور ہوتا ہے - اور اکثر
بیماری میں ظہور پاتا ہے - اس درد باطنی سے ہرگز نہ گھبرانا چاہیئے - اور مریض کو بھی سمجھا
دینا چاہیئے کہ اگر یہہ درد ہو تو صحت کی امید کم ہوتی ہے - اگرچہ بعض بعض مریض
کو اسکے بغیر بھی شفا ہو جاتی ہے - مگر اسکا پیدا ہونا بہت اچھا ہوتا ہے - اور اس درد
باطنی کا بحران بھی پڑتا ہے - یعنی پانچویں ساتویں دن زیادہ تر درد دیتا ہے - مگر یہہ
درد باطنی دیرپا نہیں - تھوڑی دیر ٹھہرتا ہے - اسکا روکنا خطرناک ہے - کم ہمت
میں اسکے پیدا ہونیکی امید رکھو - اور اگر اسمیں شدت دیکھو تو مناسب تجویز کا ارادہ کرو
اور یہہ درد باطنی بسبب علاج تبدیل - اور تبدیلات بھی کہتے ہیں - ایسا شدت کا بھی
نہیں ہوتا کہ مریض سے سہا نہ جاوے - جب توجہ درد باطنی کو ابھارتی ہے تو اوسکی
برداشت کرنیکی بھی قوت بخشتی ہے - اور اگر شاید درد باطنی اس شدت سے ہو جاوے
کہ مریض سے سنبھالا نہ جاوے - اور اس صورت میں معالج بھی خوف کھاوے - اور اندیشہ
کرے - تو یا تو علاج کو چھوڑ دیا جاوے - یا ترکیب کو بدل ڈالے اور دوسرے سرور بخش
پاس کرے - اگر یہہ پاس بھی موافق نہو - اور تکلیف اور درد زیادہ ہی زیادہ ہوتا
جاوے تو جان لو کہ مرشد کا تو مریض کے مزاج اور بیماری کے موافق نہیں - ایسی
صورت میں علاج ضرور چھوڑ دینا چاہیئے - مگر ایسا شدید درد کبھی اتفاقیہ ہوا کرتا ہے -

توجہ ہی بیماری کی حالت اور استعداد کے بموجب نتیجہ ظاہر ہوتا ہے

اکثر مریضوں پر توجہ دینے سے جیسے بیماری ہوتی ہے یا جیسی مریض کی استعداد ہوتی
ہے ویسا ہی وہ تبدیل ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر تپ والی پر توجہ کیجاوے اور اوسکے
حق میں عرق آنا مفید ہووے تو عرق آیا کرتا ہے اور جو پیشاب کی ضرورت ہوتی
ہے تو کثرت سے پیشاب آتا ہے اور بیمار کو بحال کیجاتا ہے جسکا حکایت ایک ملا
طبیب تھا جسکے فرزند کو تپ ہوا اسکا نام رحیم اللہ تھا ہے اوسکے چہرہ پر
ظاہر ہراس تھا اور جگر پر ورم تھا۔ وہ خود ایسا دانا طبیب کو شریک کر کر اوسکا علاج
کر لیتے نہ تھے۔ اوسکو عرق بالکل نہ آتا تھا۔ وہ ۳ دن برابر یہہ تپ تھا۔ آخر وہ
میرے آگے تشریف لائے اور مجھسے علاج کی التجا ہوئی میں نے علاج شروع کیا۔
اور اونسے پوچھا کہ اسکے حق میں کونسی بات بہتر ہے۔ اونہوں نے فرمایا
کہ اگر اوسکو عرق آجاوے تو امید ہے کہ تپ ٹوٹ جاوے۔ میں نے کہا خدا سے امید
رکھو۔ اور جو عرق اوسے تو ہوشیاری کرو کہ سوکھنے نہ جاوے۔ اور ہوا لگنی
اور دوا کا دینا موقوف کرو۔ چنانچہ دوسرے تیسرے دن اوسکی بہتری ظاہر
ہوئی۔ اور چوتھی یا پانچویں خوب عرق آیا۔ اور تپ ٹوٹ گیا ورم جگر اونکا
جاتا رہا۔ اور تھوڑے دنوں کے عرصہ میں تندرست ہو گیا۔ بسبب شدت گرمی کے
علاج چھوٹ گیا۔ مگر بعض وقت بارہ دن تک دفع کیا ہوا پانی احتیاط کرنا پڑتا
ہے۔ اسیطرح جس بیمار کے معدہ میں خلل ہووے۔ اور جلاب کا دینا مفید ہے
یا کوئی بیماری ایسی ہے جو فصد لینا۔ اور خون نکلوانا موثر ہے۔ تو دست آتے ہیں

میں - اور کسی کسی کی راہ سے خون بھی نکل جاتا ہے جسکا بیان ایک نوجوان
لڑکے کے دونوں کانوں سے پیپ جاتی تھی - اور پھر انمیں سے رات دن
آواز آیا کرتی تھی - اور یہہ بیماری - وقت شیر خوارگی سے شروع تھی -
اور اوسکے سماعت بھی جاتی رہی تھی - اور وہ ایسا تنگ رہتی تھی کہ
دیواروں میں ٹکریں مارتی تھی - اور گھبڑیوں رویا کرتے تھی - اوسکے
والدین بہت کچھ علاج معالجہ کر چکے تھے - مگر کوئی فایدہ نظر نہ آیا - لاچار ہو کر
علاج چھوڑ دیا - مجھسے التجا کی - میں نے کہا کر علاج شروع کر دیا - اور اول
ایک دانا طبیب سے پوچھا کہ سبکو اگر ایسی ایسی بیماری ہو اوسکے حق میں کیا
بہتر ہے - اونہوں نے فرمایا شہد کھلوائی جاوے - او تنقیہ دماغ کیا جاوے
تو شاید مرض جاتا رہے - یا ترقی ہونے پاوے - اور چالاکہ فصد اور جلاب پہلی
ہی بار متواتر ہو چکی تھے - تین دن توجہ دی تھی کہ اوسکے اونکو پھر پھوڑا
نکلا - جسمیں پیپ بھری ہوئی تھی - اور موتی کیطرح چمکتا تھا - پھر کلائی اور پاؤں
اور بازو وغیرہ پر پھوڑے نکلنے شروع ہوئے - انمیں سے پیپ اور لہو بہتا رہا
اور کئی جگہ بدن میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلی تھیں - اور بالوں کی جڑوں
میں سے خود بخود خون جاری ہوتا تھا - دانتوں میں سے - اور ناک سے اور پیشاب
کے راہ سے خون بہتا تھا - اور کانوں سے بھی پیپ کا نکلنا زیادہ ہو گیا -
اور ایسا زور ہوا کہ پھوڑوں کے سبب وہ کھڑی ہو کر پیشاب پاخانہ کو نہ جا سکتی
تھے - اور دست بھی شروع ہو گئی - تین چار یا پانچ دست ہر روز مرا آ
تے تھے - اور پاخانہ لیسدار ہوتا تھا - توجہ سے جو دست آنے میں رقیق

اور پانی بہت نہیں ہوتی ہے بلکہ ورم ہوتی ہیں لیکن پاؤنمیں ایسی بہت ہوتا تھا
پانچ چھ دن تو ہر روز تین چار آتے تھے۔ اور ساتویں روز بہت بار ورم ہوتا
دست بھی اوسدن چھ سات آٹھ آجاتے تھے۔ اور پہوڑے بھی زرد تھے
خون بھی جگہ جگہ سے نکلتا تھا۔ اور بھوک تو اول ہی کم ہوگئی تھے۔ جب یہی
صدمہ گذرنے لگی تو اوسکی لڑکا گھبرانے لگے۔ اور لوگ بھی اونکو سمجھانے لگے
تو اونہوں نے چاہا کہ تو جنکا دینا چھوڑ دادین۔ مگر اونپر میری عظمت اور
علیقہ بہت تھی۔ اور پہلی سے اقرار کروا لیا تھا کہ علاج چھوڑوانا۔ وہ
دل بدل چکی ہو رہے ہے۔ اور علاج میرا جاری رہا۔ ایسی تھی سے مجھکو
امید ہوئی۔ اور کامل یقین ہوگیا کہ انشا اللہ ضرور آرام ہو جاویگا۔ کیونکہ
مینے تو حکیم سے پہلی ہی دریافت کرلیا تھا۔ قصہ کوتہ ساڑہے تین مہینہ تک علاج
جاری رکھا۔ اتنے عرصہ میں اوسکو بلا ناغہ ۹۴۲ دست ہوا کے آئی۔ پہوڑے
اچھے ہوگئے۔ اور تندرستی۔ اور بحالی۔ اور قوت۔ اور بھوک۔ بڑھنے لگی
سننوائی اپنی تیز اور قایم ہوگئی کہ میں گھڑی کو زمین پر رکھکر دو چار عورتوں
کو بٹھلا کر پوچھتا تھا کہ دیکھو تو گھڑی کے آواز آتی ہے۔ سوا ہو اوس بیماری
کے اور کسیکو سنائی دیتی تھی اور چہرہ اوسکا ایسا نورانی ہوگیا کہ پہلے کبھی
ایسا نہ تہا۔ اور دست تو رہے کہ جب تک دست آوین تو بیمار کا اوٹھنا بیٹھنا محال
ہو جاوے۔ مگر اوسکی قوت ایسی تھی کہ وہ اپنے ٹہلنے کی بہاری چارپائی کو مکان
تنہا اوٹھا لاتے تھے۔ دست بھی کم ہوگئی۔ میری دانست میں اگر ایک مہینہ
اور علاج کیا جاتا۔ تو امید تھی کہ دس پندرہ برس وہ بیماری عود نکرتے۔

مگر کسی سبب سے علاج موقوف ہو گیا۔ اور پانچ چھ برس کی مدت رہی۔ بعد
اوسکی پھر کبھی کم کم اوسکی سر کے طرف زور ہو جاتا تھا۔ اور وہ کبھی ہو کر پاگی
آرام آتا تھا۔ یعنی سخت سخت بیماریوں میں قریب سو مریضوں کے علاج
کیا ہوگا۔ اور اتنا کبھی سیکھے جاتا ہوں۔ اور بعضی مریضوں کا حال علیحدہ
کتاب میں لکھ رکھتا ہوں۔ اور بعضوں کا نہیں لکھا۔ اور خفیف خفیف بیماریوں
کا نہیں لکھتا۔ اور بہول بھی جاتا ہوں۔ مناسب بلکہ انسب ہوتا کہ میں کل
بیماروں کا حال جنکا تجربہ کر چکا ہوں اس کتاب میں لکھ دیتا اور تمہارے یقین
اور اعتقاد کو بڑہاتا مگر کتاب بہت طوالت پکڑ جاویگی۔ اور مجھکو اور دیکھنے والوں
کو تکلیف ہوگی۔ مگر تم سچ جانو۔ اور یقین رکھو کہ اس کتاب میں کوئی فضول
اور دروغ بات نہ لکھونگا۔ بلکہ اوتنا ہی لکھونگا جسکا میں تجربہ کر چکا ہوں
اور جسکا تم بھی تجربہ کر سکو۔ اور بخوبی آزمالو۔ اور میرے پر طرح طرح کی بد
گمانیاں جیسی ارزل اور کمینہ لوگوں کے عادت ہی ہرگز مت کرنا۔
میری نیت خالص اور صاف ہے میں تو صرف یہی چاہتا ہوں۔ کہ خلق اللہ
کو نفع پہونچے۔ اور میرا خاتمہ بخیر ہو جاوے۔ اور میں اپنی دانست میں اس
کتاب کو ایسا قریب الفہم اور آسان کر دونگا۔ کہ ہر شخص جو تھوڑا بھی علم اور
لیاقت اور استعداد رکھتا ہوگا سمجھ لیگا۔ اور آزما سکیگا۔ اور اگر مقتضا ہی
بشریت سہوا کچھ اسمیں بھول ہووے تو میں یہہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ
لیکن چند نسخہ الہی کی جو روبرو بیان کرونگا میری زندگی میں کوئی شایق
میرے تک پہونچ جاوے اور اسکو بخوبی سیکھنا چاہے۔ تو سبقا سبقا پڑھا بھی

ویں گا۔ اور تجربہ بھی کرا دونگا۔ اور تمام مشکل حل کر دونگا۔ یاد رکھو کہ میں اس
کتاب کو بیفایدہ اور عبث نہیں لکھا ہے مجکو کیا حاصل تھا جو ضعیفی میں ایسی
محنت اوٹھاتا۔ اور طرح طرح کے تجربہ اصولوں سے زبان زد خلایق ہوتا۔ اور جھوٹ
اور فریب کتاب میں درج کر جاتا جو قیامت تک ہزاروں لاکھوں خلق اللہ
کے نظر سے گذرتا۔ بعض بیماریاں ایسی ہیں جیسے بچوں کو پسلی کی بیماری ہوتی
ہے یا مرد و عورتوں کو کھانسی۔ ایسی بیماریوں میں قے بھی ہوتی ہے۔ اور دست بھی
ہوتے ہیں۔ اور بغیر قے اور دست کے بھی شفا پاتے ہیں۔ بعض ریاحی بیماریوں
میں جیسے درد شکم ہوتا ہے۔ اسمیں ہوا خارج ہوتی ہے۔ بعض بیماریوں
میں پھنسی۔ اور گرمی دانے نکل آتے ہیں۔ پسینہ بہت آتا ہے۔ پیشاب آتا ہے
ناف میں درد ہوتا ہے۔ بیماری ٹلجاتی ہے۔ اور یہی اوترتی معلوم ہوتی ہے
زخم کا مواد اکثر منتقل بھی جاتا ہے اور کبھی تھوڑا بہت بہہ بھی جاتا ہے۔ پیشاب
میں خون آتا ہے۔ یا رنگ قارورہ بدل جاتا ہے جسکو طبیب دیکھکر ڈر جاتا ہے
یہ سب نتایج ہوتے ہیں شروع ارشاد سے بیان کرتا آیا ہوں۔ اور ایسی ایسی اور بہت
سارے جنکا بیان نہیں ہوا مریض میں توجہ کی برکت سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور
اونکو تبدیلات اور مدارج تبدیل کہتے ہیں۔ یعنی مریض کے اصلی حالت یا
حال سے دوسری حالت کیطرف بدلتی جاتی ہے۔ اور یہہ تبدیلات دو قسم کے
ہوتی ہیں۔ خوش تبدیل اور خراب تبدیل۔ خوش تبدیل وہ ہیں جو صحت
کے امید دلاتی ہے۔ اور مریض کے حق میں اچھی ہوتی ہے۔ جیسے کسیکے
سر میں درد لگی ہے۔ قے ہو۔ اور درد لگی جگہ سے جہاں پید گرتا ہوا

محسوس ہو۔ اور نا کسی طرح شورش نہو۔ اور توجہ دینے سے ایک جاری ہوا وہ بھی
اور شورش بہتون کے نا سمجھ ہنسنے لگے نہ یہہ خوش تبدیل ہے۔ جان لو کہ ایک کے
رستے نزلہ بہکر آرام ہوجاویگا۔ یہہ تبدیل اچھی اور مبارک ہے۔ اور اگر کسیکو پسینہ
نکلے ہو اور اوسکے دانے اوبہری ہوئی مہندی کیطرح جلتی ہوئی ہون۔ اور وہ
بتن وقت توجہ دینے سے والی اور بیٹھہ جاوین۔ تو سمجھ لو کہ یہہ خراب تبدیل ہے
اور اسمین موت کا ڈر ہے۔ اسیطرح کل تبدیلات کا خیال کر لو۔ اگر تمہاری
علاج سے خوش تبدیل پیدا ہو تو تم اوسکو اچھا سمجھو۔ اور مت گھبراؤ۔ بلکہ اپنے یقین
کو بڑہاؤ۔ اور بیمار کو بھی تسلی دو۔ اور ایسی تبدیل کو ہرگز ہرگز مت بند کرو
اوسکی روکنے واسطے کوئی دوا دو۔ بلکہ یقین کر لو۔ کہ وہ بیشک تندرست ہوجاویگا
اور اگر کوئی خراب تبدیل ظاہر ہو تو البتہ اوسکا اندیشہ ہے اوسوقت دوا سے بھی مدد
نہ ہو چاؤ۔ اور طبیب سے بھی مشورہ لیلو۔ اگرچہ اوسکی صلاح بموجب عمل کرو یا
نکرو۔ مگر توجہ دینے سے ہمت نہارو۔ اور اپنی یقین کو ڈانوان ڈول نکرو۔
اگر توجہ دینے والون کو طبابت مین بھی کچھہ ملکہ ہو وے تو بہت ہی خوب اور نور
علی نور ہے۔ اسیلئے مین اطبا کو بھی رغبت دلاتا ہون کہ ذرا اس کتاب کی طرف
بھی غور فرماوین۔ دیکھین اور معلوم کرین کہ یہہ کیسا مفید اور متبرک علم ہے بیمار
سے بیمار کو صحت بھی بخشتا ہے۔ اور بدباطنون کی باطن کو بھی سنوارتا ہے۔ کم و
بیش اخلاق کو بھی درست کرتا ہے

ہدایت ۳۸

توجہ مین کسی طرح کا نقصان نہین

میں نے خوب آزما چکا ہوں کہ توجہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں پہونچتا بلکہ فائدے
ہوتا ہے وہاں البتہ نقصان جب پہونچتا ہے جب شیخ کسی سخت بیماری میں
خود مبتلا ہو۔ اور ایسی حالت میں توجہ کرے یا توجہ لینے والا نا امید ہو جاوے
اور یقین کو توڑ لیوے۔ یا سوائے نصیحت کی اور کسی غرض نفسانی اور طمع اور کسی
وتماشے میں مبتلا ہووے یا بیماری جگہ سے ٹل جاوے۔ اور پیچھے وہ تر اور بھی ایسی وقت
علاج ہو چھوٹ جاتی ہے۔ یا بہ بری نیت اور بد اخلاقیوں میں گرفتار ہووے۔ اور کم فائدہ
اُس وقت پہونچتا ہے۔ اور صحبت میں دیر جب لگتی ہے جب شیخ بے پرواہی اور
اور کم اعتقادی سے وقت بے وقت بے دلی سے علاج کرے۔ یا اچھی طرح محنت نہ اوٹھاوے
یا سخت بیمار ہو تو ہمیں دو تین چار منٹ کی توجہ پر اکتفا کرے۔ یا بالکل پرہیز کو
بھول جاوے۔ اور غرور اور تکبر اور بد زبانی سے مریض کے دل کو توڑ دے۔ اور توڑنا ہے
ایسا ہی میں ٹھوکا کیا۔ سمجھتا ہوں کہ ایسی وقت تمہارے سوا بیمار کا کوئی تدارک
کرنے والا۔ اور غمخوار نہیں جب تمنے ایسا اچھا کام اختیار کیا ہے تو اپنی نیت کو دیکھو اور
اوسکی انجام کو پہونچاؤ۔ اور خبردار نالائق کام ہرگز نکرو۔ ورنہ تمہاری محنت
برباد۔ اور گناہ لازم۔ پھر تم آخر کیا پاؤگے۔ بلکہ اسکی جوابدہی تمہاری
ذمہ رہیگی۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس ٭

ہدایت ۲۶
توجہ اولیاء اللہ کا کام ہے

سچ پوچھو تو توجہ دینا۔ اور بیمار کا سلب مرض کرنا خاص اولیاء اللہ اور خدا
پرستوں کا کام ہے۔ اسلیئے نا اہلوں سے اسکو چھپا رکھا۔ اور بہت گوں سے

سے ہونٹوں اور قبر میں چلا گیا ہے۔ اور دنیا سے یہہ علم وعمل کم یا کم ہو گیا ہے۔ دریہہ ایسا
فاش ظاہر کرنیکے لایق بھی نہ تہا۔ جیسا میں اسکو واضح کر کر لکھا ہے۔ اور یہہ
کام میں اپنی نزدیک بیجا بھی نہیں کیا ہے۔ اور اشارات میں ہی بدت تک اختیار کر
کر کر شروع کیا ہے۔ اور کتاب میں لکھکر ظاہر کیا ہے کیا برا ہوتا جو یہہ علم دنیا سے
مٹ جاتا۔ یا بعبارت دیگر یوں بیان کیا جاوے کہ ہر چیز کا تخم دنیا میں خدا تعالے
نے قیامت تک قایم رکہا ہے۔ اگرچہ یہہ لوگ اسکو بہول جاتے مگر اور لوگوں سے یہہ
لگتا۔ اور غیر مذہب والی۔ اور حکما۔ اور دہریہ۔ اور فاسق فاجر اسکو اختیار کرلیتے
پھر یہہ اور خبیث لوگ کی نام سے شہرت پاتا۔ اور جہاں میں پھیل جاتا۔ اور سوقت یہہ عزت
اور بے حرمت اور بے برکت ہو جاتا۔ اور صالحوں کا نام مٹ جاتا۔ اور غیر مذہب
والی دنیوی فوائد میں اسکا استعمال کرتے ۔ بدنتائج نکالتے ضرور کرتے۔ اور
دنیا کا حاصل لیتے اور عاقبت کو کہو اتے۔ آخر کار پھر یہہ اونسے سیکھنا پڑتا۔ اور وہ
وہ باتیں جو دین اور مذہب میں بکار آمد تہیں بالکل کہو جاتی۔ اور اس علم
کو لوگ علم حکما اور فلاسفہ خیال کرلیتے۔ اور انکی عزت اور حرمت بڑھ جاتی۔ اور
بڑا ہیان۔ اور بتر یقین کرلیتے۔ اور اولیا اور آوند پر تہمت لگاتے۔ اور اونکی عیب
اور لاعلمی اور فریب اور مکر ظاہر کرلیتے۔ اور اسکی اصل اصول سے غافل ہوتی۔
ور اپنی مذہب کو سب کچھ سمجھتی سو ہوتو۔ اسکو جو میں ظاہر کردیا اچھا کیا یا برا
فرض کیا کہ تمہاری نزدیک برا ہی کیا۔ تو خیر میری نیت بخیر تھا ہی۔ اور
تمہاری سے تمہارے ساتھ۔ خدا تعالی میرے نیت کو سنوارے۔ اور میری گناہ
بخشے اور اپنی کرم وفضل سے رحمت کرے۔ اور خاتمہ بخیر کردیوے۔ اس علم

کرتے تھا ہنر اور قائم کر دیتا تھا سوا اسکے رکھی فائدہ نہ ہوگا۔ بہت سا اور درویش لوگ ایسے ہیں
جو درویشی کے منزل میں پہونچی نہیں ہیں۔ اپنا حیثیت بہر کی نسبت سے پیشوائی طریقت بنا بیٹھے ہیں
ایسی بھی خوشامد کرتے ہیں۔ اور زیادہ لوگوں سے تعظیم و لوازم طمع کرواتے ہیں
اور بعض کا نفس قبول نہیں کرتا کسی کی خدمت میں پہونچکر اسکا کمال حاصل کریں
یا کچھ پوچھیں۔ ایسے آدمیوں سے زیادہ تر جھوٹ و وہم رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے
جیسا کوئی غرض کرتا ہے کہ نقشبندیہ خاندان میں سلسلہ اعلیٰ کا طریقہ کیسا
ہوتا ہے اور کئی بزرگوں نے سخت سخت بیماروں سے مریضوں کو شفا بخشی ہے
آپ بھی مہربانی کر کر فلانے شخص کا ابھی توجہ سے علاج مرض کیجیے۔ اوس وقت وہ بیچارہ دل
میں چلا جاتا ہے کہ ہم سے یہ بات نہ ہوگی تو وہ خود کام کرتے ہیں۔ یا کچھ بہانہ کر کر
کنارہ کر جاتے ہیں۔ یا جو کچھ حاصل کیا ہے نہیں کہا ہوا ہے اوسکو دیکھکر توجہ دیتے
ہیں۔ اور جیسا چاہیے ویسی شفا حاصل نہیں کرا سکتے۔ ایسی بات سے لوگ بدنام
ہو جاتے ہیں۔ اور بزرگوں پر طعنہ دیتے ہیں۔ اور جھوٹا بتلاتے ہیں۔ ایسے شخص
جب ہمارا یہ کتاب کو دیکھینگا اور میری طرف سے قائم اجازت پاوینگے۔ گو نسبت
یافتہ ہیں کہ ہمکو یہ طریقہ معلوم تھا مگر ہم کرتے نہ تھے۔ اب وہ میری کتاب سے سیکھ کر
سلب مرض کا شوق کرینگے۔ اور شفا بخشینگے۔ جو طلب نہ ہو جھوٹ جاوینگے
اور سچی کھلا دینگے

ارشاد در بیان

استغراق۔ اور سکر۔ اور انبساط وغیرہ کا بیان

پہلے کتاب میں وعدہ کر چکا ہوں کہ استغراق۔ اور سکر۔ اور انبساط کا حال
علیحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت کرونگا۔ سو اول ہم اپنا استغراق کا بیان کرتے ہیں

ہدایت ۲

استغراق کے بیان میں

جب مرشد مریض کے اندر اپنا خیال لگا دیتا ہے۔ اور اوسکی دونوں انگوٹھی پکڑ لیتا ہے
اور نرم نرم دباتا ہے۔ اور مریض بھی طبیعت کو ڈھیلا چھوڑ کر معالج کے ساتھ اپنی
خیال کر جاتا ہے۔ تو مریض اسکی قابلیت اور استعداد قوی ہوتی ہے۔ یا
دونوں کی مناسبت ملجاتی ہے۔ یا بعض بیماری کی خصوصیت ہوتی ہے
تو دو چار ہی منٹ میں۔ یا دو چار دن کے بعد مریض کو آرام سا معلوم ہوتا ہے
اور اسکی آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں۔ خمار چھا جاتا ہے۔ اور آنکھیں کھولنی کو دل
نہیں چاہتا۔ یہانتک کہ آنکھوں کا کھولنا دشوار ہوتا ہے۔ نیند گھیرنے لگتی ہے
اور ظاہر سے طبیعت کنارہ پکڑتی ہے۔ اور باطن کے طرف کھنچی جاتی ہے۔ حواس
خمسہ بیرونی سست ہوتی جاتی ہیں۔ اور اندر کے پانچوں حواس ترقی
اور تیزی پکڑتے ہیں۔ اندر کا ہوش زیادہ۔ اور باہر کا کم ہوتا جاتا ہے
اور اوس حالت میں باہر کیطرف آنیکو بالکل دل نہیں چاہتا۔ اور بے تکلف باطن
کیطرف کھنچا جاتا ہے۔ مریض بیہوش سا پڑ رہتا جاتا ہے۔ اگرچہ کچھ کھٹکا ہو یا کوئی
اس سے بات کرے تو سنتا۔ اور سمجھتا ہے۔ مگر اسطرح کہ جیسے کسی کو نیند ہو یا
پردہ کے پیچھے سے آواز آتی ہے۔ اور بسبب اختلاف طبائع اور مناسبت طرفین اس میں
کچھ کمی بیشی بھی ہوتی ہے۔ اور بعض بعض علامات بھی اقسام تمام کی مریض بیان
ظاہر کرتے ہیں جنکا بیان حوالات کہتا ہے۔ اس حالتکا نام فقرا کی اصطلاح میں
استغراق ہے۔ اور جبکہ یہ حالت گذر جاتی اوسکو مستغرق بولتے ہیں جبکہ رفتہ رفتہ

یا دیر مین اول بیہودہ باتین بہ پاداش یعنی رد ہونیکے بعد یہ حالت ترقی پکڑتی ہے ۔
تو مریض بالکل غافل ہوکر آرام سے سوجاتا ہے ٭

ہدایت ۱۳

سونیکے بیان مین

جب مریض بالکل غافل ہوکر سو جاتا ہے تو اوسے بالکل ظاہر اور باطن کے خبر نہین
ہوتی ۔ اور بعض بعض مریض کے صورت بھی کچھ کچھ بدل جاتی ہے ۔ اور بعض بعض
علامات بھی ظاہر ہوتی ہین ۔ جو دیکھنے اور تجربہ کرنیسے تعلق رکھتی ہین ۔ اس
صورت مین عموماً مریض کے سارے جسم ۔ اور خصوصاً اوسکے سر مین مرشد کا نور
زیادہ جمع ہوتا ہے ۔ اگر مریض پر یہ حالت خفیف درجہ کی ہے ۔ یا اول اول
پیدا ہوئی ہے ۔ یا اوسکی طبیعت اوس نئی حالت کے عادی نہین ہوئی ۔ تو بیچارہ
پورا ہلانے ۔ بلانے اور شور و غل مچانے سے جاگ جاتا ہے ۔ اور آنکھین کھولدیتا ہے
اگر جاگ جاوے ۔ تو جانو کہ ابھی یہ حالت اچھی طرح غلبہ نہین کیا اور
کامل غلبہ نہین ہوا ۔ مگر تم بہت خبردار اور ہوشیار ہو کہ اگر اول اول ایسی حالت
کسی پہ شروع ہو تو خاموشی طور سے توجہ دیتے رہو ۔ اور غل شور بالکل بھولی ود
اور چیخ بھی نہ مارو ۔ اور چپکے چپکے سب کام کرو ۔ اور کرختی سے اوسے ہرگز مت جگاؤ
اگر اول اول اوسکو کرختی سے جگا دوگی ۔ تو گویا تم اوسکی بنا ہی دشمنی کروگے
اور یہ حالت دوبارہ اوسکو پیدا ہونی نہایت مشکل سے ہوگی ۔ یا کم از کم ایک
دو دن محنت کرنی پڑیگی ۔ جب یہ حالت رفتہ رفتہ جلد یا دیر مین ۔ یا اول
ہی روز ترقی پکڑیگی تو یہ صورت ہوگی کہ اگر اوسکے بدن سے چٹکی لیجاوے

ہدایت ۱۳

یا کوئی عضو کاٹ لیا جاوے یا کیسا ہی غل شور کیا جاوے یا اوسکی پاس نقارہ
بجایا جاوے تو وہ بالکل نہ جاگیگا اور نہ ہوشیار ہوگا تا آنکہ آنکھ کھلیگا
اور نہ کچھ خبر رکھیگا ایسی حالت کو اصطلاح صوفیہ میں استغراق کہتے ہیں ؛

راحت ۲۲

استغراق کے بیان میں

استغراق کا حال معلوم کرو جب مریض کو استغراق کی عادت ہو جاتی ہے اور اسکو
اسمیں ترقی اور کمال ہوتا ہے تو اوسکی حواس خمسہ ظاہری بالکل بیکار اور حواس
خمسہ باطنی تیز اور ہوشیار ہوتی ہیں عقل معاد اوسکے طیران پر ہو جاتی ہے
اور اوسکو روز بروز کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور عقل معاش کمی پر آ جاتی
اسلیئے وہ دنیوی امور کے انتظام میں اوسوقت سے زیادہ عقل نہیں رکھتا اور
سادہ لوح بنتا جاتا ہے چنانچہ یہی خواب میں بھی ہماری عقل معاش کا حال
کم و بیش ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور بنسبت بیداری کے رنج و راحت کی تکلیف
اور لذت زیادہ اوٹھاتا ہے مستغرق جب جاگنے لگتا ہے تو اوسکا ارادہ پہلے
جاگنیکا ہوتا ہے اوسیوقت جاگ پڑتا ہے اسیطرح یہی خواب میں بھی
جاگتے وقت نہیں جاگنیکا ارادہ ہوتا ہے تو بغیر ارادہ کی جاگ جاتا ہے
اسیطرح یہی خواب میں غلبے کے وقت ہوا ہوا کرتا ہے اسیطرح استغراقی
خواب میں جیسے روح کو ہوا میں طیران ہوتا ہے اور مستغرق کا دل خوش
رہتا ہے اور بہت لذت پاتا ہے اور اوسوقت اوسکے چہرہ کا رنگ و سنگ بھی
علیحدہ ہوتا ہے بظاہر بشاشت و خوشحالی نظر آتا ہے اگرچہ اوسکی آنکھیں

بند ہوتی ہیں۔ مگر اوسکے چہرہ سے ایسا عیاں ہوتا ہے کہ یہہ شخص جاگتا ہے۔ اور
سب کچھ جانتی وانائی ہے۔ اور ہوشیاری سے دیکھتا ہے۔ اگر اوسوقت اوس سے
کچھہ سوال کیا جاوے۔ یا کچھہ پوچھا جاوے تو جواب دیگا۔ اور بولیگا ایسی ایسی
عجیب عجیب باتیں کہیگا اور خوش ہوگا۔ روئیگا۔ ہاتھہ پاؤن ہلائیگا اگر کہوگی تو چلے
پھریگا۔ اوٹھیگا بیٹھیگا اور اوسکا کام بیدار لوگون کی طرح کریگا۔ مگر اوسکی آنکھیں
بند ہونگی۔ اور تمھاری سنوائی تو اور تمکی بات سنیگا۔ نہ کسیکو جواب دیگا۔ نہ کسیکا
پکڑیں۔ اوس وقت میں جبکہ تم دوسرے شخص کا ہاتھہ پکڑ لو اور اوسکو ہاتھہ میں پکڑا دو
اور کہوگی کہ اِن سے بات کرو۔ اور دیکھو یہہ کون ہے۔ اوسوقت اوسی سے کچھہ
بولنے لگیگا۔ جبتک اس حالت انبساط سے مریض باہر آتا ہے۔ اور اپنی اصلی حالت
بیداری میں ہوتا ہے تو اوسکو بالکل یاد نہیں رہتا کہ میں نے کیا کیا بات کی۔ اور کیا
سوال کیا۔ اور جواب کیا دیا۔ اور کیا کیا کام کاج کیا۔ صرف اتنا جانتا ہے کہ میں
بیخبر سویا ہوا تھا۔ اب جاگا ہوں۔ اور بعضون کو تھوڑی تھوڑی۔ یا مرشد کی قربانی سے
تھوڑا بہت یاد بھی آتا ہے۔ یا یاد رہتا ہے تو مرشد کی حکم بموجب بولتا ہے
جب مریض پر ایسی حالت وارد ہوجاوے۔ تو اوسکو حالت انبساط کہتے ہیں
درحقیقت یہہ تینوں حالتیں جدا جدا ہیں۔ یہہ تینون استغراق ہی میں داخل
ہیں۔ مگر سمجھانے۔ اور تفہیم دینی کے واسطے استغراق کی ابتدا کو استغراق۔ اور استغراق
کی اوسط کو سکر اور انتہا کو انبساط کہتے ہیں۔ سو اصل تینون علیحدہ علیحدہ ہیں

ہدایت ۴۳
تینون حالتون کا مجمل بیان

ان تینون حالتون کی تعریف اگر بتفصیل لکھی جاوے تو ایک دفتر ہو جاویگا - اور سچ
تو یہہ ہے کہ اوسکی حقیقت انسان کی عقل و ادراک سے باہر ہے یہہ وہ چیز ہے
جس سے بندہ خدا کو حاصل کر سکتا ہے یہہ وہ دولت عظمی ہے جس سے عقبا کا سکہ
ہے - خدا پرستی کے بنیاد قایم کر سکتا ہے - اور اولیاء اللہ بنا دیتا ہے - میری کیا
مجال جو اوسکی خوبیان بیان کرون - اور مجکو کیا وقوف ہے جو ایک شمہ بھی لکھہ
سکون - اونسے پوچھو جنکے سینہ مین یہہ دولت جوش مار رہی ہے - اور اونکی قدمون
پر جان و مال نثار کرو جنکو یہہ دولت ملی ہے - مجکو نام لیتے شرم آتی ہے بیت
اے تہی این عیش و عشرت ساختن ۞ صد ہزاران جان بباید باختن ۞ اول تو
مین اسکا وقوف نہین رکھتا - دوسرے ڈرتا ہون کہ اگر کچھہ تھوڑا بہت بیان بھی
کرون تو ایسا نہو کہ تم سیر و تماشے مین لگ جاؤ - اور دین کو گنوا دو - اور بیچارے
مریضون کی تندرستی کو التوا مین ڈالو خود بھی وبال مین پڑو - اور مجکو بھی
ڈالو تو میرے لئی تو نیکی برباد گناہ لازم - والا نقشہ ہو گا - مگر لاچار ہون
کہ بعض بعض باتین - جو اس علاج مین بکار آمد ہین - اور بغیر سمجھائی اچھی طرح علاج
نہین ہو سکتا - اونکی سمجھانی بغیر چارہ نہین ہے - اسلیئے جو جو اس علاج مین
بکار آمد ہین بقدر ضرورت بیان کرونگا ۞

ہدایت ۱۴۳

حالت استغراق اور سکر اور انبساط مین عمل و آمد کا بیان

تم خود ان تینون حالتون کو پیدا کرنیکا ارادہ نکرو - اور جو پیدا ہو گئی ہین
اور مریض کی طبیعت مین قابلیت ہو - اور اوسمین اسکی علامتین ظاہر ہوئی

معلوم ہووینگی۔ تو البتہ تم اسکو ترقی دو۔ اور جب ترقی ہو تو اپنا فایدہ اور مطلب
اس سے نکالو۔ تاکہ تمھاری علاج میں مدد ہو۔ پہلی معلوم کرلو کہ یہہ تینوں باتیں
ہر ایک مریض پر وارد نہیں ہوتی۔ بعضوں پر تو ان تین باتوں کا بالکل
ظہور نہیں ہوتا۔ اور بعضوں کو استغراق ہوتا ہے۔ اور سکر اور انبساط نہیں
ہوتا۔ بعضوں کو استغراق اور سکر ہو جاتا ہے۔ مگر حالت انبساط میں نہیں
پہونچتا۔ بعضوں پر یہہ تینوں حالتیں گذر جاتی ہیں۔ اگرچہ یہہ حالتیں مریض
کی شفا میں بہت مدد کرتی ہیں۔ مگر تندرستی کا ہونا ان تینوں حالتوں پر
منحصر بھی نہیں۔ بہت مریض ایسے ہوتی ہیں کہ اونپر ان حالتوں کا بالکل ظہور
نہیں ہوتا اور تندرست ہو جاتے ہیں۔ البتہ استغراق۔ اور سکر مریض کو
تندرستی لاتا ہے۔ اور حالت خواب میں گویا وہ خواب ہی اوسکی لیے شفا
بن جاتا ہے۔ اور مریض کو وہ مدد ہوکر خارج کرتا ہے۔ مگر اسکو بیدار ہونیسے
تم نا امید مت ہووے۔ اور یہہ کہو کہ خواب تو پیدا نہیں ہوا۔ شفا کیونکر ہو جاے
بلکہ اکثر اوقات یہہ تو جب مریض نیند میں داخل ہوتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ صحت
بخشی جاتی ہے۔ اور مریض بالکل کوئی تاثیر معلوم نہیں کرتا۔ جب تم مریض کو
توجہ دینی شروع کروگے اور اوسکی طبیعت اس خوش درجہ تبدیل کی طرف
راغب ہوگی۔ اور اوسمیں اوسکی استعداد اور لیاقت جوش مارےگی۔ تو نشان
ان حالتوں کا ظہور ہوگا۔ جب تم معلوم کرلو کہ بیمار کی آنکھیں بند ہوگئیں۔ اور
وہ اب غافل ہوکر سو گیا۔ تو تھوڑی دیر اوسکو مہلت دو۔ کہ وہ اپنی آپکو
اسی حالت میں مضبوط اور عادی کرلے۔ اور اپنی تصورات کو ترتیب

دیوے لیوے - اوسکے لیے ایسی حالت میں رہنا مفید ہوتا ہے جب تم [illegible] اوس
سے آہستہ اوس سے کہو کہ ایسا سوال کرو جو اوسکی بیماری کی تشخیص ہو [illegible] اور ہر طرح
پوچھو کیا تم سوتی ہو - میری توجہ سے تمہارا دل خوش ہوتا ہے - پھر توجہ سے
تمہاری بیماری جاتی رہیگی - میں کتنی دیر تک توجہ دوں - اور تمہاری
بیماری کونسی ترکیب سے جلد اچھا ہوتا ہے - جو تم کو صحت بخشی [illegible] جو کہ
تمہاری بیماری - کونسی اعضا میں رہتا ہے - اور بیماری کا سبب کیا ہے
اور اوس سبب کو میں کس ترکیب سے دور کروں - ایسے ایسے سوال اوس سے
کرو - جب تم اوس سے سوال کروگے تو تین صورتوں میں سے ایک صورت
ظاہر ہوگی - یا تو تمہارے سوال سے وہ جاگ پڑیگا - اور آنکھیں کھول دیگا
یا بالکل چپ ہو رہیگا - اور جواب نہ دے سکیگا - اور نہ آنکھیں کھولیگا - یا حالت
خواب میں تمہارے سوال کا جواب دیگا - اور آنکھیں بند رکھیگا - دوسری صورت میں یعنی
حالت انبساط سے اپنی پہلی حالت میں آویگا - اور جاگ پڑیگا - تو تمہارا سوال
اور اوسکا جواب اور جو کچھ حالت خواب میں کہا ہوگا - بالکل یاد ہوگا - پہلی
صورت میں تو تم جان لو کہ اوسکو کامل استغراق نہیں ہوا - تو تم اوسکا
افسوس کرو - اور اوسکے پیدا کرنے واسطے کوئی سبب مقرر کرو - بلکہ آخر
تک اوس سے کوئی بات کرو - اور اپنی توجہ کی ترکیب وہ وقت جیسی کی ہو
کرو - دوسری صورت میں جب تم دیکھو کہ نہ تو وہ جواب دیتا ہے نہ [illegible]
سے بولتا ہے - اور نہ آنکھیں کھولتا ہے - تو تم دو چار منٹ اوسکے [illegible] ہاتھ
پرکہ چہرہ کے آگے سینہ تک کچھ دیر پاس کر کر اس حالت کو ترقی دو - اور زیادہ

کلام ایسے مت کرو۔ بلکہ آہستہ سے بات کرو۔ اور کہو کہ سر یا گردن کو ہلاؤ۔ یا انگلی کے
اشارہ سے جواب دے تو۔ اور اسکو ہرگز ہنساؤ نہیں۔ بلکہ جس حالت میں خوش
ہو رہنے دو۔ مگر آیندہ کو شوقین ہونیکی امید رکھو۔ اور اپنی توجہ کو پورا کرو۔ امید
ہے کہ تھوڑی ہی عرصہ میں ایسی شخص کو کامل استغراق ہو جاویگا۔ جو اثر مریض پر
ایک دفعہ ہو جاتا ہے تو پھر جاتا نہیں۔ اور روز بروز ترقی پاتا ہے۔ دن
بدن زیادہ ہوتا ہے اور بغیر کسی خاص سبب کے تنزل نہیں پاتا۔ یہ سب کچھ جو
اس کتاب میں درج کیا گیا ہے یہ میں چھبیس برس کا میرا تجربہ کیا ہوا۔ اور آزمایا
ہوا ہے۔ پھر اسی صورت میں جب وہ سوتا ہوا ابتدا آنکھوں سے دیکھتا ہے سوال کا جواب
اور جب جاگی تو اصلی حالت میں سب کچھ بھول جاوے۔ اب سمجھ جان لو کہ
اوسکو کامل استغراق ہے۔ اور شکر ہوا۔ اور وہ حالت انبساط میں پہنچ گیا۔
اور جب ایک دفعہ اس حالت میں پہنچ گیا تو ہمیشہ پھر اوس حالت میں پہنچ جاویگا
اور روز بروز ترقی کریگا۔ اس حالت میں تم ایسی ایسی دو اندیشیاں کرو۔ اسکو
ہدایات دو کہ اپنی تصورات کو پختہ کرے اور اسی حالت کو مضبوط کرے
مختصر بات نرمی اور آہستگی سے کرو۔ جب سوال کرو تو جلد جواب نہ مانگو
بلکہ اوسکو جواب سوچنے اور سمجھنے دو۔ دو سوالوں کے درمیان وقفہ دو۔ جب وہ جواب
دے چکے تو ٹھہر جاؤ۔ اوسکو تھکاؤ۔ اور گھبراؤ نہیں طرح طرح کے سوال سے
اوسکا خیال نہ بٹاؤ۔ مختلف اور نئے سوال ہرگز نہ پوچھو نہ مارو۔ اگر وہ اسکا خیال
کسی طرف جھکنے لگے تو روک دو۔ اور جو اسی طرف رجوع کراؤ۔ جو دیکھتی
ہوئی بات کے خیال میں [illegible] لاؤ۔ اوسپر [illegible] کرا [illegible] نہ جاؤ۔ [illegible] کسی کا

میں مشغول ہو سو سے پاک نیت اور علاج کی اور کوئی نیت نہ ہو کہ مرید اول
اول وہ بڑی تامل کے بعد دبی ہوئی زبان سے مختصر جواب دیگا۔ بلکہ ایسا جواب دیگا
کہ مشکل سے سمجھ میں آویگا۔ لیکن جو مستغرق تہا کی استعداد بہت اچہا اور مختلف
ہوتی ہے۔ مگر آخر رفتہ رفتہ جو لکنت۔ اور رکاوٹ اور غلطی وہ کم ہوتی ہے مستغرق
میں ہوتی ہے سو رفع ہوتے جاتی ہے۔ اور جوں جوں یہ حالت استغراق بڑہتی
ہوتی ہے۔ مستغرق راستگو۔ صادق الوعدہ۔ خوش گفتار۔ پاک گرد اور شیخ
کا فرمانبردار۔ صالح اور پرہیزگار۔ صاحب شرم و حیا۔ بات کا پورا قول
کا پکا ہوتا جاتا ہے۔ اور ناشائستگی۔ اور بد اخلاقی چہوڑ دیتا ہے اپنی بری
بیوفائی۔ بدمعاملگی۔ بدنظری۔ شہوت پرستی۔ دغا و فریب وغیرہ باتوں
سے نفرت کرتا ہے۔ اور کوسوں بہاگتا ہے۔ یہانتک کہ اگر کسی نالائق بات کا حکم
شیخ بزرگوار بہی دیتا ہے۔ یا کسی اچہی بات سے روکتا ہے۔ تو ہرگز اوسے
قبول نہیں کرتا۔ بلکہ جواب بہی نہیں دیتا۔ اور برا جانتا ہے مستغرق اصول
ادیان کا جو ہر مذہب میں اچہے اور برے ہیں۔ ایک چشمہ بن جاتا ہے جسقدر
بہلائیوں سے رغبت رکہتا ہے۔ اوسیقدر برائیوں سے نفرت پکڑتا ہے۔ اور پاکتا
ہے بہلائیاں۔ اور خوبیاں اوسکی قبول سے بے عجب و ریا بغیر تعصب و
تنگی کے خلوص نیت۔ اور صفائی طینت سے جوش مارتی ہیں جہان کو
سیراب اور شاداب کیا چاہتا ہے۔ غافلوں پر افسوس کرتا ہے۔ اور
ان سب باتوں کا اثر بعد بیداری بہی اوسمیں کم و بیش قایم رہتا ہے۔ مثلاً
مستغرق کو ایسا نالائق حکم نہ دیا جاوے نہ اوسکی رو برو کوئی ایسا کیجیے

کلمہ کہا جاوے نہ ایسا خیال دل میں لایا جاوے کیونکہ وہ تمہاری اندرونی خیالات
کو جو تمہارے ذہن میں ہیں ممکن ہے آسانی سے پڑھ لیا کرتا ہے - مستغرق کی ذاتی
صفت یہہ ہوتی ہے کہ شیخ کا قول زبان سے نہیں دل سے نکلتا ہے - اگر مرشد مستغرق کو
حکم دیوے کہ تم اتنی دیر تک سونا - بعدہ خود جاگ جانا تو مستغرق اوتنی ہی دیر
بعد جاگ اوٹھیگا - یہانتک کہ ایک پاؤ منٹ تک کا فرق نہونے دیگا - شیخ
کی ہر ایک کلام جو اوسکے دل کی تاثیر سے نکلتی ہیں - مریض کے حافظہ اور بدن پر
اپنا پورا پورا اثر کرتے ہیں - اور وہ اوسکے سنبھالنے میں مجبور ہوتا ہے اور
اوسکا بالکل اختیار نہیں رہتا - یہانتک کہ اگر شیخ فرماوے تم بول نہ سکوگے یا
اوٹھ نہ سکوگے - یا تمہارے ہاتھ نہ اوٹھایا جاویگا - یا فلانی بات بھول جاؤ
گے - یا نام یاد رکھوگے - یا بے اختیار ہنسی - اور رونے لگوگے - یا تمکو نہایت گرمی یا
سردی معلوم ہوگی - تو اوسپر وہی حال طاری ہو جاویگا - جس امر کا وہ مامور ہوا ہے
جو وعدہ کریگا پورا کریگا - جو بات کہیگا سچی کہیگا - دغا فریب مکر سے نفرت
کریگا - نیکی کا موت کی طرف راغب ہوگا - ایسی ایسی بہت معاملوں کا
ظہور ہوگا - اس نسبت کی ذاتی تاثیر جب مرشد چاہیگا جاتی رہیگی - اور اگر
مرشد اوس سے کوئی بات دریافت کریگا اور اوسکو معلوم ہوگی تو وہ صاف
کہدیگا کہ مجکو نہیں معلوم یا جانتا ہوں مگر یقیناً نہیں کہہ سکتا - خدا جانے
یہہ بات ہو یا نہو - اگر مرشد اوسی حالت استغراق میں حکم دیگا کہ تم فلانی
غذا سے پرہیز کرنا - اور اتنی دن تک کہانا تو اوتنی ہی دن تک وہ غذا
بالکل نہ کہاویگا - اور اصلی حالت میں اگرچہ یہہ بات اوسکو یاد نہوگی مگر اوسکا

اثر اوسکا ظہور ضرور ہوگا۔ اگر مرشد فرماوے کہ حقہ نہ پینا۔ اور کبھی نہ کھانا۔ فلانے
چکھ نہ جانا۔ اور فلانے دوا کھا لینا۔ اور فصد کھلوا لینا۔ اور پچھنے لگوا لینا
غرض جو کچھ حکم دیوے۔ یا جس چیز سے اور جس کام سے منع کرے۔ اگرچہ بعد بیداری
اصلی حالت میں اوسکو یاد نہو۔ مگر ضرور مان لیگا۔ اور اسی طرح کرے گا
یا باز رہیگا۔ اور اوس سے نفرت کیا کریگا۔ اور امر اور نہی کا بلا تکلف بجا لانا
اوسکو واجب ہوگا۔ اس حالت میں اوسکی نظر بڑی بلند ہوگی۔ اور بصیرت باطنی تو
جو اس چشمہ ظاہری ہیگا اور جو اس چشمہ باطنی بیدار اور ہوشیار اور ایسے طالب
پر ہوگی کہ جدہر اپنے خیال کو رجوع کریگا۔ بڑی صفائی اور خوبی سے دیکھ لیگا
اگرچہ وہ چیز کتنی ہی دور ہو۔ اگر اپنی مرض اور بیماری کی طرف غور کریگا تو اوسکے
سبب اور باعث اور سب رگ اور پٹھے عیب و صواب اوسکا ٹھیک ٹھیک پہچان
لیگا اگر اوسکی علاج اور ادویہ کی طرف جانچ کریگا تو سب کچھ بتلا دیگا۔ اور بے
غلطی کہا کریگا۔ اگرچہ خطا سے محفوظ ہوگا مگر مطلق غلط بھی نہ کہیگا۔ اور ممکن
نہیں ہوگا سچ سچ بیان کریگا۔ اپنی بیماری۔ اور علاج۔ اور تدبیر کی اچھی
اور بھی بتلا دیگا۔ اور جو اوسکی ادراک اور فہم سے باہر ہوگا صاف صاف کہدیگا کہ
میں نہیں جانتا۔ یا اتنا جانتا ہوں نہ یا وہ نہیں پہچان سکتا۔ اس بات کو
میں یقینا کہتا ہوں کہ ضرور ہوگی۔ اور اس بات میں میرا یہ گمان ہی جدا جدا
ہو یا نہو۔ میں کچھ طور سے بیان نہیں کرتا۔ اگرچہ ان سب باتوں میں
کچھ شبہ بھی ہے۔ مگر مستغرق کا ہوتا ایسا ایسا حال ہوا کرتا ہے۔ کبھی
کبھی وہ زمانہ گذشتہ کا بھی حال بیان کردیگا۔ اور کبھی کبھی استقبال کے

خبر دیگا نگر تمکو خیال رہے کہ سوا اسکی اوسکی بیماری یا اوسکی علاج معالجہ کی اوسکا
خیال کبھی اور بات کی طرف ہرگز نہ جانے دو نہ اوس سے کوئی اور بات پوچھو۔ اوس
جو وہ خود بخود کہیں جو بعد بیہودہ بک یا کسی غیر بات کا بیان کرنے لگی۔ تو اوسکو
نہ روکو اور جہانتک ممکن ہو اوسی اوسکی بیماری کی طرف مشغول رکھو۔ اور کبھی
ذکر مذکور کرتے رہو۔ اور جب مریض حالت انبساط میں پہونچ جاوی تو باتیں کرنا
موقوف کرو۔ مگر اوسکی طرف ہر رجوع رکھو۔ اور نگران رہو۔ اگر تمکو مریض سے
کوئی ضروری بات پردہ کی دریافت کرنی ہو جسکا ظاہر کرنا لائق نہو۔ تو پہلی
اوسکی اشد ضرورت دیکھ لو جب دریافت کرو۔ اور اوس راز کو نہایت امانت
داری سے اپنے دلمیں پوشیدہ رکھو۔ اور تا دم مرگ کسی پر ظاہر نکرو۔ اور
مریض مستغرق کو اوسکے بہول جانیکا حکم دو تاکہ بعد بیداری یاد کرکے وہ شرمندہ
نہو۔ اور طرح طرح کی پیچ میں نہ پڑ جاوی۔ اور مستغرق پر حالت استغراق
کے باتیں جو کہی سنی ہوں اوسکی اصلی حالت بیداری میں بالکل ظاہر کرو
یہ نقصان کی بات ہے۔ اگرچہ تمہاری دلکی بات اور ارادہ۔ اور امر مخفی
جو اپنی دلمیں تم مضمر رکھتی ہو مستغرق بغیر کہے معلوم کرلیتا ہے۔ مگر تمکو مناسب
ہے کہ جو کچھ کہنا ہو الفاظ لسانی سے تقریر کرکر اوسکو سمجھاؤ۔ اور بشرط ضرورت
دلکا ارادہ بھی بغیر الفاظ اور تقریر زبانی کام دیگا۔ جب مستغرق استغراقی
خواب سے اصلی حالت بیداری میں آجاوی۔ تو بالکل استغراقی خواب اوس سے
زائل کردو۔ ایسا نہو کہ بیداری میں بھی تہوڑی بہت تاثیر باقی رہجاوی یہ بہت بری
نا کاملیت کی بات ہے کیونکہ پہر اوسکو ہر وقت استغراق کی عادت پڑ جاویگی تو گویا

یہ ایک نئی بیماری ٹھہری مناسب ہے کہ اوسکو بالکل اس سے خونسے خالی کردے

ہدایت ۳۵

مستغرق سے سوال جوابکا طریقہ

جب تم دیکھو کہ ہمارے اول سوال کا جواب مریض نے دیا تو اول سوال شکو دوسرے
اور تیسرے سوالوں کے رہبری کریگا - اور پیچھے ہر روز برابر جواب سوال ہوگا اور
بروز ترقی کرتا جاویگا - تم اول اول دن سے ایسی ایسی سوال کرو - تمہارا دل
خوش ہے - اگر وہ کہی ہان تو اوس سے کہو جب جاگوگے جب بھی دوسرے
توجہ کیوقت تک خوش رہنا - اگر وہ کہی اچہا تو دوسرے دن تک خوش و خرم
رہیگا - اوس سے کہو اب جب مین تیری توجہ کرون تو اتنی منٹ مین مستغرق
ہو جایا کرو - زیادہ دیر نہ لگایا کرو - اور امید رکھو خدا تعالی تمکو شفا بخشیگا -
شک نہ لایا کرو - ہر وقت خوش و خرم رہا کرو - فلانی غذا جو تمہاری بیماری کو
مضر ہے اوس سے پرہیز کرنا - جیسی اسکا عدہ کرو کہ توجہ مین بیٹھنا ناغہ نکرونگا
اور توجہ مین تم اتنی دیر تک سونا بعدہ جاگ جانا - فلانی بات جو تمکو اوس
حالت استغراق مین کہی ہے اپنی اصلی حالت مین یاد رکہنا یا بہول جانا - غرض
جو جو بات اوسکے حق مین مفید ہو اوسکا حکم کرو - اور جو بات مضر ہو اوس سے منع
کرو - اور اقرار اور وعدہ کرالو - انشاء اللہ وہ اپنی وعدہ کو وفا کریگا - اور اپنی اصلی
حالت مین تمہارا امر حکمی بجالاویگا - جب دیکھو کہ ہماری حکم پر عمل کرتا ہے
اور جسکو حکم کرتے ہین اوس پر قائم رہتا ہے تو اب اوس سے پوچھو کہ تم جانتے ہو کہ تمکو
کیا بیماری ہے - اور کہانتک ہے - اور کس سبب سے ہے - اگر وہ کہی مین نہین جانتا

تو اوسکو حاضر کرو۔ اور ڈھونڈو۔ اگر وہ بتلا دے کہ میرے فلانی اعضا میں
فلانا قصور ہے اور فلانے سبب سے ہے تو اب اوس سے پوچھو کہ اسکا علاج کیا
ایسا علاج بتلاؤ جو میں توجہ سے کر سکوں۔ اور کس ترکیب سے تمکو توجہ دوں
جو یہ مرض دور ہو جاوے۔ اگر وہ توجہ کی ترکیب بیان کرے تو اوس سے مکرر
دریافت کرو کہ اگر اس ترکیب سے جو توجہ کرونگا تو تمہارا مرض ضرور جاتا رہیگا
تمکو کامل یقین ہے یا گمان سے کہتے ہو۔ اگر وہ کہے کہ مجھکو کامل یقین ہے کہ اگر
آپ اس ترکیب سے توجہ دینگے تو مرض میرا ضرور جاتا رہیگا۔ تو اب تم اوس ترکیب
کو اوس سے اچھی طرح دریافت کر لو۔ اور یہ بھی پوچھو کہ کون کونسی تبدیلات
ظہور پاوینگے۔ اور کتنی دن میں اچھی ہو جاؤنگی۔ اگر وہ جیسا بیان کرے ویسا ہی او
طرح۔ او وا وسی ترکیب سے بلا کم و بیشی کے اوسکو توجہ دو۔ ہرگز اپنی رائے موجب
کام نکرو۔ پھر جس جس تبدیلات کی ظہور کا اوس نے پتہ بتا دیا ہے۔ اوسکی ظہور کے
منتظر رہو۔ اگر اوس ظہور میں کچھ کمی و بیشی پاؤ تو اوس سے پوچھو۔ تم سے جانلو
کہ جو بات نکلیگا۔ یا وعدہ منتشر کریگا۔ اوسمیں جھوٹ۔ اور وعدہ خلافی
ہرگز نکریگا۔ اگر وہ کہے کہ مجھکو تمہاری توجہ سے تو آرام نہوگا۔ مگر فلانی دوا کہانے
یا لگانے سے آرام ہوگا۔ تو تم اوس دوا کا نام اور صفت اور وزن۔ اور ترکیب
سب پوچھ لو۔ اور اوسی حالت استغراق میں وہ دوا کہلاؤ۔ اور پسینہ
کراؤ۔ اور پوچھو کہ کس قدر کس ترکیب سے کہلاؤں۔ پلاؤں۔ پھر تم اوس
دوا کی تاثیر کسی طبیب دانا سے پوچھو۔ اور سمجھ لو جاوم کر لو۔ کہ وہ دوا قاتل
تو نہیں ہے یا جس قدر وہ کہا یا چاہتا ہے اوس قدر مضر تو نہ پڑیگی اگر کچھ مضر معلوم

کرو یا طبیب منع کرے اور کہدے کہ فلانی مرض کو یہہ بالکل مفید نہوگی تو تم بہی
اوس سے بکار اور تمام اپنا شکایت رفع کرو جب سب طرح وہ تمکو شفا کا یقین دلاوے
تو پہر بیشک اوتنی ہی ترکیب اوسکو کہلاو۔ اوسکا اپنا اور بتلانا ہرگز
غلط نہ پڑیگا۔ اور وہ سچا ہوگا۔ اور جو کہدے کہا دیگا۔ یہہ سب سوال و جواب
وہ تمسے اوسی حالت استغراق میں کریگا۔ اور جبکہ انکہوں سے سب کچھ دیکھہ لیگا
اگر اوس دوا کا ملنا دشوار ہو یا جس ترکیب سے وہ توجہ کرنیکو سمجہاوے۔ اور تمہاری
الغرض وہ ترکیب عمل میں لانا مشکل معلوم پڑے یا تمسے اوس طرح بالکل نہو سکے تو
سبب باتیں بیان کرکر اوس سے عذر کرو۔ اور کہو کہ اسکے بدلے اور کوئی علاج
ایسا تجویز کرے جو ہوسکے۔ اور مشکل نپڑے سو وہ یہہ بہی بتلاویگا کہ فلانی فلانے
تبدیل پہیر کر دیگی۔ اور ایسا ایسا ظہور ہوگا۔ اور اتنے دن بعد صحت درست ہو جاویگا
یہہ عارضہ تمکو پہر بالکل نہوگا۔ یا اتنے دنوں بعد تہوڑا یا بہت پہر ہو دیگا۔ بعضی
اپنے مرنیکا وقت بتلا دیتے ہیں۔ اور بیماری کی شدت کا وقت بتلاتے ہیں
یہہ بہی کہدیتے ہیں کہ فلانے روز ہمین کوٹہے سے گرجاوینگا۔ ٹہوکر کہاونگا۔ اور
ہاتہ یا پاؤن ٹوٹ جاویگا۔ یا کنوئین میں گر جاونگا۔ اگر ایسی کوئی بات مستغرق
بتلاوے تو اوسکو حکیم و دیگر اسباب کو بالکل بہول جانا تاکہ گہبرانہ جاوے بلکہ
جو اوسکا بندوبست کرلینا۔ ایسی ایسی ہزاروں باتیں کامل مستغرق نے ظہور
پائی ہیں۔ میں کہانتک بیان کرون۔ سنیرا اور تمہارا مقصود تو صرف
بیماری کے علاج کرنیکا ہے سو تم اوسی حد کے اندر رہو۔ اور باہر ہرگز

تمام شد

ہدایت ۱۰۳

مریض مرشد کی بیماری نہیں بتلا دیتا

بعض شخص جنکو اپنی حالت میں کمال حاصل ہے ہمیں تو چیلوں [illegible]
کہ تمکو فلانی بیماری ہے - اور تمہاری فلانے عضو میں فلانا قصور ہے اسکا جلد
علاج کر لو ورنہ فلانے دن فلانی بیماری ہو جاویگی اور ایسا ایسا زور دیگی
اور اتنے دنوں رہیگی - اور فلانے علاج سے رفع ہوگی - یا فلانی بیماری
جو اب تمہارے اندر ہے فلانے دن تک رہیگی پھر خود بخود چلی جاویگی فلانا نا فلانا
کام تمہارے حق میں بہتر ہوگا - اور فلانا فلانا کام تمکو نقصان دیگا - اسوقت
فلانی فلانی شخص فلانی مکان میں بیٹھے ہیں - اور یہہ یہہ کام کر رہے ہیں
اور ایسا ایسا مذکور کر رہے ہیں - اگر تم مریض کی رغبت ایسی باتوں کیطرف دیکھو
تو تاکید اوسکی منع کر دو - اور جبر اوسکو - ورنہ اوسکی شفا میں خلل پڑ جاویگا
کیونکہ ایسی ایسی تماشوں میں پڑ جاوینگے - یا اوسکو ڈالینگے - تو بیشک تم اپنی
مقصد مطلب سے محروم رہوگے - اور نقصان اوٹھاوگے جیسے تم سے کہیں بعضے
نہی اعرابی نے کہیں رہ گئے تو بھی رہی تبرک تماشت - اور تمکو لازم ہے بلکہ ادب
ہے کہ ہمیشہ ہر روز مریض کا حال بخوبی پوچھتے رہو اور اوسکو بہی ضرور بتاتے رہو
اپنے کم و کاست بیان کیا کرے - اور کچھ نہ چھپاوے - اور معالج کو اپنا بڑا مونس
اور غمگسار خیر خواہ بہتر تدارک کرنیوالا سمجھے - اور اپنے تئیں بالکل
اوسکی سپرد کر دے - اور اعتقاد - اور اعتماد رکھے

ہدایت ۱۰۴

[illegible]

اگر تم دو تین بیماروں کا علاج کر چکے ہو۔ اور اونمین ایک مریض مستغرق بھی
تھا۔ اسکا پورا۔ اور اپنی بات کا سچا تھا۔ ایسی تدبیر علاج ہو۔ اور اوسکی صفت اور
دوسرے کو تم آزما چکے ہو۔ تو اون دونوں مریضوں میں سے پہلا اور جسکو دیا ہو اوسکے
ساتھ ربط دو۔ یعنی اوس مریض کا ہاتھ پکڑ کر اوس مستغرق کے ہاتھ میں پکڑا دو
اور پوچھو کہ اسکا حال بیان کرو۔ جس سے اسکی قسم اور کچھ پتا اوسکی بیماری یا تکلیف
کا مستغرق کو نہ بتاؤ۔ اور پھر اوس مستغرق سے بیماری۔ یا اوس مریض کے
بیماری تکلیف کی بابت میں ایسی بات کوئی زبان سے نکالو۔ جو مستغرق تمہاری بات
کو پکڑ کر اوسیطرح کہنے لگے۔ اور تمہارے خوش کرنیکی خاطر سے کہ ہاں سچ
کہتے ہو۔ یا اسیطرح ہوگا جسطرح تم کہتے ہو۔ بلکہ کل حال اوسی سے
دریافت کرو۔ اور غور کر او سے تاکہ وہ سوچ سمجھکر اپنی معلومات سے تمکو جواب
اور سب باتیں بتلاوے۔ جب وہ مریض بیمار کی بیماری کا حال ہو بہو بیان کرے
اور سچ سچ جو واقعی امر ہے بتلاوے۔ تو بیماری۔ اور بیماری کا سبب۔ اور اسکا
علاج اور تدبیرات اور صحت کا عرصہ دریافت کرو۔ اگر اوسکو اپنی دریافت
میں سچا پاؤ۔ تو بالکل اوسیطرح عمل درآمد کرو جسطرح وہ بتلاتا ہے۔ بیشک
تم کامیاب ہو جاؤگے۔ اور جلد شفا بخشوگے۔ مستغرق جھوٹ بات کبھی نہ کہیگا
نہ مستغرق اپنی لعنی جھوٹا علاج بتلاویگا۔ نہ اپنی نفس پرستی کا ارادہ کریگا
ہمیشہ ایسی ایسی حالات بتلانے میں کامیاب ہوگا۔ بعض اوقات اوسکی طبیعت
بالکل طیران پر متعین ہوتی۔ اور نہ اوسکو بلند نظری ہوتی ہے نہ غائب کی

بتا سکتا ہے بلکہ وہ صاف صاف کہدیتا ہے کہ مین اوس وقت یا اسبات کو
نہین بتا سکتا۔ اور یہہ بھی یاد رکھو کہ مریض مستغرق آپکے سوا اور چیز یاد
رکھتا بھی نہین ہوسکتا۔ اگر مریض کو کئی بیماریان ہون تو سمجھا سمجھا بیماری کو
یکے بعد دیگرے ہر بیماری کیطرف رجوع کراؤ ٭

ہدایت ۳۸

اپنی بیماری کا آپ علاج کرنا

عامل ہو کر کوئی شخص اپنے بیماری کا آپ علاج کر لے مگر اسمین چند باتین
ہین جنکا سمجھنا ضروریات سے ہے جیسا تم معلوم کر چکے کہ بیمار آدمی بیمار کے
علاج کرنیکے لائق نہین کیونکہ بسبب بیماری اوسکا نور بھی مکدر ہوجاتا ہے
اور جب ایسا بیمار ارادہ ہوا اوس نور کو دوسرے مریض مین داخل کرتا ہے تو وہ مکدر
نور اپنی بیماری بھی بسبب دوسرے مین جاتا ہے۔ اور اوسکو بیماری پیدا کرتا ہے
پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوس مکدر نور سے اپنی بیماری کا آپ علاج کر سکے۔ اور
اوسکی طبیعت بھی بسبب بیماری کی پریشان اور مضطر ہوتی ہے۔ اور ایسی حالت
مین خود علاج نہین بن پڑتا ہے البتہ یہ اوسوقت ہوسکتا ہے کہ کوئی خفیف
بیماری اوسکو ہو جسمین اوسکو گھبراہٹ اور پریشانی نہوویگی یا کسی خاص
عضو مین کوئی پھوڑا یا پھنسی۔ یا ورم۔ زخم وغیرہ ہووے اور طبیعت
اوسکی ٹھکانے پر ہے۔ تو اوسوقت وہ اوسکو الگ اوس بیمار حصے کی
جگہہ پر توجہ کرے۔ اور تصور دیگر سے خالی کرے اور اپنا دم کیا ہوا پانی پیا
کرے۔ تا بیمار تندرست ہو جاوے۔ بہتر یہی ہے کہ دوسرے شخص سے

توجہ مین بیٹھکر علاج کرادو - مگر بعض بعض لوگون کیواسطے جو اپنی تئین شیخ
سمجھتے اور صاحب عزت خیال کرتے ہین یہہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ اونکا
نفس بالکل اسباب کو گوارا نہین کرتا کہ دوسرے سے خصوص دوسرے جو اپنا
خادم ہو توجہ لین - اور تندرستی پاوین - یہہ ایک ویسے لاعلاج بیماری
ہے جسکا خدا ہی علاج کرے ایسے لوگون واسطے یہہ بندوبست بہتر
ہے کہ وہ اپنے خادمون مین سے ایسے خادم کو ڈھونڈین جسپر استغراق
اور انبساط کی حالت آسانی سے پیدا ہوجاتی ہو ایسے خادم پر اول وہ
خود توجہ کرین اور اوسکو حالت انبساط مین لاوین - جب اوسپر حالت
انبساط بخوبی طاری ہو تو اوسکو حکم دیوین کہ ہمکو توجہ دو اور ہماری
بیماری کو دور کرو - اور جب تلک ہمکو صحت نہو ہر روز اسیطرح توجہ کیا کرو
اور اس توجہ دینے کو اپنی اصلی حالت مین بہول جانا - اور بالکل کبہی
یاد نکرنا - ہر روز اوسکو یہی حکم دیا کرین اور اوسکے توجہ مین بیٹھا کرین
بیشک وہ صحت پاوینگے - اور اس بات سے جسکو وہ رسوائی اور بے عزتی
سمجھے بیٹھے تھے بے فکر ہوجاوینگے اول جب اوسکو حالت انبساط مین لاوین
تو حکم دین کہ بغیر ہمارے جگائی تم نہ جاگنا یا گھنٹہ دو گھنٹہ کا جتنی دیر مین
وہ اپنی توجہ سے فراغت پاوین جاگنے کا وعدہ کرالین وہ توجہ بہی دیگا
اور مرض بہی دور کریگا - اور کبہی اوسکو یہہ خیال بہی نہوگا کہ مینے انکو توجہ
دی ہے - یا سبب مرض کیا ہے - مگر تم اوسکے حالت بیداری مین اوس
سے اسباب کا ذکر نکرو - نہ اوسکے استغراق کا حال اوسپر کہولو - بلکہ

ہر ایک مستغرق ہو اونکے استغراق کی باتین بیان نکرو - ایک ترکیب اور
بھی ہے - اگر تمہارے کسی خاص اعضا مین بیماری ہو وے - اور اوسکو گھبراہٹ
اور پریشانی ہو - اور جو تو تنہائی مین ایک بڑا آئینہ اپنی آگے رکھو - اور اپنے
عکس کو دیکھکر جو ترکیب مناسب ہو اوس ترکیب سے علاج کرو - خیال اوس
عکس کی طرف جماؤ - اور اوس آئینہ کی ضرورت پر پاس کرو - انشاء اللہ
شفا ہو جائیگی - بعض بعض خاص بیماری واسطے خاص شغل بھی ہین
مگر بخوف طوالت نہین لکھ سکتا - البتہ روبرو سمجھا سکتا ہون ؛

ہدایت ۳۹

مغرور لوگ جو نفس امارہ کی مقید ہین میری کتاب پڑھ
کر ہنسینگی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر عیب لگاوینگے - اور جو شخص لطف
اور حق پرست اور صداقت پسند ہین وہ خوش ہونگے
اور داد دینگے

مین سچ کہتا ہون کہ اس کتاب مین فضول بات کوئی نہین ہے - اور وہی لکھا ہے
جسکا تجربہ کر لیا ہے - اور چھبیس برس کے عرصہ سے کام آ رہا ہون - اور مین یقینا
کہتا ہون کہ اگر میری تجربہ پر لوگ وکالت عمل کرینگے - تو جو کچھ مین لکھ دیا ہے
بعینہ آزما لینگے - اور جب مشق کرینگے تو بڑی بڑی فوائد اوٹھا وینگے - مگر مین سمجھ بھی جانتا
ہون کہ مغرور متکبر لوگ جو نفس امارہ کے بند ہین میری کتاب پڑھ کر حسد کرینگے
اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر عیب لگاوینگے - اور طرح طرح کی باتین بناوینگے جو اُنکے
میرے وہم و خیال مین بھی نہین - اور بے خبر بھی ایسا ہی کہ بیہ ترین ہو رنگا

۱۱۸

عیب حسد ہی جسمین ہم خود مبتلا ہین - اور رات دن اسکے ابتلا کرتی ہین
خدا تعالی انکو دلمین پہندک ڈالی - اور خیر پسندی - اور انصاف دے ہم کو
اسلیے دنیا مین آئے ہین کہ رب کی بندگی کرین - خلقت کو نفع پہونچاوین
عاقبت کی خوبیان کماوین - نہ یہ کہ ایک دوسری پر حسد کرین - اور فساد
ڈالین - لوگون پر ظلم کرین - اپنے اپنے عیبون کو ہنر - دوسرون کے
عیب جوئی کرین - اگر خدا تعالی اعقل دے تو وہ کام کرو جو عاقبت مین
اچھا پہل دے - میری تحریر مین کم فہمی اور ایچا و فکر دے - تجربہ کرو - آزما لو
مصیبت زدو کا دکہ دور کرو - جی شناسی کرو - مجھکو بھی دعا خیر سے یاد رکھو
اور بخشش چاہو - اور جو لوگ شریف اور حق پرست ہین - اونکی امید ہے کہ وہ
ضرور اس کتاب کو پسند کرینگے - خوش ہونگے - وار ونکے خلقت کو
نفع پہونچاوینگے - مجکو نیکی سے یاد کرینگے - اسکا صلہ دیگا خدا اور زوال ...

ارشاد آٹھوان

متفرقات مضامین مین

اس کتاب مین ہی ایک مضمون کو کئی کئی جگہ مکرر سہ کرر لکہدیا ہی ہرچند کہ
یہ فصاحت اور بلاغت کی نزدیک عیب جانا ہوتا ہی مگر چونکہ میرا ارادہ
خلق اللہ کو عام فائدہ پہونچانیکا ہے - نہ اپنی فصاحت - بلاغت - اور
علم جتلانیکا - اور نہ مجکو علم ہے نہ وقوف - یہ نہی مکرر اسکے ساتھ جگہ جگہ
اسلیے لکہا ہی کہ طالب علم اگر ایک جگہ نہ سمجھ سکے تو دوسری جگہ سمجھ
جاویگا - اگر بہول گیا تو اوسکو تمام کتاب مین ڈہونڈنا اور ٹٹولنا نہ پڑیگا

میں تکرار میں بہت فایدہ حاصل ہوگا - اور ہر جگہہ اپنا مطلب نکال لیگا
ہمارا غیر مقصود تو صحبت زدہ کی صحبت نا اہلی کا ہے - نصیحت کی
اور جو ان پر چارہ کرنے کا ہے سو تو کہ بید روی ہی اندیشہ اغوا نسبت
کیا ہے اور دوسرا اس میں کلام نہیں ۔

ہدایت ۴

جسطرح مریض توجہ کی تاثیر اپنی اوپر معلوم کرتا ہی اسی
طرح بعض مرشد کو بھی یہ اثر محسوس ہوتا ہے
جب شیخ بزرگوار توجہ دینی کی مشق کرتا ہے - اور بے خیال ہو کر مریض کے
طرف متوجہ ہوتا ہی - اور اپنی ذات سے یہہ تحرک نور نکالتا ہی تو اوسمیں بھی
اول ول چھا سا چھاتا جاتا ہے - رفتہ رفتہ ایسی حالت میں پڑ جاتا ہی جسکا
بیان تحریر اور تقریر میں نہیں آتا اور اقسام اقسام کا اثر محسوس کرتا ہی -
بعض بعض شیخ اپنی فراغت اور ذکر کا وقت سی اپنی اندر ایسا الہام معلوم کرتا
ہے کہ صحبت اور مدارج تبدیل کا وقت - اور بیماری کی جگہہ - اور اوسکی حقیقت
اور تشخیص کو معلوم کر لیتا ہی - مگر یہہ اون لوگونکو معلوم ہوتا ہی - جنہوں نے
بڑی سرگرمی سی اوسکی مشق کو بڑہا لیا ہی - اور کمال شوق اور ورد سے
اسکو اپنا کلی مقصود ٹھہرا لیا ہے - مجکو تو اتنا اسمیں بات میں حصہ نہیں ملا
اسلیے کہ جب میں کمال بے خیالی سی متوجہ ہوتا ہوں تو مجکو خود استغراق
ہو جاتا ہی اور میرا خیال اور باتوں کے طرف ہٹ جاتا ہے - جسکو بیماری کے
باہر ... ہتا - اور باطنی لذت میں دل پھنس جاتا ہی سلا جاتی

پھر تنزل کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے - اسلئے مین ابھی تاثیر حصول سے
محروم رہ جاتا ہون - اور اسکا ذکر اسلئے لکھتا ہون - کہ شاید کسیکو
اسکا شوق ہووے تو وہ اسکو آزما سکتا ہے - اور طرح طرح کی نتایج نکال
لیتا ہے - اور قطعی دلایل اور امتحان سے علمی طور پر اپنی خادمون اور طالبون
مین رواج دے سکتا ہے - بعض بعض ایسے جسمانی خواص ہین جو مرشد کو
قطعی یقین دلاینگے کہ اوسنے رابطہ قایم کر لیا ہے اور توجہ کی تاثیر مریض پر
ڈالتا ہے مرشد کی ہاتھہ اکثر پاس کرنیسے گرم ہو جاتی ہین - اس سے یہہ ظاہر
ہوتا ہے کہ شفا بخش تاثیر اونمین سے نکلتی ہے - مرشد کی ہاتھہ پاس کرتے
وقت جب بیماری کی جگہہ کے مقابل آ جاتی ہین - یا نشانہ کرتے وقت
مقابل ہوتے ہین تو وہ اپنے ہاتھون مین ایک قسم کا درد اور تکلیف پاتے
ہین جو کہنی سے بازو کیطرف چڑھتا جاتا ہے - کبھی ہاتھہ بے حس - اور
سُن اور سست ہو جاتا ہے - اور اوسپر وزن ہو جاتا ہے - اور اپنی
طبیعت مین بھی بیماری کا مزہ معلوم کرلیتی ہین - اور یہ تاثیر بیماری کی
کمی کے ساتھہ کم ہوتی جاتی ہے - اور جب شفا ہوتی ہے تو یہہ بھی جاتی رہتی
ہے - اور اوسکی موقوفی سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے - اور ظاہر ہوتا ہے کہ اب حاجت
کی باقی نہین رہتی ہے - بعد شفا استغراق بھی جاتا رہتا ہے یا کم ہو جاتا ہے
کبھی جب مرشد اپنا ایک ہاتھہ شکم پر اور دوسرا پشت پیر رکھتا ہے
تو دونون مین ایک توصل سا معلوم کرتا ہے - اس سے یہہ ثبوت پہنچتا
ہے کہ یہہ لہر مریض مین پہونچتا ہے - اور تجوبی گہیرتا ہے - تین باتین

جب مریض جو بیمار کی بیماری کی سبب بہت شدید اثر کرتے ہیں تم بیمار
کے سامنے ایسا مقابل ہو کر بیٹھو کہ تمہارا ہر عضو اوسکے ہر عضو کے مقابل
ہو - اور تم پانچ منٹ پہلے سے اوسکی انگوٹھی پکڑو - ایسا کہ ایک
جان تم غالب ہو جاوے بعدہ آہستہ آہستہ پیشانی سے پانون تک ایکدو
اپنے ہاتھوں کے فاصلے سے انگلیوں کو تھوڑا خمیدہ کیے ہوئے پاس کرو - اور ہاتھوں
کو فقط اتار و تسبیح کرو جتنا ہاتھوں کے برداشت کرنے کے لائق ہو
اور ان تمام خواصوں کی جانچنے میں مصروف رہو - اون تینوں
عجیب باتوں میں ایک تو یہ ہے کہ تم اپنی ہاتھوں یا انگلیوں یا ہتھیلیوں
میں مختلف تاثیر معلوم کروگے جبکہ وہ مریض کی عضو بیمار کی آگے سے
پاس کر کے گذرینگے - اور وہ خواص اور تاثیر یہ ہیں - یا تو ہاتھ تمہارے
بیحد سرد معلوم کروگے - یا حرارت اور سوزش پاؤگے - یا سوئیاں سے
چبھینگے - یا ہلکا ہلکا درد ہوگا - یا ہاتھ سن یا بیحس ہو جاوینگے - ان
خواص سے تم خاص بیماری کی جگہ معلوم ہوگی جس عضو کے مقابل
کوئی اثر ہوگا یہ وہی بیمار حصہ ہوگا جسپر تمکو توجہ کرنا اور پاس کا جاری
رکھنا - اور ہاتھوں کا ٹھہرنا ضرور ہوگا - اس سے تمکو موضع بیماری کی
معلوم ہو جاویگا - اور توجہ کرنا بھی سہل ہو جاویگا - دوم تم اپنے جسم
کی اندرونی عضو میں وہی تکلیف معلوم کروگے مطابق اوس عضو
مریض کے جو ان تمام بیماری مریض کے عضو میں ہے - جیسے اور یہ ہمیشہ
کی دلسوزی اور ہمدردی کا سبب ہوگا - جو تمکو بیماری کی جگہ اور عضو بیمار

کو تشخیص کر لوگے۔ اگر ایسی صورت واقع ہووے تو مفصلۂ ذیل ہدایت پر کاربند ہو
معلومات کے یقین بڑھانے واسطے تم اپنی ہتھیلیاں مریض کے نزدیک
کرو اور دیکھو کہ وہ اثر زیادہ ہوتا ہے۔ بعدہ تم اپنی ہتھیلیاں رفتہ رفتہ مریض سے
دور کرتے جاؤ۔ اور اپنی ہتھیلیاں ہٹاؤ۔ یہانتک اگر ڈیڑھ گز تک پہونچے پھر انکو
اور اتنی ہی دور سے پاس کرو۔ پھر آزماؤ کہ وہ اثر اب بھی تمہارے عضو
مقابل میں تاثیر کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کم اثر ہوتا ہو۔ یا ہوتا ہی نہ ہو تو
یقین جانو کہ بیشک یہی بیماری کی جگہ کو تشخیص کر لیا۔ پھر تم خاص اوسی
اوسی جگہ پر توجہ دو۔ اور مشغول رہو۔ یہ ہے خاص بات کہ تم ایک قسم
کا لڑائی مچاؤ۔ اور جو ان مریض کے بعض بعض عضو سے اٹھتا ہو۔ اور
بعض بعض طرف جاتا ہو معلوم کروگے۔ یا تو تمہاری ہاتھ کو محسوس
کریگا۔ یا دیکھا دیگا جو خود بخود ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف جاتی ہو
راغب ہوگا۔ اور جب اختیار ہو سکے گا۔ پھر تم مطلقاً اوسکے اطاعت
کے لئے اپنے ہاتھوں کو سست اور ڈھیلا چھوڑ دو۔ اور جدھر جائیں
جانے دو۔ اور زور نہ لگاؤ اور نہ انکو ہٹاؤ۔ اس خواص کے حاصل اور
معلوم کرنیکی طاقت کچھ عرصے کے بعد جو کم یا زیادہ ہوگا تمکو پیدا ہوگی۔
اور جب ایکدفعہ معلوم ہوگئی تو تم بدایتہ اوسکی پیرو ہوگے۔ اور گویا کہ
عقل نہیں آئی۔ اور الہام ربانی سے توجہ دوگے اور انکو آپ ہی وہ وہ
نفع پہنچیگا جو بیان سے باہر ہوگا۔ پھر تم اپنے مرضی سے اوسکو ترقی دوگے
یا کم کروگے۔ یہ تمہارا تکو ... تبدیل اور اوسکے ختم کا وقت معلوم

کر اینگے ہم اور وہ جو اشغال لکھے تو قایم ہو جائنگا کبھی ہمہ وقت مبتلا و مشغول رہنگے پھر تم
توجہ چھوڑ دوگے - اور مریض کی طرف انکو کچھ کشش اور میلان معلوم نکرینگے
تم بیماری کی تشخیص ہرگز کبھی دریافت کرسکوگے اور اونسے تمکو علاج
معالجہ کا طریقہ بھی دریافت ہوگا - اسکا بیان بہت طوالت رکھتا ہے
اسلیے ہم اسکا مفصل بیان نہین کرتا اور اوسکی معلومات پر شفا کا ہونا
منحصر ہے نہین اور اسکی بیان مین طرح طرحکا اسرار ظاہر کرنا پڑتا ہے
ایسا شاید ہین معالج کو بڑی خطر مین ڈالتا ہے - اور اوس فن اتی مفید مقصود
ہے جسکا نام صحت اور شفا ہے - وہ دور ڈالتا ہے - اسلیے اسی پر اکتفا کیا
گیا ہے - اگر شوق رکھتے ہو تو نیک نیتی سے کسی کامل کے سینہ سے حاصل کرو

ہدایت ۱۸

بیماری کی جگہہ نوزد کا بھرنا - اور ہر ہر عضو پر پاس کرنا کیا
ضرور ہے واجبات سے ہے

سوال

شاید تم یہہ سوال کرو کہ تم شروع کتاب مین لکھہ چکے ہو کہ اسلیب امراض کے
نہایت طریقہ ہین - اور اون کل طریقوں سے مریض کو فایدہ پہونچ سکتا ہے
اور یہین تو کسی مین بھی نوز جمع کرنے اور ہر ہر عضو پر پاس کرنیکا ذکر نہین
معلوم ہوتا - تم تو ترکیب تمام کتاب مین لکھتے ہو ہر ایک عضو پر نوز
جمع کرنے اور پاس کرنیکا ذکر کرتے ہو گویا مدار اسی پر رکھا گیا ہے - کیا
یہہ پاس کرنے واجبات سے ہین - اور ہر عضو پر نوز کا جمع کرنا

پڑتا ہے۔ بغیر اوسکے کیا شفا کا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم یہہ کام کرین
تو کیا بیمار تندرست نہین ہوتا۔ جواب۔ اللہ تعالی نے دنیا کی جمیع امور کو
پیرایۂ اسباب رکھا ہے۔ اور بے سبب اور واسطے کی کوئی کام سرانجام نہین کیا جاتا
جو جو طریقے سلب مرض کے بزرگوں نے اختیار کئے ہین انکل مین سبب اور وسیلہ
پایا جاتا ہے۔ جو لوگ نفی اثبات سے مرض کو ہٹاتے ہین۔ انہون نے اسیکو
واسطہ بنایا ہے۔ جب لا الہ کہتے ہین تو خیال سے مرض کو بدن سے نکالتے ہین۔
اور جب الا اللہ کہتے ہین۔ مرض کو زمین پر ڈالکر شفا کا یقین کرتے ہین۔ جو
چارون اخلاط جگر کہو پری کی راہ سے نفوذ کرتے ہین۔ اونہون نے اسیکو سبب
اور واسطہ ٹھہرالیا ہے۔ بعضون نے دعا کو صحت کا باعث قرار دیا ہے۔ بعضون
نے اسم و آیات کو تندرستی کا وسیلہ بنایا ہے۔ غرض کوئی ایسا طریقہ نہین
جو سبب سے خالی ہو۔ اسیطرح ہر ایک شخص نے اپنی لئے کسی سبب کو اختیار
کرلیا ہے۔ لیکن رکن اعظم اسمین مریض کے ساتھہ ملا ہونی اور یقین سے خیال کا
جمانا۔ اور صحت کی امید رکھنا ہے۔ اگر یہہ نہو تو کوئی طریقہ والا ہی کامیاب
نہین ہوسکتا۔ اسیطرح نور کا جمع کرنا اور پاس کرنا بھی خیال کے جمانے
اور صحت کا سبب اور واسطہ قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ ہم لوگون کا اعتقاد
اور یقین اسپر کیا گیا ہے اور بزرگون سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔ اور
بارہا اسکا تجربہ بھی کیا گیا ہے۔ اسلئی ہم اسکو زیادہ موثر لیتے ہین۔
جسوقت اسکو عمل مین لاتے ہین۔ ان باتون سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا
کرنا کچھ واجبات سے نہین ہے۔ اور نہ نور کا جمع کرنا لازم و واجبات ہے۔ اور خیر ہمیشہ

سے ہی وہ تو خیال کا گا تھما ہے - اب شیخ بزرگوار کو اختیار ہے - اپنی پسند
اور اپنے تجربہ بموجب جو طریقہ چاہے جاری کرے - لیکن قاعدہ عام کی خلاف
ہے - ہمنہ نہایت عقل سے بعید دکہلائی دیتا ہے - کہ کوئی شخص پاؤن
کے انگوٹہے چہاتی پر ہاتہہ دہرنے سے اچہی کر سکتا ہے - نہ ہر ایک مرشد صرف
اپنی ہمت اور رضا سے ایک بیماری کو دور کر سکتا ہے - اور نہ اوسکو نیچی لا
سکتا ہے - نہ خون کے دور کو تیز کر سکتا ہے - نہ وجہ اعتدال قایم کر سکتا
ہے - بعضی صورتین ایسی ہین کہ گہٹنون پر ہاتہہ رکہنے سے فایدہ ہوتا ہے
اور اگرچہ اوسی صورت مین پیٹ پر ہاتہہ دہرا جاوے تو بہت نقصان ہوتا
ہے - غنودگی - کہالات - فاصد خیال سر مین بہت بہر جاتے ہین -
اور بے طور اثر کرتے ہین - پس ضرور ہوا کہ نشست کی خاتمہ پر پاؤن
کے راہ سے اوس نور کو خارج کرین - تاکہ جس عضو مین بہت بہر گیا ہو
خالی ہو جاوے - اگر کسی کامل بزرگ کا کوئی خاص طریقہ میری ترکیب
سے زیادہ یا برابر موثر ہو اور وہ اوسکی تجربہ مین ہو تو اوسکو کیے جاوی
مقصود ہی ہے جسطرح فایدہ دیکہین عمل درآمد رکہین - لیکن ناآزمودہ
ایجاد اپنی نفس پروری سے بے اجازت نہ نکالین - اور جو اصول بزرگون
نے مقرر کر دیئے ہین اونکی خلاف نکرین ◆

ہدایت ۱۴

مین اس کتاب کے مضامین اپنے نزدیک بخوبی حل کر چکا
ہون اگر اب بہی کچھ کمی سمجہین - اوس کو بعد قرار داد

چند شرائط میں اسکو سبقاً سبقاً پڑھا بھی دونگا۔ اور تجربہ
بھی کرا دونگا ❊

میں اس کتاب میں ہر ایک ترکیب اور ہدایت کو بخوبی واضح کر چکا ہوں
اور اپنے نزدیک ایسا سلیس۔ اور آسان کر بیٹھا ہوں کہ مجھکو بخوبی امید
ہے کہ شایقین۔ اور طالب اس کتاب کا بخوبی تجربہ کرلیگا۔ اور آسانی سے
آزمالیگا۔ مگر یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان سہو و خطا کا بھرا ہوا ہے
خطا بھی کر بیٹھتا ہے۔ اور بھول بھی جاتا ہے۔ اور زیادہ تر یہہ کہ جو بات
زبانی اور روبرو سمجھائی جاتی ہے ویسی ہرگز تحریر میں نہیں آسکتی۔
شاید کسیکی سمجھ میں نہ آوے۔ اور علم کم ہو۔ اور اسکی سمجھ میں اوسکو اپنی وقت دریافت
نہ کرسکے۔ یا خاص اجازت اور سند سینہ چاہی۔ اور شبہہ بات۔ اور
اشکال کو دل سے نکالی۔ تو میں یہہ بھی وعدہ دیتا ہوں کہ میری زندگی
اور تندرستی۔ اور فرصت میں بعد قرار داد۔ اور منظوری چند شرائط کی
جو روبرو بیان کی جاوینگے۔ یا لکھکر دیئے جاوینگے۔ جو شخص دو تین واسطے
میرے پاس آجاوے۔ تو میں سبقاً سبقاً یہہ کتاب پڑھا بھی دونگا۔ اور ثابت
بھی جیسا تک مجھکو تحقیق۔ اور معلوم ہے ہی حل کر دونگا۔ بلکہ بشرط موقع
تجربہ بھی کرا دونگا۔ کیونکہ بہر حال مجھکو اسکا شائع کرنا۔ اور پھیلانا۔ اور
خلق کو نفع پہونچانا۔ اور عاقبت کی خوبی ڈھونڈنا مد نظر ہے ❊

ھدایت ۱۳۰۴

میں دیکھتا ہوں کہ خاص پسند ہے اور عام خلائق کا رایہ
اس اول دفتر کی تصنیف پر کیا ہی خوب ہے یار دوسرے میں
یا اب بعد ازاں دونوں دفتر جو باقی ہیں ان کو بھی چھپوا
کر مشتہر کیا جاویگا

الحمد للہ کہ اول دفتر کتاب جامع علوم عرفانی کا جسکا نام وصف
ہے تاریخ پانزدہم جمادی الثانی ۱۲۹۵ ہجری کو شہر لدھیانہ میں اتمام
کو پہونچا - اب دوسری اور تیسرے دفتر کا تصنیف کرنا اور چھپوانا باقی رہا
اور چھپوائی سے پہلی مجکو چند باتوں کا ضرور اظہار کرنا پڑا اول تو
میں اس اول دفتر کی تصنیف پر خاص و عام لوگوں کا رایہ دیکھتا ہوں
لوگ اسکو دیکھکر کیا رای دیتے ہیں - عیب لگاتے ہیں - یا پسند کرتے
اعتراض کا نتیجہ ہوں - اور مجکو تیراست کا نشانہ بناتے ہیں - دوسرے کیا
ہیں - یا قدرداں کرتے ہیں - خوش ہوتے ہیں - اور مجکو داد دیتے
ہیں - یا میرے بدخواہ بن جاتے ہیں - خالق اللہ کو کہاں تک نفع
ہو پہنچاتے ہیں - یا ضرر اٹھاتے ہیں - میری نظر ہر وقت - اور روز
قدردانی پر بھی ہے - اعلی سے کسی صلہ کا امیدوار ہوں - خلقت مردہ
پرست ہے کہ میری زندگی میں لوگ کچھ بے پروایاں کریں مگر میری بعد کسی
زمانہ میں اس کتاب کو انشاء اللہ تعالی وہ فروغ ہوگا کہ لوگ اسکی شہد
پینگے - اور بہت پسند کرینگے - اور بڑی قدر جانینگے - دوسرے
یہ ہے کہ مجکو زندگی - اور [illegible] - اور بہت تمنا ہے کہ

اور دونون دفترون کی تصنیف مین میری ہر طرح بندگری ہے۔ اور اس بات کی
بہم پہونچا دی ہے۔ تیسرے مین ایک بی بضاعت اور بی استطاعت محتاج
عاجز آدمی ہون روزینہ جھیدہ سالانہ وظیفہ جمع مال کچھ ملک پاس
موجود نہین رکہتا۔ نہ کچھ ملکیت ہی۔ نہ کرایہ آتا ہے۔ نہ زمین زراعت سے
گہر گہر گانؤن گانؤن پہرتا ہون۔ نہ کچھ کسب کرتا ہون۔ صرف جل شانہ
کے بہروسے پر کام چلتا ہے۔ خرچ بہت ہے۔ اور آمدنی کم اور نہین نہ صرف
خدا واسطے لوگ جو خدمت کر دیتے ہین اونکی توجہ سے گزارہ چلی
جاتا ہے۔ بہرحال خداتعالی کا شکر کرتا ہون کہ اس نالایق کا کام نہین اٹکاتا
جو شخص لاتی ہین۔ چار کہا جاتے ہین۔ چار ملکر لاتے ہین دس کہا جاتے ہین
میر پاس اتنا روپیہ کہان کہ فی الفور اون دونون دفترونکو چہپواؤن۔
مشکل سے قرض فراہم کرکر اسی دفتر کے چہپوانیکا بندوبست ہوگا۔ اسکی فروخت
ہونیکا منتظر ہون۔ اگر بک جاوین اور کچھ بندوبست روپیہ کا ہو جاوے
تو انشاء اللہ وہ دونون دفتر بہی چہپوائی جاوینگے۔ چوتھی آپ عرض
کے بعد بڑی التجا۔ اور ادائی نماز استخارہ جناب باری۔ اور بزرگون کی
روح سے اس دفتر کے رواج دینے کی توفیق ملی ہے۔ اسیطرح اون دونون
دفترون کی تالیف مین عنایت اور موہبت الہی کا ملتجی ہون جب اشارہ
غیبی۔ اور مدد الہی پہنچینگے۔ انشاء اللہ تصنیف ہوکر ہدیہ ناظرین کرونگا

تمام شد